برفیلا جہنم

امجد رئیس

الاسکا کے ہولناک برف زاروں میں بھٹکتی ہوئی دو بہنوں کی تحیر انگیز داستان... وہ ایک دوسرے پر جان دیتی تھیں لیکن تقدیر کی گردش اور ستم ہائے دوراں نے انہیں جدا کر دیا... چاہت اور لگن کے ساتھ اپنے لہو کی خوشبو نے پھر ملا دیا اور انہوں نے عہد کر لیا کہ اب وہ کبھی جدا نہیں ہوں گی لیکن مقدر کا لکھا کس نے اور کب جانا ہے... وہ دونوں شانہ بہ شانہ اپنے دشمنوں سے بقا کی خون ریز جنگ لڑتی رہیں کیونکہ پسپائی ان کی سرشت میں ہی نہیں تھی... ایک طرف موسم کی جان لیوا سختیاں... برفانی طوفان اور دوسری طرف خون کا پیاسا دشمن... نئے ماحول میں ایک نہ بھولنے والی کہانی... جس کی ہر سطر قاری کو اپنی گرفت میں لیے رکھتی ہے...

برفیلے جہنم میں زندگی اور موت کا ہولناک تصادم... عزم وارادوں کی فتح وشکست...

Waqar Azeem
pakistanipoint.com

وقت نصف شب سے آگے جا رہا تھا...... لزا کی حالت ابتر تھی، وہ نڈھال ہو چکی تھی۔ قاتلوں کے آگے بھاگتے ہوئے لزا کو پانچ گھنٹے بیت گئے تھے...... مزید یہ کہ طوفان تھمنے کے آثار مفقود تھے۔ یخ بستہ کاٹ دار ہوائیں اسی شدت کے ساتھ چنگھاڑ رہی تھیں۔ درجۂ حرارت گرتے گرتے منفی بیس فارن ہائٹ تک چلا گیا تھا۔ الاسکا جیسے سرد ترین علاقے میں بھی، منفی بیس غیر معمولی تھا۔ تاہم طوفان کی نوعیت لزا سے کہہ رہی تھی کہ اسے منفی تیس فارن ہائٹ تک جانا چاہیے۔

خود کو گرم رکھنے کی اس کی تمام تر کاوشیں ناکامی سے ہمکنار ہونا شروع ہو گئی تھیں۔ جلد از جلد اسے کسی پناہ گاہ تک پہنچنا تھا۔ لزا اس حقیقت سے بخوبی آشنا تھی کہ وہ اور اس کے کتے موت کے منہ میں ہیں۔ غراتی، گرجتی بادِ زمہریر کے شور میں برفانی گاڑیوں کے انجنوں کی آوازیں حسِ سماعت تک نہیں پہنچ پا رہی تھیں۔ لیکن لزا کی چھٹی حس کہہ رہی تھی کہ اس کے تعاقب میں آنے والے زیادہ دور نہیں ہیں۔

سیمی آٹومیٹک اعشاریہ پینتالیس کے فائر کی گونج ابھی تک اس کے ذہن میں محفوظ تھی۔ فائر کرنے کے بعد مخصوص برفانی کیموفلاج سفید رنگ کے لباس والا لزا کی طرف گھوما تھا۔ اگر لزا کے دونوں ''ہسکی'' HUSKIES (سرد علاقوں کے کتّوں کی مخصوص نسل)، روسکو اور موک نہ ہوتے تو لزا ماری گئی تھی۔

روسکو اور موک کی وجہ سے نہ صرف وہ بال بال بچی بلکہ فرار ہونے میں بھی کامیاب رہی۔ مت سوچو لزا! گزرے واقعات کے بارے میں مت سوچو...... اپنی توجہ جان بچانے پر مرکوز رکھو۔

لزا اپنی گھٹتی ہوئی توانائی کو سمیٹتے ہوئے آگے بڑھتی رہی۔ معاً اسے منجمد دریا کے آثار نظر آئے۔ لزا نے آگے جانے کے لیے کتوں کو ہشکارا۔ گزشتہ ہفتہ کم درجۂ حرارت پر دریا کی یہ حالت نہیں تھی۔ تاہم اس وقت دریا مکمل ٹھوس حالت میں تھا۔ لزا کو یقین نہیں تھا کہ بظاہر ٹھوس دریا، کتوں کا، اس کا اور برفانی قدمچوں کا وزن سہار لے گا۔ یہاں ایک دن سورج جھانکتا دکھائی دیتا تو اگلے روز برف اور بادلوں کے ساتھ سرد ہوائیں...... نگاہ کی رسائی کو محدود کر دیتیں۔ ہر شے سفید رنگت اختیار کر لیتی۔

بہر حال منجمد دریا کی موجودگی سے لزا کو اپنی صحیح لوکیشن کا اندازہ ہو گیا۔ کتوں کی راسیں اس نے مضبوطی سے تھامی ہوئی تھیں۔ انگلیوں کے جوڑ اکڑ گئے تھے۔ ٹھنڈ، حفاظتی اشیا اور لباس کے باوجود ہڈیوں میں اتری جا رہی تھی۔ چہرہ بے حس ہو گیا تھا۔ یہی حال ہاتھ پیروں کا تھا۔ رک کر سو جانے کی خواہش نہایت شدت اختیار کر گئی تھی۔ توانائی کا ہر ذرہ خرچ ہو چکا تھا۔ وہ محض قوتِ ارادی کے سہارے آگے بڑھ رہی تھی۔ اسے ہر صورت اپنے متعاقبین کو شکست دینی تھی۔ وہ ہتھیار ڈالنے کے لیے تیار نہیں تھی، اس سے بہتر تھا کہ وہ اپنے وفادار کتوں سمیت دریا میں ڈوب کر فنا کی وادیوں میں گم ہو جائے۔

کتوں کے سہارے وہ اب دریا پر سفر کر رہی تھی۔ دریا کی ٹھوس سطح کتنی مضبوط ہے؟ اس اندیشے کو اس نے بالائے طاق رکھ دیا تھا۔

اچانک علاقے کا انداز بدل گیا۔ وہ اب بلندی کی طرف جا رہے تھے...... مشکل در مشکل...... روسکو اور موک رکے اور پلٹ کر اپنی نیم جان مالکن کو دیکھا۔ کتوں کی آنکھوں میں الجھن اور تکلیف تھی۔ وہ آرام کے طلبگار تھے۔

دفعتاً پتا نہیں کیونکر اینڈریا کی شبیہ لزا کے تصور میں در آئی۔ کاش ''اینڈریا'' اس کے ساتھ ہوتی تو وہ بہ آسانی اوپر تک پہنچ جاتے۔

اینڈریا! ہاں وہ اینڈریا تھی...... وہ سامنے کھڑی تھی۔ مردانہ انداز، مردوں کی طرح چوڑے شانے...... ایتھلیٹ کے مانند مضبوط و توانا جسم...... لزا نے رشک سے اپنی بہن اینڈریا کو دیکھا۔ بچپن کی یادوں نے یلغار کی۔ جب دونوں بہت چھوٹی تھیں۔ آپس میں کھیلتی تھیں اور لڑتی تھیں۔ لڑائی میں اینڈریا جیت جاتی تھی۔

چار سال قبل جب دونوں بہنیں جوان ہو چکی تھیں تو الاسکا میں اینڈریا، لزا کے کیبن سے عالم اشتعال میں اس طرح نکلی کہ دونوں کے تعلقات آتش گیر عداوت کی نذر ہو چکے تھے۔

اس وقت اینڈریا برفانی طوفان سے بے نیاز کھڑی مسکرا رہی تھی۔ لزا بھول گئی کہ وہ رونا چاہتی تھی۔ وہ اپنی بہن کو دیکھ رہی تھی۔ اسے بتانا چاہتی تھی کہ وہ کتنی تھک چکی ہے...... وہ رو سکی نہ کچھ بول سکی۔ وہ گھٹنوں پر گر گئی۔ برف اس پر جمع ہونے لگی۔ اس کی نگاہ دھندلانے لگی، تاہم مسکراتی ہوئی اینڈریا اب بھی وہیں کھڑی تھی۔

دونوں ہسکی اپنی تھوتھنی لزا کے پہلوؤں سے رگڑ رہے تھے۔ تاہم لزا کو مسکراتی ہوئی اینڈریا کے سوا کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

☆☆☆

سڑکوں پر بھیڑ تھی۔ اینڈریا، آج کا کام نمٹا کر بارش میں ہی پیدل گھر کی جانب روانہ ہو گئی۔ بریف کیس اس کے ہاتھ میں تھا۔ دس منٹ بعد وہ گھر پر تھی۔

''میں پہنچ گئی ہوں۔'' اس نے بلند آواز میں کہا۔

''لباس تبدیل کر لو تو ملتی ہوں۔'' اندر سے ماں کی آواز آئی۔

اس کی ماں بائیولوجیکل سائنس کی پروفیسر تھی۔ پروفیسر جولیا میکال۔ اینڈریا تیار ہو کر بال خشک کرتی ہوئی، ماں کے کمرے میں داخل ہوئی۔ جولیا، بستر پر لیپ ٹاپ لے کر بیٹھی تھی۔ اطراف میں پنسلیں اور ریفرنس بکس بکھری ہوئی تھیں۔ اینڈریا ٹھٹک کے رک گئی۔ کوئی گڑبڑ ہے یا اس کا وہم ہے؟ اس کی نظر ماں کے زرد چہرے پر گئی۔ اینڈریا کے پیٹ میں اینٹھن ہونے لگی۔

طویل عرصے بعد اینڈریا نے ماں کی یہ کیفیت دیکھی تھی۔ آخری بار اس وقت، جب وہ لزا کے ساتھ اسکول سے

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

واپس گھر آئی تھی اور دونوں بہنوں پر یہ انکشاف ہوا تھا کہ ان کا باپ کسی اور عورت کی خاطر ان کی ماں کو چھوڑ گیا تھا۔ وہ آسٹریلیا بزنس ٹرپ پر گیا تھا۔ واپسی پر اس کے ساتھ آسٹریلین فٹنس انسٹرکٹر تھی پھر تلخی...... آنسو...... اور جدائی......

حیرت انگیز طور پر باپ کے جانے کے بعد گھر کی فضا پُرسکون ہو گئی۔ بعدازاں جولیا نے بیٹیوں کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ باپ سے رابطہ رکھ سکتی ہیں لیکن دونوں بہنیں دل گرفتہ اور غصے میں تھیں۔ ان کے دل میں ایسا کوئی احساس نہیں بیدار ہوا کہ باپ سے رابطہ رکھا جائے۔

چار برس بعد آج ماں کی پھر ویسی ہی کیفیت تھی۔

''کیا بات ہے؟'' اینڈریا نے بے ربط دھڑکنوں کے درمیان سوال کیا۔ ''آپ بہت پریشان ہیں؟'' وہ ماں کے قریب بیٹھ گئی۔

''لزا......'' جولیا کی آواز ٹوٹ گئی۔

''کیا ہوا لزا کو؟''

''اسے تمہاری مدد چاہیے۔''

اینڈریا، ماں کو تکتی رہ گئی، اسے اس جواب کی توقع نہیں تھی۔ چار برس بیت گئے تھے۔ اینڈریا اور لزا کے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔ کیا ماں ان دونوں کے تعلقات دوبارہ استوار کرنے کی خواہش مند ہے؟

اینڈریا بستر سے اٹھنے ہی والی تھی کہ اسے ماں کی سرگوشی سنائی دی۔ ''الاسکا سے پولیس کی کال آئی ہے کہ لزا لاپتا ہے۔''

اینڈریا نے دیکھا کہ ماں کا جسم لرز رہا ہے، وہ خود کو رونے سے روکنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

''اوہ مام۔'' اینڈریا نے اٹھنے کا ارادہ ملتوی کر دیا۔ ''آپ لزا کو جانتی ہو...... مجھے یقین ہے کہ وہ چند گھنٹوں میں منظرِعام پر آجائے گی۔'' اینڈریا نے ماں کو تسلی دی۔

جولیا نے نفی میں سر ہلایا، وہ سسکیاں قابو کرنے کی کوشش میں الفاظ ادا نہیں کر پا رہی تھی۔ اینڈریا نے نرمی سے ماں کا ہاتھ پکڑا، ہاتھ کمزور اور سرد تھا۔ اینڈریا نے ہاتھ کو اپنے رخسار کے ساتھ لگا لیا۔ جولیا کے چہرے پر آبدیدہ اور نحیف مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ اس نے گہری سانس لی اور خود کو سنبھالا۔

''لزا، اسکائی جورنگ (SKIJORING) کے لیے نکلی تھی۔'' بالآخر جولیا نے پریشان لہجے میں بولنا شروع کیا۔ ''دونوں کتے اس کے ساتھ تھے۔ پہاڑوں میں انہیں خوفناک طوفان نے آلیا۔ چار دن گزر گئے ہیں، لزا کا کوئی نشان نہیں ملا۔'' جولیا کی بائیں آنکھ سے ایک آنسو فرار ہونے میں کامیاب ہو ہی گیا۔

اینڈریا کی آنکھیں پھیل گئیں۔ ''آپ مذاق......'' وہ تھم گئی۔

''ہفتے کے روز لزا نے اپنے دوست کے پاس پہنچنا تھا لیکن وہ نہیں پہنچی۔ اس کا دوست چند گھنٹے انتظار کر کے لزا کے کیبن تک گیا...... وہاں کچھ نہیں تھا۔ کچھ سامان اور کتے بھی غائب تھے۔''

''وہ اپنے کتوں کے ساتھ کسی بار میں رک گئی ہوگی۔ اس کے بارے میں کوئی بھی پیش گوئی کرنا دشوار ہے۔'' اینڈریا نے کہا۔

''اینڈریا، میں جانتی ہوں کہ تم اپنی بہن سے ناراض ہو لیکن وہ تمہاری بہن ہے، تم دونوں ہی میرا اثاثہ ہو۔ اس مرتبہ مجھے تمہاری ضرورت ہے کہ تم میری بات سنو...... لزا کے دوست نے ہی گمشدگی کی اطلاع دی تھی، وہ کوئی رینجر ہے۔ اسی نے متعدد افراد کو لزا کی تلاش پر مامور کیا ہے۔ تاہم مجھے شک ہے کہ مجھے پوری بات نہیں بتائی گئی ہے...... میری خواہش ہے کہ تم وہاں جاؤ اور لیک ایج کی پولیس سے رابطے میں رہتے ہوئے، حقائق معلوم کرو۔''

''لیک ایج؟'' اینڈریا کی آواز کچھ بلند ہو گئی۔ ''میرا خیال تھا کہ وہ گریگ کے ساتھ رہنے کے لیے واپس ''فیئر بینک'' آگئی تھی۔''

''ان دونوں میں علیحدگی ہو گئی ہے۔'' جولیا نے بتایا۔

اینڈریا کے دماغ میں غیریقینی کی کھچڑی پکنے لگی۔ ماں دوسری طرف دیکھ رہی تھی۔

اینڈریا سوچ رہی تھی کہ لزا، لیک ایج میں ہی کیوں لاپتا ہوئی؟

''آپ چاہتی ہیں کہ میں لیک ایج کا سفر کروں؟''

جولیا نے بیٹی کو دیکھا، تاہم خاموش رہی۔ اس کی بولتی آنکھوں میں اینڈریا کو اپنے سوال کا جواب مل گیا۔

''تھامس کا کیا ہوگا؟'' اینڈریا نے استفسار کیا۔

اینڈریا کا اشارہ لزا کے باس کی جانب تھا۔ باس، یونیورسٹی آف الاسکا، فیئر بینک میں مقیم تھا۔ ''کیا تھامس کو ناگوار نہیں گزرے گا کہ لزا کو فیئر بینک میں ہونا چاہیے تھا؟''

''نہیں۔'' جولیا نے ٹشو پیپر نکالا۔

''لیک ایج، طاقتور مقناطیسی میدان کے وسط میں

ہے۔ جہاں الاسکا یونیورسٹی والے تحقیق کرتے چلے آرہے ہیں۔ لزا، فیئر بینک ہر ہفتے واپس آتی ہے۔ وہ کل وقتی لیب ورکر نہیں ہے...... اسے کھلی فضاؤں میں کام کرنے سے محبت ہے۔ ویسے اس کا زیادہ تر کام کمپیوٹر پر ہوتا ہے۔'' جولیا کا رنگ اب بھی زردی مائل تھا۔ تاہم وہ قدرے سنبھل چکی تھی۔

''پلیز اینڈریا، ہوسکتا ہے اس کی جان خطرے میں ہو...... ہوسکتا ہے، اس طرح تم دونوں پھر ایک ہو جاؤ...... تم دونوں کا خون ایک ہی ہے۔ ہوسکتا ہے وہ تمہاری منتظر ہو۔''

اینڈریا کے اندر بچپن کے غصیلے بچے نے انگڑائی لی۔ نہیں، میں نہیں جاؤں گی۔ اسے چار سال قبل پیدا ہونے والی لزا یاد آئی۔ اینڈریا نے آنکھیں بند کرلیں۔ بند آنکھوں کے پیچھے اس نے معا لزا کو برفانی طوفان میں رینگتے دیکھا۔ اینڈریا نے بوکھلا کر آنکھیں کھول دیں۔ کیا واقعی خون، خون کو آواز دے رہا ہے؟

''میں جانتی ہوں، تم ہمیشہ سے ضدی رہی ہو۔''

''آپ یوں نہ سوچیں۔ مجھے صرف یہ مخمصہ ہے کہ میرے جانے سے کیا فرق پڑ سکتا ہے؟'' اینڈریا نے جواب دیا۔

''میں ماں ہوں...... میں پھر کہوں گی کہ لزا کو تمہاری ضرورت ہے، وہ تمہاری بہن ہے۔''

اینڈریا نے لوکل کونسل کے لینڈ اسکیپنگ پروگرام کے بارے میں سوچا، جہاں دریا کنارے وہ قدیم پارک کی نئی منصوبہ بندی میں مصروف تھی۔ وہ یقیناً اس کی غیر موجودگی پر شور کریں گے۔ ماں کی اینگزائٹی کو وہ سامنے دیکھ رہی تھی۔ اینڈریا کے پاس دوسری کوئی چوائس نہیں تھی۔

''ٹھیک ہے۔'' اینڈریا نے دھیمے لہجے میں کہا۔ ''میں جاؤں گی۔''

جولیا کی آنکھوں میں اٹکے ہوئے آنسو دفعتاً پھسل پڑے۔ اس نے بیٹی کا ہاتھ پکڑلیا۔ ''ڈارلنگ، تھینک یو۔''

☆☆☆

اینڈریا کا مضبوط بدن کپکپا اٹھا۔ اس نے کھڑے کھڑے جاگنگ کی۔ گلوز میں چھپے ہاتھوں سے ٹرٹل نیک سویٹر کو ٹھوڑی تک اوپر کھینچا۔ جہاز میں سامان لوڈ کرنے والے کے کان چھپے ہوئے تھے۔ اینڈریا کو اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ خود اس کے کان سرد ہوا کی زد میں تھے۔ اس کا سویٹر اور واٹر پروف جیکٹ ناکافی تھے۔ دوسروں کے مانند اس کے جسم پر بھی فر' لائن پارکا ضروری تھا۔

اپریل کی مناسبت سے موسم اتنا سرد نہیں ہونا چاہیے تھا۔ تاہم سرما کے اواخر میں آنے والے طوفانوں نے موسم کے تیوروں پر ڈرامائی اثر چھوڑا تھا۔ اینڈریا نے پہلے کبھی ایسی ٹھنڈ محسوس نہیں کی تھی۔ وہ بائے روڈ جانا چاہتی تھی لیکن موسم نے فلائنگ پر مجبور کردیا تھا اور اینڈریا بائی ائر جانے سے الرجک تھی۔ اس کے برعکس لزا کو فلائنگ سے لگاؤ تھا۔ لزا کی ایڈونچر پسند طبیعت میں گلائڈ، پیراشوٹ اور اسکائی ڈائیونگ شامل تھی۔ حالانکہ دونوں کی جسمانی ساخت میں نمایاں فرق تھا۔ اینڈریا کا ظاہر اور انداز مردانہ تھا۔ باوجود اس کے اینڈریا کے ایڈونچر ویلز کی پہاڑیوں میں گھومنے تک ہی محدود تھے۔ البتہ دونوں بہنوں میں مشترکہ چیز ان کی حوصلہ مندی تھی۔ اینڈریا نے اسکارف کے ذریعے منہ اور ناک کو چھپا کر دور پہاڑوں کو دیکھا۔ وہیں کہیں اس کی بہن پھنسی ہوئی تھی۔ ماں کے کمرے میں جب اس نے آنکھیں بند کی تھیں تو اسے لزا ناگفتہ بہ حالت میں نظر آئی تھی۔ یہ کیا تھا؟ ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔ کیا واقعی لزا مصیبت میں ہے؟

اینڈریا اپنا بیگ لے کر جہاز میں سوار ہوگئی۔ یہ ایک چھوٹا جہاز تھا۔ پائلٹ کا نام میک تھا۔ وہاں کل تین ہی افراد تھے۔ میک اور اینڈریا...... تیسرے کے سامان سے ظاہر ہورہا تھا کہ وہ کوئی ایکسپلورر تھا۔ اینڈریا کو اس جہاز میں سفر نہیں کرنا تھا لیکن اس کا مطلوبہ جہاز لیک ایج کے لیے ایک ہفتے بعد روانہ ہوتا، چنانچہ اسے میک کے ساتھ روانہ ہونا پڑا۔ میک، لمبے بال اور گھنی مونچھوں والا آدمی تھا۔ تیسری سواری کا نام وکٹر تھا۔ وکٹر کا قد و قامت اور انداز فوجی کے مانند تھا۔ اس کے انداز میں بھی غیر محسوس قسم کی جارحیت تھی۔

اینڈریا پہلے بھی اس علاقے میں جا چکی تھی۔ سائنس دانوں کے ایک گروپ کے ساتھ دو مہینے اینڈریا نے وہاں گزارے تھے۔ چارٹرڈ ہیلی کاپٹر روز ان کی ٹیم کو ''لیک ایج'' سے ''بروک رینج'' لے جاتا تھا۔ جہاں وہ ریسرچ کے لیے کیمپنگ کرتے اور شام میں واپس آجاتے۔ اس دوران میں وہ کال نامی شخص کی محبت میں گرفتار ہوگئی۔ کال، پیشہ ور شکاری اور جنگلی حیات کا ماہر تھا۔ ماضی کے دو مہینوں کے تصور نے اس کے چہرے پر سرخی کی لہر دوڑا دی۔

جہاز کو فضا میں اُڑتے ہوئے دو گھنٹے ہو چکے تھے۔ جب بھی جہاز کی چال میں فرق آتا، اینڈریا کے ذہن میں یہی خدشہ سر اٹھاتا کہ یہ کھلونا نما جہاز اب گرا کہ تب گرا......

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

اس وقت وہ تمنا کرتی کہ کاش وہ اپنی نڈر بہن کے مانند ہوتی۔لزا کے لیے ایڈونچرز کھیل کی حیثیت رکھتے تھے۔لزا کا شعبہ طبعیات اور ریاضی تھا۔لزا کے تحقیقاتی معمے اینڈریا کے سر پر سے گزرتے تھے۔اینڈریا کے کام کی نوعیت عملی تھی، جس میں جسمانی محنت کا بھی دخل تھا جبکہ لزا سائنس کے ذریعے تصورات کو حقیقت کا روپ دینے کی جستجو میں رہتی تھی۔

اینڈریا پتا نہیں کب خوابیدہ حالت میں چلی گئی۔معاً میک نے اسے بیدار کیا۔جہاز نیچے کی طرف جا رہا تھا۔

''وکٹر کا ٹھکانا قریب ہے۔'' اس نے بتایا۔

میک نے وکٹر کو مع ساز و سامان اور رائفل کے ایک ویران برفستاں میں اتار دیا۔وہاں درخت کے تنوں سے بنے ایک چھوٹے کیبن کے سوا کچھ نہ تھا۔اینڈریا کو حیرت ہوئی کہ وہ اس ویران جگہ پر کیا کرنے آیا ہے؟

اینڈریا کو خیال گزرا کہ آئندہ شاید ہی اس کی ملاقات اس اکھڑ شخص سے دوبارہ ہو۔میک نے انجن بند کیے بغیر دوبارہ ٹیک آف کیا۔رخ مغرب کی جانب تھا۔ پندرہ منٹ بعد وہ لیک ایج کے اوپر تھے۔ماضی کی یادیں پھر اینڈریا کے ذہن میں کھلبلی مچانے لگیں۔اینڈریا نے نیچے دیکھا۔دو پہاڑوں کے درمیان ایک گہری وادی تھی۔ وادی کی جھیل منجمد حالت میں تھی۔

☆☆☆

اینڈریا بغلوں میں ہاتھ دیے کھڑی تھی۔اس نے اطراف میں نظر دوڑائی۔چند عمارتیں، شیڈز اور درخت...... کوئی ذی نفس دکھائی نہیں دے رہا تھا۔کوئی کار نہ کوئی برفانی مشین...... ہُو کا عالم تھا۔میک نے اینڈریا کا بیگ اس کے حوالے کیا اور جانے کے لیے ہاتھ ملایا۔

''تم رکو گے نہیں۔اندھیرا ہونے والا ہے۔کیسے واپس جاؤ گے؟''

''نکل جاؤں گا۔'' وہ مڑا۔

اینڈریا نے اسے روکا۔''پولیس اسٹیشن کا تو تمہیں علم ہوگا؟''

''قریب ترین، تمہیں ''کولڈ فٹ'' میں ملے گا، پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ٹروپر ''ڈیمارکو'' پہنچنے والی ہوگی۔امید ہے، تمہاری بہن تمہیں مل جائے گی۔''

''مجھے بھی امید ہے، شکریہ۔''

میک، گڈ لک کہہ کر مڑ گیا۔ذرا دیر میں اس کا چھوٹا جہاز فضا میں بلند ہو کر غائب ہو گیا۔اینڈریا وہاں تنہا کھڑی رہ گئی۔

وہ سوچ رہی تھی کہ اسے گاؤں کا رخ کرنا چاہیے۔ اچانک ایک نسوانی آواز نے اسے چونکا دیا۔

''مس میکال؟'' یہ سوالیہ آواز تھی اور قریب سے آئی تھی۔

اینڈریا میکال نے رخ پھیرا۔وہ اپنی فیملی میں سب سے مختلف تھی۔اسی لیے آواز دینے والی کی آواز میں سوال کا عنصر شامل تھا۔فیملی البم کو دیکھنے سے اندازہ ہوتا تھا کہ اینڈریا اپنی نارویجیئن پردادی پر گئی تھی۔

''یس، اینڈریا میکال۔'' اینڈریا نے وردی میں ملبوس خاتون ٹروپر پر نظر ڈالی۔وردی گہرے نیلے رنگ کی تھی۔بالائی لباس پر سنہری پٹیاں بھی نمایاں تھیں۔جیبوں کی تعداد کافی سے زیادہ تھی۔ایک کولہے پر گن اور دوسرے پر واکی ٹاکی نظر آ رہا تھا۔

''میم۔'' وہ بولی۔''میں ٹروپر ڈیمارکو ہوں۔''

''ہائے۔''

''امید ہے، سفر ٹھیک رہا ہوگا۔'' ڈیمارکو کی ذہین آنکھیں اینڈریا کا جائزہ لے رہی تھیں۔

اینڈریا نے مسکرا کر سر ہلایا۔

''میں فیئر بینک سے ہیلی کاپٹر پر آئی ہوں۔یہاں کے باشندے کھلے دل کے ہیں۔مجھے ایک کار مل گئی۔''

اینڈریا نے ڈیمارکو سے نگاہ ہٹا کر فورڈ ایکسپلورر کو دیکھا۔

''میں فی الحال تمہیں اسکول لے جاتی ہوں، وہاں کسی ٹیچر کا کمرا مل جائے گا۔یہ عارضی انتظام ہے۔ہمارے پاس یہاں ٹروپر پوسٹ نہیں ہے۔محض ایک VPSO ہے۔'' ڈیمارکو نے فورڈ کی جانب حرکت کرتے ہوئے وضاحت کی۔

فورڈ ناہموار انداز میں آگے بڑھ رہی تھی۔ہیٹر کی ناب فل پر تھی۔تازہ برف نے راستے کو کیچڑ زدہ کر دیا تھا۔ غالباً اسنو پلو کچھ دیر قبل ہی گزرا تھا۔رہ گزر کے دونوں کناروں پر برف کی پانچ فٹ بلند دیوار بن گئی تھی۔

''تم پہلے بھی اس علاقے میں آ چکی ہو؟''

جواب میں اینڈریا نے محتاط رویہ اختیار کیا، کچھ بولے بغیر اس نے سر کو جنبش دی۔اس نے کھڑکی سے باہر جھانکا، وہ متعجب تھی کہ یہاں اتنا سناٹا کیوں ہے۔یوں معلوم ہوتا تھا کہ وہ کسی گھوسٹ ٹاؤن میں آ گئی ہے۔حتیٰ کہ کوئی کتا تک دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

وہ موز بار کے قریب سے گزرے، نیون سائن چمک رہا تھا۔ ہاٹ کافی، آل ڈے بریک فاسٹ اور موز بار اینڈریا کے لیے شناسا تھا لیکن ساتھ ہی اسے ناقابلِ فہم اجنبیت کا احساس بھی ہو رہا تھا۔ اسے ایک تبدیلی نظر آئی تھی کہ بار دوسری دکان تک وسعت اختیار کر گیا تھا۔

فورڈ، یک منزلہ عمارت کے سامنے رک گئی۔ ڈیمارکو، اینڈریا کو لے کر ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچی۔ کمرے میں ایک ڈیسک اور چار کرسیاں رکھی تھیں۔ اندر گرمائش تھی۔ ایک فائل کیبنٹ بھی موجود تھا۔ ڈیسک پر کاغذات کا ڈھیر تھا۔ کونے میں ایک چھوٹی ٹیبل پر ٹی بیگز پیپر کپس اور دیگر سامان موجود تھا۔

ڈیمارکو کافی مشین کی طرف گئی اور کپ بنا لائی۔ اس نے ایک کپ اور کرسی اینڈریا کو پیش کی۔ اینڈریا نے کپ لیا اور کرسی مسترد کر دی۔ چوبیس گھنٹے ہو گئے تھے، وہ جانتی تھی کہ اسے آرام ملا تو سو جائے گی۔

ڈیمارکو نے کرسی سنبھال کر ایک سبز فولڈر کھولا۔ اس کی انگلی ایک صفحے پر پھسلتی رہی۔

''لزا، ابھی تک لاپتا ہے؟'' اینڈریا نے خشک لہجے میں سوال کیا۔

''تمام کوششیں جاری ہیں۔ ہر ایک اسے تلاش کر رہا ہے۔''

''مثلاً؟'' اینڈریا نے کافی کا سپ لیا۔

''یہاں موجود تقریباً ہر کوئی...... ''وائز مین'' اور ''کولڈ فٹ'' کی اکثریت گھروں سے باہر ہے۔ ہمارے کتے بھی سرگرم ہیں۔ ران اور لیو...... میرا مطلب ہے مسٹر اور مسز ویملی اپنے ائرکرافٹ پر سرگرداں ہیں۔'' ڈیمارکو نے فون کی جانب دیکھا۔ ''یہ لوگ تاریکی ہونے تک واپس آجائیں گے۔''

''کہاں تلاش کیا جا رہا ہے؟'' اینڈریا نے ایک اور سوال کیا۔

ڈیمارکو نے ایک نقشہ کھولا۔ ''ہم یہاں پر ہیں۔'' اس نے لیک ایج کے مقام پر انگلی رکھی۔ پھر اس کی انگلی پھسلتی ہوئی شمال مغرب کی طرف گئی۔ ''یہاں پر تلاش جاری ہے۔'' انگلی رک گئی۔ اس علاقے کو بڑے سیاہ الفاظ سے نمایاں کیا گیا تھا: WILDERNESS۔

اینڈریا نے کپ رکھ کر نقشے کا جائزہ لیا۔ نقشے پر سبز، خاکی، سیاہ، سرخ نشان تھے۔ جو گلیشیئرز، کھائیوں، پہاڑ کی چوٹیوں، جنگلات، آبشار و دیگر آبی علاقوں کی نشاندہی کر رہے تھے۔

''تمہاری بہن کو ویک اینڈ پر ''جو چپنا گا'' سے ملنا تھا۔ جو، فاریسٹ رینجر ہے۔ اس نے لزا کو وہاں گر سکھائے تھے کہ کن علاقوں اور کن حالات میں کیسے زندہ رہا جاتا ہے۔ جب لزا نے ویک اینڈ پر ملاقات نہیں کی تو جو چپنا گا اس کے کیبن پر پہنچا۔ لزا وہاں نہیں تھی۔ جو چپنا گا یہی سمجھا کہ وہ اسکائی جورنگ کے لیے گئی ہوئی ہے۔''

''اسکائی جورنگ؟'' اینڈریا نے الفاظ دہرائے۔ ماں نے بھی ایسا ہی کچھ کہا تھا۔

''برف پر کتوں کی راسیں پکڑ کر اسکیٹنگ کی جاتی ہے۔ اس قسم کی اسکیٹنگ میں دونوں ہاتھوں میں پول نہیں ہوتے۔'' ڈیمارکو نے سمجھایا۔ ''ساتھ میں پشت پر بیگ یا ساتھ میں سلیج ہوتی ہے۔''

وہ اس شغل کی عادی تھی۔ پہلی مرتبہ ایسا ہوا ہے کہ وہ کسی مشکل سے دوچار معلوم ہوتی ہے۔

''کیا تم میری بہن سے ملی ہو؟''

''نہیں، کبھی نہیں۔ تاہم وہ اطراف میں کافی معروف ہے۔'' ٹروپر ڈیمارکو نے جواب دیا۔ ''ایک اہم بات تمہارے علم میں لانا چاہتی ہوں۔'' اس نے مزید کہا۔

اینڈریا نے بغور اس کے تاثرات دیکھے اور بے قراری محسوس کی۔ تاہم وہ خاموشی سے منتظر رہی کہ ڈیمارکو کس بات کا انکشاف کرنے جا رہی ہے۔

''لزا کا ایک کتا خراب حالت میں یہاں واپس پہنچ گیا تھا۔ اس کی ہارنس ٹوٹی ہوئی تھی۔ وہ چرمی راسوں کو چبا کر نمی حاصل کرنے کی کوشش کر رہا تھا اور جزوی طور پر فراسٹ بائیٹ کا شکار تھا، اس کا وزن گر چکا تھا۔'' ٹروپر نے خاموش ہو کر اینڈریا کا ردِعمل جانچنے کی کوشش کی۔

یہ خبر اینڈریا کے لیے اچھی نہیں تھی۔ اس کا چہرہ بے تاثر رہا۔ تاہم تصور میں بے یار و مددگار، بدحال لزا برفستان میں رینگتی دکھائی دے رہی تھی۔ اینڈریا نے خشک گلے کو تر کرنے کی کوشش کی۔ لزا کے تصور کو پرے دھکیلا۔ لزا، سروائیور تھی، وہ بحرانوں سے سلامت نکل آتی تھی۔ کتے کی واپسی کا مطلب یہ نہیں تھا کہ اس کی بہن ختم ہو چکی ہے۔

طوفانوں میں پھنسنے اور لاپتا ہونے والے افراد کی نشاندہی میں جو چپنا گا مہارتِ تامہ رکھتا تھا۔ ڈیمارکو نے نقشے پر ایک جگہ انگلی رکھی، جہاں سیاہ نشان بنا ہوا تھا۔ جو کو یقین ہے کہ حال ہی میں کوئی ویرانے میں موجود کیبن میں ٹھہرا تھا۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

''تمہاری بہن مارلبرو پیتی تھی؟''

''ہاں، ہاں......'' اینڈریا نے خاموش زبان میں کہا۔ ''لیکن مارلبرو برانڈ استعمال کرنے والی وہ دنیا میں واحد شخصیت نہیں ہے۔ نہ ہی تنہا چاکلیٹ میں لپٹی ہوئی مونگ پھلیاں کھاتی ہے۔''

گفتگو کچھ دیر کے لیے تھم گئی۔ اینڈریا کھڑکی سے باہر ویران سڑکوں کو دیکھ رہی تھی۔ دفعتاً فون کی گھنٹی نے دونوں کو چونکا دیا۔

ڈیمارکو نے کال وصول کی۔

''وہاٹ؟ کہاں پر؟ اوہ گاڈ...... شناخت ہوگئی؟ اوکے......اور کون ہے وہاں؟''

اینڈریا کے کان کھڑے ہوگئے۔

ڈیمارکو نے ریسیور شانے اور سر کے درمیان دبا کر نقشے کا جائزہ لیا۔ ''اوکے...... میں سمجھ گئی۔'' اس نے فون رکھا اور نقشے پر جھک گئی۔ اس کی پیشانی پر شکنیں نمودار ہوگئی تھیں۔

''کیا بات ہے؟'' اینڈریا نے استفسار کیا۔ ''کیا یہ لزا کے بارے میں ہے؟''

ڈیمارکو نے سر اٹھا کر اینڈریا کی آنکھوں میں دیکھا۔ ''تلاش کنندگان کو کچھ ملا ہے لیکن جہاں تمہاری بہن گم ہوئی تھی، یہ مقام وہاں سے کافی فاصلے پر ہے۔''

''انہوں نے کیا چیز دریافت کی ہے؟'' اینڈریا نے آواز متوازن رکھی تاہم اس کے دماغ میں ہلچل مچی ہوئی تھی۔

''آئی ایم سوری۔'' ٹروپر نے نقشہ لپیٹا۔ اینڈریا کو اس کا انداز پسند نہیں آیا۔

''پلیز تم اپنی بہن کے کیبن میں چلی جاؤ۔ وہ یہاں سے زیادہ دور نہیں ہے۔ میں چھوڑ آتی ہوں۔ وہاں تم آرام کرو۔ پھر ہم کل ملتے ہیں۔''

اینڈریا خاموش رہی، وہ سمجھ گئی تھی کہ کوئی باڈی دریافت ہوئی ہے۔ اس نے ذہن کو بمشکل منفی اندیشوں سے پاک رکھا۔ تاہم ڈیمارکو کا رویہ اسے پسند نہیں آیا تھا۔

☆☆☆

ڈیمارکو نے کیبن کے باہر ایک چابی اس کے حوالے کی۔ ''دوسری چابی ڈانا کے پاس ہے۔ تم جانتی ہو نہ ڈانا کو؟ موک نامی کتا پہلے ڈانا ہی کے پاس تھا۔''

''ہاں شاید۔'' اینڈریا نے رخ پھیرا۔

چابی اینڈریا کے حوالے کرکے ڈیمارکو مستعار لی ہوئی فورڈ میں روانہ ہوگئی۔ کیبن کا دروازہ کھولتے ہوئے لاشعوری طور پر اینڈریا کی دھڑکنیں اضطراب کا شکار ہوگئیں۔ اندر قدم رکھتے ہی جیسے چار سال پرانی عداوت، رنجش اور شکوے سب یک لخت تحلیل ہوگئے۔ لزا کا مسکراتا ہوا حسین چہرہ اس کے تصور میں ابھرا۔ اس کے زندگی سے بھرپور قہقہے...... اینڈریا کے سینے میں درد کی لہر اٹھی۔

سب سے پہلے اس نے روشنی کا سوئچ تلاش کیا اور کیبن کا جائزہ لینا شروع کیا۔ کیبن کی حالت ابتر تھی۔ ہر شے جگہ بہ جگہ تھی۔ اینڈریا نے جلد ہی بھانپ لیا کہ یہ محض ابتری نہیں تھی بلکہ کسی نے اس جگہ کی تلاشی لی تھی۔ اینڈریا کے اعصاب تن گئے۔ دھیمے قدموں سے اس نے تمام کیبن کا جائزہ لیا۔ بلاشک و شبہ اس جگہ کو خوب کھنگالا گیا تھا۔ کیوں؟...... کس لیے......؟

آخر میں وہ چند سیڑھیاں اتر کے مڈ روم کے دروازے پر آئی۔ لاک کے اردگرد کی لکڑی کی حالت بتا رہی تھی کہ لاک توڑا گیا تھا۔ اینڈریا کے ذہن میں نئے وسوسے سر اٹھا چکے تھے۔ یقیناً معاملہ طوفان میں گمشدگی کا نہیں تھا۔

ایک کونے میں اسے سیاہ و سفید رنگ کی ڈھیری نظر آئی۔ اینڈریا نے بوٹ مار کے ڈھیری کو بکھیرا اور پنجوں کے بل وہاں بیٹھ گئی۔ جلد ہی اس نے کمپیوٹر کی جلی ہوئی مڑی تڑی ڈسکس برآمد کرلیں۔ وہ عالم پریشانی میں ڈسکس کو گھور رہی تھی۔ دھڑکنیں تیز تر ہوگئی تھیں۔

اینڈریا واپس لزا کے بیڈروم میں آئی۔ خواب گاہ کا ایک گوشہ لزا آفس کے طور پر استعمال کرتی تھی۔ فائلیں، کاغذات، لیپ ٹاپ اور متعلقہ لوازمات اینڈریا کو کہیں دکھائی نہیں دیے۔ کیا یہ نقب زنی کی واردات تھی۔ لزا کی کمپیوٹر ڈسک خود لزا نے جلائیں یا کسی اور نے؟ سوال کے پیچھے سوال آرہا تھا۔ داخلی دروازے کا لاک کیوں سلامت تھا۔ ماں کا خیال ٹھیک تھا کہ تمام باتیں اس تک نہیں پہنچی ہیں۔ ایک بات طے تھی کہ لزا زندہ ہے تو لازماً خطرے میں ہے۔ اینڈریا کا ذہن تیزی سے کام کررہا تھا۔ یہ خطرہ انسانی ہے یا موسم کی طرف سے یا پھر دونوں جانب سے؟ کتے کی واپسی اچھی علامت نہیں تھی۔ اگر لزا نے خود کتے کو بھیجا ہے تو یقیناً وہ زندہ ہے اور مدد کی طلبگار ہے...... کیا پولیس نے لزا کے کیبن کی حالت نہیں دیکھی؟ یا وارنٹ حاصل کرنے کا مسئلہ تھا؟

اینڈریا نے ڈیمارکو سے رابطے کا فیصلہ کیا۔ موبائل

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

اس علاقے میں ناکارہ تھے۔ لینڈ لائن کی سہولت تھی...... تاہم ناقابلِ اعتبار......

بہرحال اینڈریا نے لینڈ لائن پر ہی نمبر ملایا، نمبر ڈیمارکو نے ہی اسے دیا تھا۔ غیر متوقع طور پر پہلی کوشش میں ہی رابطہ ہوگیا۔ فون کسی اور نے ہی اٹھایا تھا۔ اینڈریا نے خشک لہجے میں صورتِ حال سے آگاہ کرتے ہوئے ڈیمارکو سے رابطے کی خواہش ظاہر کی۔

''تم ذرا انتظار کرو، میں ڈیمارکو سے ریڈیو پر رابطہ کرتی ہوں۔'' دوسری جانب سے مثبت جواب ملا۔ اینڈریا کو چند منٹ انتظار کرنا پڑا، پھر دوسری جانب سے آواز آئی۔

''میری بات ہوگئی ہے۔ وہ فارغ ہوتے ہی پہلے تم سے ملاقات کرے گی۔''

☆☆☆

ڈیمارکو نے بمشکل نصف گھنٹا لزا کے کیبن میں گزارا۔ وہ نوٹ بک میں لکھتی جارہی تھی۔ ٹوٹا ہوا اندرونی تالا چیک کرنے کے بعد اس نے تبصرہ کیا۔ ''اس علاقے میں بریک اِن کی وارداتیں تقریباً مفقود ہیں۔''

اینڈریا کو حیرت کے ساتھ غصہ بھی تھا۔ یہ لوگ اب تک کیا کرتے رہے؟ اس نے تلخی سے سوچا۔ یقیناً ان کی سرگرمیاں ایک ہی زاویے پر مرکوز تھیں کہ یہ طوفان میں گمشدگی کا عام کیس ہے۔ تاہم اینڈریا نے غصہ دباتے ہوئے سوال کیا۔

''کیا تم پرنٹ لینے کے لیے کچھ کرنے جارہی ہو؟''

''فی الحال میں یہاں تنہا ہوں۔ جلدی کرائم لیب کے کارندوں کی خدمات حاصل کروں گی۔'' ڈیمارکو نے خشک لہجے میں جواب دیا۔

''بہت خوب...... کتنی جلدی؟ میری بہن کی گمشدگی کو ہفتہ ہونے کے قریب ہے۔'' اینڈریا سے برداشت نہ ہوا۔

''ہم پوری کوشش کررہے ہیں۔'' اس مرتبہ ڈیمارکو نے ضبط سے کام لیا۔ اس نے اینڈریا کے طنز کو محسوس کرلیا تھا۔ وہ ہاتھ ہلاکر باہر نکل گئی۔

ڈیمارکو کے جانے کے بعد اینڈریا نے ماں سے رابطہ کیا اور مختصر الفاظ میں صورتِ حال بتاتے ہوئے اطمینان دلایا۔ اینڈریا نے ماں کو جزئیات سے آگاہ کرتے وقت پریشان کن امور حذف کردیے تھے۔

بستر پر جانے سے قبل اس نے ایک بار پھر وہاں موجود اشیا کا جائزہ لیا۔ بیڈ سائڈ کیبنٹ کی بالائی دراز کھولتے ہی اس کی نگاہ ساکت ہوگئی۔ وہ غیر یقینی انداز میں اپنے ہاتھ کی تحریر کو گھور رہی تھی۔ چند ثانیے بعد اس نے خطوط کا پلندا باہر نکال کر ربن کو کھولا۔ خطوط، تہنیتی کارڈز اور بچکانا تصاویر...... ہاتھ سے بنائی ہوئی ڈایاگرامز کافی پرانی تھیں۔ انہیں اسکول کی کاپیوں سے پھاڑ کر نکالا گیا تھا۔ پلندا خاصا وزنی تھا۔

اینڈریا بستر پر گرسی گئی۔ اس کے سینے میں ہوک سی اٹھی۔ اس نے لرزیدہ ہاتھ سے دوسری دراز کھولی اور پلکیں جھپکنا بھول گئی۔ وہاں لزا اور اس کی تصاویر بھری ہوئی تھیں۔ زیادہ فوٹو دونوں کے بچپن کے تھے۔ کسی میں دونوں بائیسکل چلارہی تھیں، کہیں کھیلتے ہوئے یا لڑتے ہوئے...... گارڈن میں...... کرسمس کے موقع پر تحفے کھولتے ہوئے تصاویر...... ہنستی مسکراتی تصاویر...... اینڈریا نے آنکھیں بند کرلیں۔ اس کا ذہن ماضی میں سفر کررہا تھا۔ سماعت میں بچپن کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

چند منٹ بعد اس نے آنکھیں کھولیں، آنکھوں میں پانی تھا۔ لزا کے برعکس اس نے ایسی کوئی یادگار محفوظ نہیں رکھی تھی۔ دفعتاً اسے شدت سے احساس ہوا کہ چار سال قبل ہونے والی بدمزگی سے قطع نظر دونوں کے دلوں میں دور کہیں ایک دوسرے کی محبت نہاں تھی، پھر چار برس پہلے دونوں کے درمیان خلیج کیونکر حائل ہوگئی تھی۔ اینڈریا نے ہاتھ کی پشت سے بھیگی آنکھیں صاف کیں۔ بمشکل خود کو تصورات کی دنیا سے باہر نکالا اور تھکے ہوئے ذہن کو نیند کے حوالے کردیا۔

وہ پتا نہیں کب سوئی، کتنی دیر نیند کی آغوش میں رہی، تاہم آنکھ شور کی وجہ سے کھلی تھی۔ کوئی چوبی دروازے کو کوٹ رہا تھا۔ اینڈریا کو احساس ہوا کہ وہ گہری نیند سوتی رہی تھی۔ چوبی دروازے کے رخنوں سے سورج کی روشنی دن چڑھنے کا اعلان کررہی تھی۔ وہ گاؤن کی ڈوریاں لپیٹتی ہوئی اٹھی۔ دروازے کی جھری سے باہر نظر ڈالی۔ وہ، ٹروپر ڈیمارکو تھی۔ جو غالباً آغاز میں دستک انداز ہونے کے بعد دروازہ پیٹنے پر مجبور ہوئی تھی۔

دروازہ کھولتے ہی اینڈریا نے سرد موسم کی شدت کو محسوس کیا۔ ڈیمارکو کے نتھنوں سے سانس کا اخراج بھاپ کے مانند نمودار ہورہا تھا۔ اینڈریا معذرت کے ساتھ کافی کی آفر کرتے کرتے تھم گئی۔ ڈیمارکو کے تاثرات نے اینڈریا کے ذہن میں گھنٹی بجائی۔ اس کا دل یک بارگی شدت سے دھڑکا۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

ڈیمارکو نے ہیٹ اتار کر شرٹ پر پیٹ کے قریب رکھ لیا اور مخصوص انداز میں سر کو خم دیا۔ اس کا خاص رسمی انداز اور حزنیہ سنجیدگی، قوتِ گویائی کی محتاج نہیں تھی۔

اوہ، گاڈ، نہیں...... پلیز نہیں۔ اینڈریا نے مضبوطی سے چوکھٹ تھام لی۔ نہیں، لزا نہیں مر سکتی۔ اس کے ذہن میں خاموش چیخ بلند ہوئی۔ پلیز گاڈ، وہ میرا انتظار کر رہی ہے۔ وہ زندہ ہے۔ تاہم اینڈریا کچھ بھی نہ کہہ سکی۔ وہ پلک جھپکائے بغیر ڈیمارکو کو گھور رہی تھی۔

بالآخر ٹروپر نے لب کشا کیے۔ ''اینڈریا...... آئی ایم سوری۔'' اس نے اینڈریا سے نگاہیں چرائیں۔ ''ہمیں پہاڑوں میں ایک لاش ملی ہے۔''

☆☆☆

اینڈریا، ہیلی کاپٹر کے عقبی حصے میں بیٹھی تھی۔ اس کی نظریں نیچے تاحدِ نگاہ پھیلی ہوئی برفانی سفیدی پر چکرا رہی تھیں۔ سانسوں میں گھٹن، دھڑکنوں میں اضطراب کروٹیں لے رہا تھا۔ ذہن میں خوف کی گھٹا میں گاہے گاہے امید کی کرن سر اٹھاتی اور ڈوب جاتی۔

ہیلی کاپٹر کی پرواز زیادہ طویل نہیں تھی۔ ایک کھاڑی کے قریب اس کی بلندی کم ہونا شروع ہوئی۔ اینڈریا نے اندازہ لگایا کہ پائلٹ کھاڑی کے اندر اترنے جا رہا تھا۔ ایک جانب کھاڑی کے اندر گرنے والی آبشار تک منجمد حالت میں تھی۔ یہ منظر دیدنی تھا۔ اینڈریا کے جسم میں کپکپی کی لہر دوڑ گئی۔ ہیلی کاپٹر کھاڑی کے اندر برف میں ملفوف سطحِ زمین کے قریب ہوتا جا رہا تھا۔ روٹرز کی بلند آواز حرکت کے ساتھ بھربھری برف کا طوفان سا اٹھا۔ اینڈریا کی نگاہ برفاب سفیدی میں گم ہوگئی۔ اس کے سینے میں بھی ایک طوفان سر اٹھا رہا تھا۔ جبڑے بھینچ کر اس نے خود پر قابو پانے کی کوشش کی۔

نرم دھکے کے ساتھ ہیلی کاپٹر لینڈ کر گیا۔ انجن بند ہوا، پروں کی گردش کا زور ٹوٹتے ٹوٹتے برفانی ذرات پھر سے برف آلود زمین پر بیٹھ گئے۔ دروازے کھل گئے، پائلٹ اپنی نشست پر گھوما۔ اینڈریا کی نظریں چار ہوئیں۔ پائلٹ کی آنکھوں میں ترحم کے ساتھ ہمدردی موجود تھی۔ اینڈریا نے نگاہ ہٹا کر اکڑی ہوئی انگلیوں سے سیٹ بیلٹ کھولی۔ دبیز اسکارف چہرے پر لپیٹ کر وہ باہر آگئی۔ ڈیمارکو کی رہنمائی میں وہ آگے بڑھی۔

جلد ہی اس نے الاسکا اسٹیٹ ٹروپرز کا ہیلی کاپٹر دیکھ لیا۔ قریب ہی کئی برفانی گاڑیاں موجود تھیں۔ مخصوص وردی میں تین اہلکار بھی کھڑے تھے۔ سفید زمین پر زرد رنگ کا باڈی بیگ رکھا تھا۔

اینڈریا کے قدم لڑکھڑا گئے۔ ڈیمارکو نے اسے سہارا دیا۔ وہ خود پر انحصار کرنے کی عادی تھی۔ سہاروں سے اسے نفرت تھی۔ وہ حوصلے اور وقار کے ساتھ حالات کا سامنا کرے گی۔ اینڈریا نے ٹروپر ڈیمارکو کا ہاتھ جھٹک دیا۔ وہ مضبوط قدموں سے آگے بڑھ رہی تھی۔ وہاں موجود ایک آدمی چند قدم پسپا ہوگیا۔ تاہم دوسرے نے سر اٹھا کر اینڈریا کا جائزہ لیا۔

اینڈریا کی نظریں زرد رنگ کے بیگ پر تھیں۔ بیگ کی زپ سینے تک کھلی تھی۔ بیگ میں موجود باڈی کے سر پر برف آلود ٹوپی تھی جس میں سے چھوٹے سیاہ بال جھانک رہے تھے۔ اینڈریا، بے جان چہرے کو گھور رہی تھی۔ آنکھیں بند تھیں۔ پلکوں پر برف جمی ہوئی تھی۔ جلد پر اودے دھبے نظر آرہے تھے۔ تڑخے ہوئے ہونٹ سیاہ پڑ چکے تھے۔ ایک کان میں طلائی رنگ نظر آرہا تھا۔ اینڈریا کی پیشانی پر شکن نمودار ہوئی...... دوسرا رنگ کدھر ہے؟

جسم پر عام لباس تھا جو برفانی موسم میں باہر جانے کے لیے قطعی موزوں نہ تھا۔ اینڈریا کی نگاہ سینے پر پڑی اور ذہن میں بھی جیسے سرد بھربھری برف بھر گئی۔ وہ گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر جھکی اور لاش کے سینے پر موجود سیاہی مائل نشانات کو دیکھا جو کسی وقت سرخ رنگ کے حامل رہے ہوں گے۔ بلاشک وشبہ نشانات گولیوں کے تھے......

اینڈریا کی پلکیں ساکت تھیں اور سانس رکی ہوئی تھی۔ ''یہ میری بہن نہیں ہے۔'' اس نے رکی ہوئی سانس خارج کی۔

☆☆☆

لزا وقتی طور پر حواس کھو بیٹھی تھی۔ اس کی حسیات واپس آئیں تو اسے اولین خیال یہی آیا کہ وہ کسی مقبرے میں ہے۔ ایک بار...... دو بار...... وہ پلکیں جھپکتی چلی گئی۔ تاہم حسِ بینائی جیسے مردہ ہوگئی تھی۔ وہ کچھ بھی دیکھنے سے قاصر تھی۔ گھور تاریکی اور ٹھنڈ لہو کی گردش جمانے پر تلی ہوئی تھی۔ لزا نے بینائی پر زور دینے کے بجائے حسِ سماعت کو آزمایا۔ جواب ملا کہ طوفان کی غارت گری جاری ہے۔

حیرت انگیز طور پر وہ کسی بھی قسم کی اذیت سے محروم تھی۔ حتیٰ کہ خوفناک ٹھنڈ بھی اسے تکلیف پہنچانے سے قاصر تھی۔ یقیناً وہ موت کی گرفت میں ہے...... موت ایسی ہوتی ہے۔ وہ جانتی تھی کہ ہائپوتھرمیا کے باعث ہونے والی موت

WaqarAzeem Pakistanipoint.com

تکلیف سے عاری ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں شدید نیند آتی ہے، ہائپوتھرمیا کا متاثر نیند سے شکست کھا جائے تو یہ ابدی نیند میں بدل جاتی ہے۔ دیگر علامتوں کے ساتھ بالآخر خون کی پمپنگ رک جاتی ہے، پھیپھڑوں میں سانس کھینچنے کی قوت کم ہوتی جاتی ہے۔ نبض برائے نام رہ جاتی ہے، اعضا اکڑنے لگتے ہیں، یہ برفانی موت کی شکل ہے۔ ایک ہی مثبت نکتہ ہے کہ ہائپوتھرمیا میں کوئی خاص اذیت نہیں سہنی پڑتی۔ بہرحال جان تو جاتی ہے اور کون خوشی سے جان دیتا ہے۔ وہ بھی لزا جیسی فائٹر اور ایڈونچر پسند...... لہٰذا مثبت نکتے کی اہمیت بھی دہشت ناک حقیقت سے زیادہ نہ تھی۔

وہ یقیناً سوئی نہیں تھی، ورنہ بیداری نصیب نہ ہوتی۔ اونگھتے اونگھتے لاشعوری طور پر اس نے آنکھیں کھول دی تھیں۔ لاشعور میں مزاحمت جاری تھی...... وہ ابھی ختم نہیں ہوئی تھی۔ وہ ایسے نہیں مرے گی۔ مرنے سے قبل اسے ایک نہایت اہم کام سرانجام دینا تھا۔ جس کے آثار بظاہر مفقود تھے۔ تاہم اس کی فطری ہمت جوان تھی۔

لزا نے ہلنے جلنے کی کوشش کی۔ تاہم اس کے بدن نے کوئی جواب نہیں دیا۔ حرارت کا کوئی ذرہ اس کے جسم میں نہیں بچا تھا۔ لزا نے اپنے تجربے کے مطابق بہترین کوششیں آزما ڈالیں۔ لیکن ناکامی کے سوا کچھ ہاتھ نہ آیا۔ اس کا جسم سرد ترین مذبح خانے میں لٹکے ہوئے بے جان ٹکڑے کے مانند بے حس و حرکت رہا۔

لزا کو اینڈریا کا خیال آیا۔ کیا اسے علم ہو گیا ہوگا، کیا وہ اس کی مدد کو آئے گی؟ اگر آئی بھی تو کیا بہت تاخیر نہ ہو جائے گی؟ لزا کو منطقی شک تھا کہ وہ نہیں آئے گی۔ وہ چار سال قبل ہونے والی کڑوی عداوت کو بھولی نہیں تھی۔ تاہم خود وہ اینڈریا سے نفرت نہیں کرتی تھی۔

اچانک لزا نے محسوس کیا کہ اسے سانس لینے میں دقت ہو رہی ہے۔ اس نے دعا کی کہ اینڈریا اس سے نفرت کرتی رہے اور کبھی اسے ڈھونڈنے نہ آئے پھر اسے اپنی ماں جولیا میکال کا خیال آیا۔ لزا نے جان توڑ کر آخری کوشش کی۔ جان تو بے جان تھی۔ یہ اسپرٹ تھی۔ جب جان ہارتی ہے تو اسپرٹ کام کرتی ہے اور معجزے رونما ہوتے ہیں۔ انسانی اسپرٹ سے بڑھ کر کوئی چیز طاقتور نہیں۔ کسی نے کہا کہ سب سے طاقتور ''مسل'' انسانی دماغ ہوتا ہے۔ جب تک دماغ لڑتا ہے، جسم نہیں گرتا اور وہ اب بھی اجل سے پنجہ آزما تھی۔

☆☆☆

''تمہارے علم میں ہونا چاہیے کہ یہ باڈی کس کی ہے۔'' اینڈریا نے اعتراض نما سوال اٹھایا۔ ''کسی نہ کسی نے گمشدگی کی رپورٹ درج کرائی ہوگی۔''

ڈیمارکو محض ہنکارا بھر کے رہ گئی۔ دریافت شدہ باڈی لزا کی نہیں تھی۔ اس بات نے ڈیمارکو کو بدمزہ کر دیا تھا۔ ڈیمارکو کا کام ختم ہونے کے بجائے دگنا ہو گیا تھا۔

''کیا وہ تنہا تھی؟'' اینڈریا نے سوالات کا سلسلہ جاری رکھا۔ ''ایسی علامت ملی ہو کہ کوئی اس کے ساتھ تھا؟''

ڈیمارکو نے گاڑی کو بریک لگائے۔ تاہم وہ اب بھی خاموش تھی۔

''باڈی کے جسم پر آؤٹ ڈور جانے والا لباس نہیں تھا، کیا یہ عجیب بات نہیں ہے؟'' اینڈریا کے تاثرات میں تلخی در آئی۔

ڈیمارکو نے سر اٹھایا۔ اینڈریا کو لگا کہ وہ کچھ کہنے والی ہے۔ تاہم وہ شانے اچکا کر رہ گئی۔ اینڈریا کے چہرے پر سرخی کی لہر نمودار ہوئی۔ ڈیمارکو کی خاموشی اسے کھلنے لگی تھی۔

اینڈریا نے نقشہ نکالا۔ کچھ دیر اس نے نقشے کا جائزہ لیا پھر بولی۔ ''نامعلوم باڈی جہاں دریافت ہوئی ہے، لزا کی گمشدگی کی جگہ وہاں سے چالیس میل دور ہے۔ دونوں برفانی پہاڑوں میں لاپتا ہوئی ہیں اور اسے محض اتفاق پر محمول نہیں کیا جا سکتا۔ تم کوئی رائے دینی ہے یا منہ بند کر کے بیٹھی رہو گی۔'' اینڈریا نے غصے کا اظہار کیا۔

''ہم آدھے گھنٹے میں پیسفک میٹنگ کال کریں گے۔'' بالآخر ڈیمارکو نے تھکی ہوئی آواز میں کہا۔ ''جب تک میں تمہیں کیبن تک چھوڑ دیتی ہوں۔ تم فریش ہو جاؤ۔''

☆☆☆

اینڈریا نہیں چاہتی تھی کہ وہ میٹنگ میں دیر سے پہنچے۔ لہٰذا اس نے پھرتی دکھائی اور تیار ہو کر سرخ رنگ کی جیپ میں بیٹھ گئی۔ لزا کے کیبن کے باہر سرخ شیوی بلیزر کھڑی تھی۔ غیر متوقع طور پر اس کا دروازہ نہ صرف کھلا تھا بلکہ اگنیشن میں چابی بھی موجود تھی۔ کچھ سوچنے کے بعد جیپ میں بیٹھ گئی۔ لزا کی گاڑی لاک تھی جس کی چھت پر برف کا ڈھیر تھا۔ جیپ اسٹارٹ کرنے میں اس کا ایک منٹ خرچ ہو گیا تاہم طاقتور گاڑی کا انجن غرانے لگا۔ قبل اس کے کہ وہ گاڑی آگے بڑھاتی اس کی نگاہ پسنجر سیٹ پر پڑی جہاں کان کا طلائی رنگ پڑا تھا۔ وہ پلکیں جھپکنا بھول گئی۔ نامعلوم لاش کے کان میں ایک طلائی رنگ تھا جس کی بناوٹ بالکل یکساں تھی۔ دوسرا رنگ یہاں پسنجر سیٹ پر پڑا تھا۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

اینڈریا نے اِدھر اُدھر دیکھا۔ پھر اس کی نظر ایئرویو مرر سے لٹکتے ہوئے رینٹل کار ٹیگ پر رک گئی۔ اس نے گلو باکس کھول کر رینٹل ایگریمنٹ نکالا...... ایگریمنٹ، میری گلی موٹ، ورجینیا کا تھا۔

☆☆☆

میٹنگ کا انتظام موز بار میں کیا گیا تھا۔ گاؤں کی طرح موز میں بھی کوئی خاص تبدیلی نہیں آئی تھی۔ کاؤنٹر پر ایک مقامی شخص کافی کی چسکیاں لے رہا تھا۔ اینڈریا نے اس سے ڈیمارکو کے بارے میں استفسار کیا۔ اینڈریا نے محسوس کیا کہ وہ کچھ جلدی آگئی ہے۔ موز میں اِکّا دُکّا افراد ہی نظر آرہے تھے۔

کاؤنٹر پر موجود شخص نے جواب دینے سے پہلے، نیچے سے اوپر تک اینڈریا کا جائزہ لیا۔ اینڈریا بھی اطمینان سے اس کو ٹٹول رہی تھی۔ وہ ایک لحیم شحیم، پہلوان نما آدمی تھا۔

”ڈیمارکو نے میری ذمّے داری لگائی ہے۔“ وہ بولا۔ ”کہ میں تمہیں ”ریسرچ اینڈ ریسکیو کمانڈ پوسٹ“ لے جاؤں۔ میرا نام ”جو چینا گا“ ہے۔ لوگ مجھے بگ جو کے نام سے یاد کرتے ہیں۔“ اس نے اپنا ریچھ جیسا پنجہ مصافحے کے لیے بڑھایا۔

اینڈریا نے پلکیں جھپکائیں۔ ”تم لزا کے دوست ہو؟“

بگ جو نے اثبات میں سر ہلایا۔

اینڈریا نے اس کا بڑھا ہوا ہاتھ پکڑ لیا۔

”میں کار لاتا ہوں، تم یہاں رکو۔“ وہ فوراً ہی باہر نکل گیا۔

اینڈریا کی ذہنی رَو دریافت شدہ باڈی کی طرف چلی گئی۔ اگر وہ واقعی لزا ہوتی تو کیا اینڈریا کے اعصاب...... اینڈریا نے اجنبی باڈی کا تصور ذہن سے نکال دیا۔ وہ طلائی ائیررنگ کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ یہ کیا عقدہ ہے؟ اس میں کوئی شک نہیں رہا تھا کہ لزا اور نامعلوم باڈی کا آپس میں کوئی نہ کوئی تعلق رہا تھا۔ گاڑی میں پایا جانے والا اکلوتا ائیررنگ، اینڈریا نے اپنے پاس محفوظ کرلیا تھا۔

معاً اینڈریا، بگ جو کے ساتھ ڈیمارکو کو بار میں داخل ہوتے دیکھ کر چونک اٹھی۔

”ڈیمارکو کے پاس ایک اطلاع ہے تمہارے لیے۔“ بگ جو نے قریب آکر کہا۔ ”اگر یہ نہیں بتائے گی تو میں بتادوں گا۔“

تینوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

”بیٹھ جاؤ۔“ ڈیمارکو نے سنجیدگی سے کہا۔

”لزا مل گئی ہے؟“ اینڈریا نے بیٹھے بغیر سوال کیا۔

ڈیمارکو نے نفی میں سر ہلایا اور نشست سنبھالی۔

اینڈریا منتظر نگاہوں سے ڈیمارکو کو تکتی رہی۔

”میں نے تمہیں پہلے نہیں بتایا تھا۔“ ڈیمارکو نے بولنا شروع کیا۔ ”کیونکہ یہ غیر ضروری تھا۔ ہمیں پتا تھا کہ وہ لزا کی باڈی نہیں تھی۔ تاہم اب ہمیں علم ہوگیا ہے کہ وہ لاش کس کی تھی۔ نیز وہ تمہاری بہن سے بھی ملی تھی۔“

”تم میری گلی موٹ کی بات کررہی ہو؟“ اینڈریا نے استفسار کیا۔

ڈیمارکو واضح طور پر چونک اٹھی۔

”تم جانتی ہو اسے؟“ ڈیمارکو کی آواز میں ہیجان تھا۔

”نہیں، لزا کے کیبن کے باہر اس کی شیوی بلیزر کھڑی تھی۔ شیوی میں جو ٹیگ تھا، اس پر میری کا نام لکھا تھا۔ کار، ورجینیا کی فیئر بینک رینٹ کمپنی سے حاصل کی گئی تھی۔“

چند ساعت کے لیے خاموشی چھا گئی۔ اینڈریا، ڈیمارکو کے ردِعمل کی منتظر تھی جبکہ ڈیمارکو خود کو سنبھالنے کی کوشش کررہی تھی۔ بگ جو ابھی تک کھڑا تھا۔ اینڈریا نے بیٹھنے کی کوشش نہیں کی تھی۔

بالآخر ڈیمارکو نے ایک گہری سانس لی اور لب کشا کیے۔ ”جیسا میں نے کہا تھا کہ...... میں نے تمہیں پوری بات نہیں بتائی تھی لیکن میرا اندازہ تھا کہ تم نے اس بات کا اندازہ لگا لیا تھا کہ پہاڑوں میں ملنے والی لاش کو گولی ماری گئی تھی۔ یہ اور بات کہ تم نے اظہار نہیں کیا۔ بہت قریب سے سینے میں دو گولیاں ماری گئی تھیں۔ مرڈر۔“

اینڈریا خاموش تھی۔ جبڑے بھینچے ہوئے اور تاثرات پتھرائے ہوئے تھے۔

”لاش برف کے نیچے دبائی گئی تھی۔“ ڈیمارکو پھر گویا ہوئی۔ ”کسی برفانی جانور، غالباً بھیڑیے کی کارستانی تھی کہ لاش مکمل طور پر پوشیدہ نہ رہ سکی۔ سرچ اور ریسکیو ٹیم کے ایک فرد کی نظر لاش کے ہاتھ پر پڑ گئی۔ معما کھلتا چلا گیا۔ لاش اِن ڈور کپڑوں میں اس لیے تھی کہ اسے پہاڑوں میں قتل نہیں کیا گیا تھا۔ وہاں خون بھی بہت کم تھا۔ دونوں باتیں ظاہر کررہی تھیں کہ ”کرائم سین“ کہیں اور تھا۔ جہاں سے لاش کو پہاڑوں میں لاکر دفن کیا گیا۔

ڈیمارکو اور اینڈریا پبلک [illegible] ایک دوسرے

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

کو گھور رہی تھیں۔ اینڈریا بخوبی سمجھ رہی تھی کہ ڈیمار کو کیا سوچ رہی ہے۔ شیوی بلیزر، لزا کے کیبن پر موجود تھی۔ لزا غائب تھی۔ میری کو قتل کر دیا گیا تھا۔ بظاہر کرائم سین، لزا کا کیبن تھا۔ دوسرے الفاظ میں لزا مفرور تھی۔

''ہم تمہاری بہن کے کیبن نما گھر کے لیے سرچ وارنٹ کی تیاری کے آخری مراحل میں ہیں۔ شیوی بلیزر، میری، اور 'فیئر بینک' رینٹ کی تصدیق ہو چکی ہے۔ اگلا مرحلہ لزا کے گھر کی تلاشی ہے۔ میں کسی بات کا اعلان نہیں کر رہی ہوں...... یہ محض تفتیش کا حصہ ہے۔ معمول کی تفتیش۔''

اینڈریا نے ڈیمار کو کے تسلی آمیز آخری فقرے کو کوئی اہمیت نہیں دی۔ وہ نوٹ کر رہی تھی کہ ڈیمار کو شروع سے ہی کیس کو جلد از جلد ختم کرنے کے چکر میں ہے۔ چاہے اس کے لیے اسے تھوڑی بہت ہیرا پھیری ہی کیوں نہ کرنی پڑے۔

''کیا تم سمجھتی ہو کہ لزا کو بھی ختم کر دیا گیا ہے؟'' اینڈریا نے بمشکل آواز کو سپاٹ رکھا۔

''کہا نہیں جا سکتا۔ ضروری ہے کہ پہلے اس کے کیبن کی چھان بین کی جائے۔'' ڈیمار کو نے اگلے قدم کے بارے میں بتایا۔ ''نیز تمہارے تعاون کے مشکور ہوں گے اگر تم کیبن سے دور رہو...... میرا مطلب ہے کہ جب تک ہم اپنی کارروائی مکمل نہیں کر لیتے۔''

''میرا سامان؟'' اینڈریا نے اعتراض کیا۔

''وہ تمہیں مل جائے گا۔ فی الحال تمہارے لیے متبادل قیام گاہ کا بندوبست کیا جا رہا ہے۔ امید ہے کہ تم خیال نہیں کرو گی۔'' ڈیمار کو اٹھ کھڑی ہوئی۔ ایک نظر بگ جو پر ڈالی اور باہر نکل گئی۔ اینڈریا فولڈنگ چیئر پر بیٹھ گئی۔ بگ جو بھی اس کے قریب ہی بیٹھ گیا۔ اینڈریا کا جسم غیر محسوس انداز میں کانپ رہا تھا۔ وہ خیالوں میں گم تھی۔ بگ جو غور سے لزا کی بہن کو دیکھ رہا تھا۔

ڈیمار کو کے حالیہ انکشافات نے اینڈریا کا حوصلہ اور توانائی نچوڑ لی تھی۔

''لزا زندہ ہے۔'' بگ جو کا صبر جواب دے گیا۔

اینڈریا کو جھٹکا لگا۔ اس نے سر اٹھا کر بگ جو کی آنکھوں کی اتھاہ گہرائیوں میں جھانکا۔ ''تم کیسے کہہ سکتے ہو؟'' اینڈریا نے سرسراتی آواز میں سوال کیا۔

''میں جانتا ہوں۔'' بگ جو نے سکون اور اعتماد سے جواب دیا۔ بگ جو کے تیقن نے اینڈریا کے بدن میں امید کی لہر اٹھا دی۔

''چلو اٹھو، تمہارا سامان لے آتے ہیں۔'' بگ جو نے کرسی چھوڑ دی۔

''لیکن ڈیمار کو......'' اینڈریا نے ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کیا۔

''وہ ابھی سرچ وارنٹ حاصل نہیں کر سکی ہے۔ ہمیں اس سے قبل ہی سامان نکال لینا چاہیے۔'' اینڈریا نے تفہیمی انداز میں سر کو جنبش دی اور بگ جو کے ساتھ چل پڑی۔ بگ جو کے پاس سفید رنگ کی ''ڈاج ریم'' تھی۔ دونوں اسی میں لزا کے کیبن تک پہنچے۔

بگ جو کے ساتھ چلتے ہوئے اینڈریا کی امید اور حوصلہ لوٹ آیا تھا۔ اگرچہ امید کی کرن موہوم سی تھی۔ تاہم جس انداز میں بگ جو نے لزا کی زندگی کا انکشاف کیا تھا، وہ غیر معمولی تھا۔

کیبن پر ایک ٹروپر وردی میں چوکس کھڑا تھا۔ اس کی عمر بیس سال سے کم رہی ہوگی۔ اس نے شائستگی کا مظاہرہ کیا۔ تاہم ان دونوں کو اندر نہیں جانے۔ اس ضمن میں اس کے پاس واضح احکامات موجود تھے۔

اینڈریا دل میں لعنت ملامت کرتی ہوئی واپس ڈاج میں بیٹھ گئی۔ بگ جو نے گاڑی گھما لی...... معاً اینڈریا نے کچھ دور جانے کے بعد بگ جو کو روک لیا۔ راستے کی ایک سمت میل باکس کی قطار تھی۔ بگ جو سوالیہ نظروں سے اینڈریا کو دیکھ رہا تھا۔ اینڈریا گاڑی سے اتر گئی۔ وہ لزا کے میل باکس کو پہچانتی تھی۔ باکس زرد رنگ کا تھا۔ اینڈریا، باکس خالی کر کے واپس ڈاج میں آگئی۔ انجن اسٹارٹ تھا۔ بگ جو نے گاڑی آگے بڑھا دی۔ اس کا رخ جنوب کی طرف تھا۔

''مجھے چند چیزیں درکار ہیں۔ کیا ہم کچھ دیر کے لیے سپر مارکیٹ پر رک سکتے ہیں؟'' اینڈریا نے درخواست کی۔

بگ جو نے مسکرا کر ایک جگہ ڈاج روک لی۔ اینڈریا تیزی سے مارکیٹ نما بڑے سے اسٹور میں داخل ہوگئی۔ بنیادی ضرورت کی اشیا خرید کر وہ واپس آگئی۔ مارلبرو اور لائٹر لینا وہ نہیں بھولی تھی۔ اگرچہ کئی برس قبل وہ سگریٹ نوشی ترک کر چکی تھی۔

گاڑی میں واپس آنے کے بعد اس نے ایک سگریٹ نکالی اور بگ جو کا عندیہ لیا کہ اسے اعتراض تو نہیں...... بعدازاں تھوڑی سی کھڑکی کھول کر اس نے سگریٹ سلگا لیا۔ اس نے گہرا کش لے کر پریشان ان

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

خیالات کو سگریٹ کے دھوئیں میں چھپالیا۔
بگ جو ٹاؤن سے باہر مقیم تھا، پانچ میل دور۔ اس کا چوبی کیبن زیادہ بڑا نہیں تھا۔ وہ اکیلا ہی اندر چلا گیا۔ اینڈریا گاڑی سے اتر کر باہر کھڑی تھی۔ بھوک کے مارے اس کا پیٹ احتجاج کررہا تھا۔ اس نے ایک اور سگریٹ سلگا لیا۔ چند منٹ بعد بگ جو دوبارہ نمودار ہوا۔ اس کے دونوں ہاتھوں میں نرم فر (Fur) نما کوئی چیز تھی۔ ایک لمحے کے لیے اینڈریا کو خیال گزرا کہ وہ کوئی مردہ جانور ہے۔ فر کے ڈھیر میں ایک چھوٹا سا نیلا دائرہ نمودار ہوا، جس کے گرد سیاہ لکیر تھی۔ بگ جو کے ہاتھوں میں کتا تھا۔ زندہ کتا......
''موک سے ملو۔'' بگ جو نے قریب پہنچ کر انکشاف کیا۔
''اوہ نو، یہ لزا کا کُتّا ہے۔ اس کا نام موک ہے؟''
''ہاں۔'' بگ جو نے تصدیق کی۔ ''آؤ میں تمہارے لیے قیام گاہ کا بندوبست کروں۔'' بگ جو نے گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔
وہ کیبن خاصا معقول تھا۔ کھڑکیوں پر سرخ پردے پڑے تھے۔ ''یہ موسم سرما میں بند رہتا ہے۔ اس لیے اسے گرم رکھنے کے لیے تمہیں کچھ وقت لگے گا۔ اسٹوو جلا کر رکھنا۔''
اینڈریا کی آنکھوں میں پسندیدگی کا رنگ تھا۔ حیرت بھی عیاں تھی۔ اس علاقے میں اس نے اتنا شاندار چوبی گھر نہیں دیکھا تھا۔ قبل اس کے وہ کوئی سوال کرتی، بگ جو نے خود ہی اطلاع فراہم کی۔
''یہ لزا کے دوست مائیکل فلنٹ کی ملکیت ہے۔ تم جب تک چاہو یہاں سکونت اختیار کرسکتی ہو۔''
''مائیکل؟ کون مائیکل فلنٹ؟''
''دوست، محض ایک دوست۔''
''کرائے کا کیا ہوگا؟''
''پہلے تم اچھی طرح جائزہ لے لو، پھر خود فیصلہ کرو۔''
''او کے۔''
''میں بیس منٹ بعد آتا ہوں، پھر سرچ اینڈ ریسکیو سینٹر چلیں گے۔'' بگ جو نے بتایا۔
''جو، میں بتا نہیں سکتی کہ میں تمہاری کتنی مشکور ہوں۔''
بگ جو نے مسکرا کر سر ہلایا اور گود میں موجود کُتّے کی دبیز فر سہلانے لگا۔ کُتّے کی آنکھیں بھی اینڈریا کی طرح نیلی تھیں۔

''تم اسے کہاں لے جارہے ہو؟'' اینڈریا نے استفسار کیا۔
''موک کو ختم کرنا پڑے گا۔'' بگ جو کی آواز میں ہلکی سی اداسی تھی۔ ''زہریلا انجکشن لگانا پڑے گا۔''
''نہیں، تم ایسا نہیں کرسکتے۔'' اینڈریا گویا کراہ اٹھی۔ اس کی آنکھوں میں خوف اور درد کی ملی جلی آمیزش تھی۔
''اینڈریا، یہ ناکارہ ہو چکا ہے..... کیا تم مجھے ایک ظالم شخص سمجھ رہی ہو؟''
''نہیں ایسی بات نہیں ہے۔ میں تمہاری مجبوری سمجھتی ہوں۔''
''تم کیا چاہتی ہو؟''
''یہ لزا کا کتا ہے..... مم..... میرا..... مطلب ہے، کیا میں اسے رکھ سکتی ہوں؟''
بگ جو نے غور سے اینڈریا کی آنکھوں میں جھانکا، پھر آگے بڑھ کر موک کو اس کی بانہوں میں ڈال دیا۔
''اب یہ تمہارا ہے، پورے کا پورا......''
''اوہ، جو......'' اینڈریا کھل اٹھی۔ ''لیکن کیا مائیکل فلنٹ یہاں موک کو برداشت کرے گا؟''
''کتوں سے مائیکل کو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔'' بگ جو نے اینڈریا کو اطمینان دلایا پھر اس نے مرہم کی ایک ٹیوب اینڈریا کے حوالے کی اور ڈوگ فوڈ کے بارے میں بتایا۔
''ہاں، اسے پانی زیادہ پلانا اور اپنا حلیہ اچھا بناؤ، خانہ بدوش لگ رہی ہو..... ٹاؤن میں اسپورٹس شاپ ہے..... وہاں سے کم از کم یہ گندے جوتے ضرور تبدیل کر لینا۔'' بگ جو مسکراتا ہوا باہر نکل گیا۔
عقب میں اینڈریا منہ کھولے کھڑی رہ گئی۔
☆☆☆
سرچ اینڈ ریسکیو کمانڈ پوسٹ ایک وسیع میدان تھا جس کے ایک طرف جنگل اور دوسری جانب منجمد وادی تھی، اینڈریا نے پیڈڈ ٹراؤزرز، فر والا ''پارکا'' اور ہڈ کے ذریعے شدید سردی سے مدافعت کا بندوبست کیا تھا۔ پیروں میں نئے جوتے بگ جو نے اسے پیش کیے تھے۔ کلائیوں پر دبیز بینڈ، ہاتھوں پر دستانے..... کان بھی ڈھکے ہوئے تھے، گویا، موسم کی شدت سے نمٹنے کے لیے وہ پوری طرح مسلح تھی۔
موسم کی وجہ سے وہاں خاصے لوگ تھے۔ زیادہ تعداد ہائیکرز کی تھی۔ جگہ جگہ ان کے ٹینٹ لگے ہوئے تھے۔ فور

WaqarAzeem Pakistanipoint.com

وہیل گاڑیاں اور چند برفانی گاڑیاں بھی موجود تھیں۔ بیشتر افراد کے ہاتھوں میں سینڈوچ اور تھرماس تھے۔ یخ بستہ ہواؤں میں مختلف آوازیں گونج رہی تھیں۔ گاہے بگاہے نسوانی چیخیں اور مردانہ قہقہے سنائی دے جاتے۔

کئی افراد نے اینڈریا کو پہچان کر ہاتھ ہلایا۔ میدان کے جنگل والے سرے پر چند کمرے بنے تھے۔ یہی کمانڈ لینڈ تھا۔ وہ بگ جو کے ساتھ ایک کمرے میں داخل ہوگئی۔ یہاں اتنی ٹھنڈک نہیں تھی۔ دیواروں پر نقشے چسپاں تھے۔ جابجا جیکٹس اور دستانے بکھرے پڑے تھے۔

اینڈریا کی نظریں وہاں موجود افراد پر گھومتی ہوئی ایک دراز قامت شخص پر جم گئیں۔ وہ کچھ فاصلے پر ریڈیو پر محوِ گفتگو تھا۔ بات کر کے وہ پلٹا تو اینڈریا حیران رہ گئی۔ وہ کال پیکاٹی تھا۔

اینڈریا نے فوراً ہی نگاہ ہٹالی۔ تاہم دل، سینے میں تین گنا رفتار سے دوڑ رہا تھا۔ کال پیکاٹی ہی کے باعث لزا اور اینڈریا کے مابین گہری خلیج حائل ہوئی تھی۔ قطع نظر اس کے، کون کتنا ذمے دار تھا...... اینڈریا کے تعلقات کال کے ساتھ تھے۔ کال کی بیوی سنیفرون، لزا کی بہترین دوست تھی۔ اینڈریا کے علم میں یہ بات لزا کے ذریعے آئی کہ کال شادی شدہ ہے اور اس کی بیوی سنیفرون، لزا کی بہترین دوست ہے۔ اس شادی کو آٹھ سال ہوگئے تھے۔ لزا کسی قیمت پر یہ برداشت نہیں کرسکتی تھی کہ کال اور اینڈریا کے تعلقات کی وجہ سے اس کی دوست سنیفرون کو کسی قسم کی جذباتی اذیت برداشت کرنی پڑے یا اس کے اور کال کے ازدواجی تعلقات متاثر ہوں۔ اس موضوع پر دونوں بہنوں کے درمیان خاصی تلخ کلامی ہوئی بعدازاں اینڈریا پہلی فرصت میں الاسکا سے پرواز کرگئی۔

اینڈریا نے کن انکھیوں سے دیکھا کہ کال ریڈیو چھوڑ کر کھڑا ہو رہا تھا۔ اینڈریا نے ظاہر کیا جیسے وہ دیوار پر آویزاں نقشے کا جائزہ لے رہی ہے۔

''اینڈی!''

''کال، تم؟'' اینڈریا نے پلٹ کر نارمل انداز میں جواب دیا۔ ''کیسے ہو تم؟''

''بظاہر ٹھیک...... لیکن دیگر افراد کے مانند تمہاری بہن کے لیے متفکر ہوں۔''

''تم ابھی تک ''فیئر بینک'' میں ہو؟''

''ہاں، ایسا ہی ہے۔'' کال نے جواب دیا۔ وہ بار بار اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر رہا تھا۔ شیو بھی بڑھا ہوا تھا۔

''کوئی پریشانی ہے؟'' اینڈریا نے سوالیہ نظروں سے اس کے چہرے کا جائزہ لیا۔

''اینڈی، بات یہ ہے...... مجھے تمہیں آگاہ رکھنا چاہیے۔'' اس نے خاموش ہوکر پُرسوچ انداز اختیار کیا۔

''کیا بات ہے؟'' اینڈریا کے کان کھڑے ہوئے۔

''اینڈی، میں یہاں آفیشل وزٹ پر ہوں۔'' اس نے نچلا ہونٹ چبایا۔

''میری یادداشت کے مطابق تم اپنا کاروبار سیٹ کرنے جارہے تھے؟''

''ہاں، ٹھیک ہے...... لیکن میں ساتھ ہی کچھ اور بھی کررہا تھا۔''

''کیا مطلب؟''

''آؤ باہر چلتے ہیں۔'' کال نے نرمی سے کہا۔

اینڈریا اس کی آنکھوں میں جھانکتی رہی۔ پھر اثبات میں سر ہلایا۔ دونوں باہر سرد ماحول میں آگئے۔

''تم آفیشل وزٹ کی بات کررہے تھے؟'' اینڈریا کی آواز میں تجسس تھا۔

''فالکن نام کی ایک بڑی فرم ہے۔ میں اس کے لیے وقتاً فوقتاً انویسٹی گیٹر کا کام کرتا ہوں۔ انشورنس انویسٹی گیٹر...... ہمارے اچھے تعلقات رہے ہیں۔''

''یعنی تمہیں اچھے پیسے مل رہے ہوں گے؟''

''ہاں، لیکن پیسا مسئلہ نہیں ہے۔'' کال پھر بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا۔ اب وہ واضح طور پر بے کل دکھائی دے رہا تھا۔

''پھر؟'' اینڈریا کی آنکھیں سکڑ گئیں۔

''میرا اسائنمنٹ، لزا ہے۔'' کال نے نظریں چرائیں۔ لمحہ بھر کے لیے اینڈریا کو اپنی سماعت پر یقین نہیں آیا۔

''کیا کہا تم نے؟'' اس کی آواز از خود بلند ہوگئی۔

''ایسا ہی ہے۔ بڑی اڑچن ہے۔ دو اعشاریہ چار ملین ڈالرز داؤ پر لگے ہیں۔''

''لزا کا کیا تعلق ہے؟'' اینڈریا پلکیں جھپکائے بغیر کال کو گھور رہی تھی۔

''چھ مہینے پہلے اس نے لائف انشورنس کرائی تھی۔'' کال نے پژمردگی سے انکشاف کیا اور بالوں میں ہاتھ گھمانے لگا۔

''ڈیل شٹ، مسٹر کال پیکاٹی......'' اینڈریا تڑخ اٹھی۔

''دیکھو، اینڈی...... تم کیا سمجھ رہی ہو؟''

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

”میں خوب سمجھ رہی ہوں۔ انشورنس کمپنیوں میں اس قسم کے فراڈ عام ہیں۔ پراپرٹی، کار، فارم یا زندگی یا کسی اور چیز کا بیمہ کراؤ..... بعدازاں مجرمانہ طریقوں سے بیمے کی رقم وصول کرو۔ لائف انشورنس کا معاملہ اور ہے۔ بیمہ کنندہ اپنے کسی عزیز کو بینی فشریز بناتا ہے۔ ظاہر ہے کہ موت کی صورت میں بیمے کی رقم سے خود وہ کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ اصل وصول کنندہ اگر مجرمانہ ذہنیت رکھتا ہے اور بیمہ کنندہ کے ساتھ مخلص نہیں یا بیمہ کنندہ کی موت کا انتظار نہیں کرسکتا تو وہ بیمے کی رقم وصول کرنے کے لیے اسے ختم کردیتا ہے یا مروا دیتا ہے۔ انشورنس کمپنیاں اتنی آسانی سے رقم ادا نہیں کرتیں اور تفتیش کی صورت میں عموماً اس قسم کے بیشتر جعلی کلیم پکڑے جاتے ہیں لیکن اگر بیمہ کنندہ خود انشورنس کی رقم سے مستفید ہونا چاہتا ہے تو اسے زندہ رہتے ہوئے مرنا پڑتا ہے۔ ایسی صورت میں عموماً اسے ایک شراکت دار کی ضرورت پڑتی ہے۔ شراکت دار، بیمہ کنندہ کا وصول کنندہ یا بینی فشری ہوتا ہے..... دونوں کے مابین منصوبے کی نوعیت کچھ بھی ہو.....“

”اینڈی، تمہاری بیشتر باتیں ٹھیک لیکن.....“

”مجھے بات پوری کرنے دو۔“ اینڈریا کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔ ”تم انشورنس کمپنی کی طرف سے لزا کے کیس پر تفتیش کر رہے ہو..... یعنی تم سمجھتے ہو کہ لزا.....“

”اوہ، ہو، تم خاموش تو رہو۔ آخر یہ ایک بھاری رقم ہے اور دنیا میں ایسے ویسے لوگوں کی کمی نہیں جو اتنی بڑی رقم کے لیے اس سے بھی آگے جاسکتے ہیں۔“

اینڈریا نے پیر پٹخے اور دو انگلیاں جوڑ کر کال کے سینے کو ٹھوکا۔ ”تمہیں ہمت کیسے ہوئی؟ کیا میری بہن کا شمار ایسے ویسے لوگوں میں ہوتا ہے؟ کال، تمہاری سوچ نے مجھے صدمہ پہنچایا ہے..... اگر یہ مذاق ہے تو بہت سنگین ہے۔“

”میں یہ نہیں کہہ رہا کہ انشورنس کے معاملے میں لزا کوئی سازش کر رہی ہے۔“ کال نے اٹکی ہوئی آواز میں مدافعت پیش کی۔

”اوہ، ویری گڈ۔ گویا تم کورٹ کے دونوں جانب کھیل رہے ہو۔“ اینڈریا نے طنز کیا۔

”میں تو صرف اپنا کام کر رہا ہوں۔“

”تم لزا کو جانتے ہو اور مجھے بھی..... تمہیں یہ ٹاسک لینا ہی نہیں چاہیے تھا۔“

”میں نے اسائنمنٹ تمہاری وجہ سے لیا تھا۔“ کال نے برف پوش زمین کی جانب دیکھا۔

”وہاٹ، کیا بکواس ہے؟ تم نے تو کئی برس پہلے بھی مجھے دھوکا دیا اور اپنی بیوی کو بھی..... اب تمہیں مجھ سے کیا دلچسپی ہوسکتی ہے؟“ ماضی کے تصور نے اینڈریا کے حلق میں کڑواہٹ گھول دی تھی۔

”جب تک تم یہاں ہو، کیا ہم مل سکتے ہیں؟ میرا مطلب ہے کہ بات چیت کرسکتے ہیں؟“

”نہیں اور کمپنی کو جا کر بتا دو کہ لزا کی انشورنس پالیسی میں کوئی فراڈ نہیں ہے۔ تفتیش سے ہاتھ اٹھالو۔“ اینڈریا نے خشک لہجے میں بات ختم کرتے ہوئے رخ پھیرلیا۔

”اینڈی، رک جاؤ۔ میں ماضی کی غلطیوں کا ازالہ کرنا چاہتا تھا اسی لیے.....“

”اسی لیے تم نے اس کیس میں ہاتھ ڈالا۔“ اینڈریا نے مڑے بغیر جواب دیا۔

”اینڈی، تم نے پوچھا نہیں کہ موت کی تصدیق کی صورت میں 2.4 ملین ڈالرز کس کو ملنے تھے۔ میرا مطلب ہے کہ بینی فشری میں لزا نے کس کا نام لکھا ہے؟“

”کیا فرق پڑتا ہے؟“

”بہت زیادہ۔“

اینڈریا، سلوموشن میں گھومی۔ اس کے چہرے پر ہلکا سا تجسس بیدار ہوگیا۔ ”کیا پہیلی ڈالنے والے ہو؟“ اینڈریا کی آواز میں چبھن تھی۔

چند لمحے سکوت طاری رہا پھر کال دھیرے سے گویا ہوا۔

”لزا نے بینی فشری کی جگہ..... تمہارا نام لکھا ہے۔“

☆☆☆

اینڈریا اگلے روز بیدار ہوئی تو اس کے سر کے ساتھ اعضا میں بھی دکھن تھی۔ گزشتہ روز کال کا انکشاف اس کے سر پر بم کے مانند پھٹا تھا۔ متعدد سوالات نے سر اٹھایا تھا اور سوچتے سوچتے اینڈریا کا سر پھٹنے لگا تھا جو کچھ بھی تھا، کم ازکم چھ ماہ قبل لزا کو اپنی زندگی خطرے میں نظر آنے لگی تھی۔ آخر ایسی کیا بات تھی؟ جس حقیقت نے اینڈریا کو ہلا کر رکھ دیا تھا، وہ خود اس کا نام تھا جو لزا نے موت کی صورت وصول کنندہ کے طور پر ڈالا تھا۔ کہاں اینڈریا، لزا سے بات کرنا پسند نہیں کرتی تھی۔

لزا کے کیبن میں اینڈریا کے خطوط، تصاویر وغیرہ اور اب لائف انشورنس کی دھماکا خیز شق..... گویا اینڈریا یک طرفہ ہی برگشتہ تھی جبکہ لزا اپنے سب غم چھپا کر بھی اسی کی یاد کو سینے سے لگائے ہوئے تھی۔ سکھ اپنے سارے دے کر اس کی

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

بہن نے اپنی خاطر عذاب رکھ لیے...... لیکن اینڈریا اب حسرتوں کا حساب کیسے رکھے۔ آنکھیں اشکبار تھیں۔ اس کا پورا وجود ہی پگھلا جارہا تھا۔ میں نے ناحق اسے غلط جانا اور اپنا ہی اعتبار کھودیا۔ وہ لزا کو نہ بچاسکی تو آئینے کا سامنا کیسے کرے گی؟

لزا زندہ ہے اور زندہ رہے گی۔ اینڈریا کے سینے میں طوفان اٹھا۔ وہ موسم کے ہاتھوں نہیں مرسکتی۔ انشورنس کا مطلب، اسے انسانوں سے خطرہ ہے۔ وہ لزا کو بچانے کے لیے اپنی جان دینے سے دریغ نہیں کرے گی۔ بگ جو نے کہا تھا کہ لزا زندہ ہے۔ کیا لزا، بگ جو سے رابطے میں ہے؟ اینڈریا نے بستر چھوڑ دیا۔

اینڈریا نے لزا کے میل باکس سے نکالی ہوئی اشیا برآمد کیں اور ایک ایک آئٹم دیکھنا شروع کیا۔ چند بل تھے، خطوط اور کارڈز...... صرف ایک خط ایسا تھا جس نے اینڈریا کی توجہ کھینچ لی۔ ارسال کنندہ کے نام کی جگہ ''ٹیسا'' لکھا تھا۔ خط کی ہیڈنگ عجیب اور بڑے حروف میں لکھی گئی تھی۔

''باسٹرڈ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا، دبنے کی ضرورت نہیں۔''

اینڈریا نے خط پڑھنا شروع کیا۔ متن غیر واضح تھا۔ اختتام کچھ اس طرح تھا: یہ ایک عام سی زیادتی ہے، لہٰذا سنجیدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ یکسر بھول جاؤ۔ ہم سب تم سے محبت کرتے ہیں۔ کون پروا کرتا ہے، کب، کہاں پر کیا ہوا۔

اینڈریا نے رقعہ الٹ پلٹ کر دیکھا۔ کوئی پتا، نہ فون نمبر۔ مایوسی کے عالم میں اس نے لفافے کا جائزہ لیا تو امید کی کرن چمکی۔ دو اپریل کی تاریخ تھی۔ کمپنی کا نام پیک ایڈونچر تھا جو فیئر بینک میں تھی۔

اینڈریا نے فون اٹھایا۔ قسمت کام کررہی تھی۔

''پیک ایڈونچر۔'' کسی خاتون کی کھنک دار آواز آئی۔

''ہائے، کیا میں ٹیسا سے بات کرسکتی ہوں؟''

''وہ آج ڈیوٹی پر نہیں ہے۔ اگر کوئی پیغام ہے تو......؟''

اینڈریا نے اپنا تعارف کرایا۔ دوسری جانب سے فوری ردِعمل آیا۔ ''اوہ، گاڈ...... کیا تم نے لزا کو ڈھونڈ لیا ہے؟''

''نہیں، ابھی نہیں۔''

''ڈیئر لارڈ، امید ہے تم اسے تلاش کرلوگی۔ ہم سب اسے بہت پسند کرتے تھے۔ میں تمہیں نمبر دیتی ہوں۔ تم ٹیسا کے گھر پر بات کرلو۔ وہ بہت خوش ہوگی۔''

''تھینک یو۔'' اینڈریا نے سگریٹ سلگایا۔

دوسری بیل پر اٹھانے والی ٹیسا ہی تھی۔ اینڈریا سے متعارف ہوکر اس نے خوشی کا اظہار کیا۔ تاہم وہ یہ سن کر مضطرب ہوگئی کہ لزا ابھی تک لاپتا ہے۔ دورانِ گفتگو اینڈریا کو پتا چلا کہ لزا اور ٹیسا کی دوستی پیک ایڈونچر کے ذریعے ہی پروان چڑھی تھی۔ پیک ایڈونچر کا ایک ونگ اپنے گاہکوں کو ہیلی کاپٹر سروس بھی فراہم کرتا تھا۔ ٹیسا کی بیشتر ذمے داریاں ہیلی کاپٹر سروس سے متعلق تھیں۔ وہ گاہکوں کو کوہ پیمائی اور ہائیکنگ کے لیے پہاڑوں پر لے جاتی تھی۔ بعض گاہک نچلی چوٹیوں اور گلیشیئرز تک رسائی کو ترجیح دیتے تھے۔ بنابریں لزا تیزی سے ٹیسا کے قریب ہوتی چلی گئی۔

ٹیسا کے تعاون اور اعتماد کو دیکھتے ہوئے اینڈریا نے ہمت کرکے اسے بتادیا کہ وہ لزا کے نام اس کا خط پڑھ چکی ہے۔ ٹیسا نے برا نہیں منایا، البتہ حیران ضرور ہوئی تھی۔

''اس سے کیا مدد مل سکتی ہے؟''

''شاید کچھ نہیں لیکن کیا تم وضاحت کروگی کہ اس فقرے سے تمہاری کیا مراد تھی۔ 'باسٹرڈ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا'......؟''

''ہاں، باسٹرڈ ایک ہی ہے۔'' ٹیسا نے گہری سانس لی۔ اس کا نام پیٹر سانٹونی ہے۔''

''ٹیسا، معاف کرنا...... کیا تم ''میری گلی موٹ'' کو جانتی ہو؟'' اینڈریا نے معاً کسی خیال کے تحت سوال کیا۔

''نہیں۔'' ٹیسا نے لاعلمی ظاہر کی۔

اینڈریا نے اسے میری کے قتل کے بارے میں بتا دیا۔

''گڈ لارڈ......''

لمحاتی سکوت نے بات چیت کا سلسلہ منقطع کردیا۔

''ٹیسا، تم ٹھیک ہو؟''

''ہاں، تاہم مجھے یقین نہیں آرہا۔''

''پیٹر سانٹونی کے بارے میں کچھ بتاؤ گی؟''

''وہ دونوں ساتھ کام کررہے تھے۔ پتا نہیں دونوں کے درمیان ناپسندیدگی کب اور کیسے پروان چڑھی۔ تاہم خراب تعلقات میں شدت اس وقت پیدا ہوئی جب سانٹونی کو لزا کے کورٹ کیس کے بارے میں پتا چلا۔''

''کورٹ کیس؟''

''لزا نے اگرچہ اس معاملے میں مجھ سے رازداری کا

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

وعدہ لیا تھا لیکن میں سمجھتی ہوں کہ تمہیں باخبر رہنا چاہیے......
چھ سال قبل یو ایس ڈسٹرکٹ کورٹ نے لزا کو طلب کیا تھا۔ اس کا سبب یونیورسٹی کا پروفیسر کرو تھا۔ اسی نے سمن جاری کرائے تھے۔ پروفیسر کرو، لزا کی غیر ذمّے دارانہ سرگرمیاں روکنے کے لیے اسے کورٹ لایا تھا...... یہی چارجز تھے۔ اور وہ جیت گیا، لزا جیل جانے کا رسک لیے بغیر عدالتی جنگ کو طول نہیں دے سکتی تھی۔''

اینڈریا سوچ رہی تھی کہ چھ سال قبل لزا کی عمر تیئس برس تھی۔ گویا وہ پی ایچ ڈی کے درمیان تھی۔ یعنی واشنگٹن ڈی سی سے پی ایچ ڈی کرنے کا امکان ختم ہو چکا تھا۔ کیونکہ عدالتی جنگ کے باعث یونیورسٹی سے فریقین کی بے دخلی یقینی تھی۔

''آخر لزا ایسا کیا کر رہی تھی کہ پروفیسر کرو نہ صرف اسے کورٹ لے گیا بلکہ اپنی پروفیسر شپ بھی داؤ پر لگا دی؟''

''لزا نے پروفیسر پر قتل کا الزام لگایا تھا۔'' ٹیسا نے جواب دیا۔ جواب سن کر اینڈریا کی قوتِ گویائی سلب ہو گئی۔

''پندرہ سال پہلے۔'' ٹیسا نے بات آگے بڑھائی۔ ''جیرالڈ نام کا ایک طالب علم ہائیکنگ کے دوران مارا گیا تھا۔ اسے حادثے سے ہی تعبیر کیا گیا۔ جیرالڈ ایک جینیس طالب علم تھا۔ تاہم قبل اس کے وہ اپنا پی ایچ ڈی کا مقالہ پیش کرتا، حادثے کا شکار ہو کر چل بسا۔ حقیقت سے ہر کوئی لاعلم تھا۔ تاہم اس وقت کرو اس کے ساتھی طالب علم کی حیثیت سے اس کے ساتھ کام کر رہا تھا۔ کسی طرح جیرالڈ کے تھیسس کی نقل لزا کے ہاتھ لگ گئی۔ کرو نے جو مقالہ جمع کرایا تھا، پُراسرار طور پر وہ جیرالڈ کے مقالے سے بے حد مماثلت رکھتا تھا۔ کرو نے مقالہ جیرالڈ کی موت کے کچھ عرصے بعد جمع کرایا تھا......لزا کا فطری تجسّس بیدار ہو گیا۔ اس نے اپنے طور پر چھان بین شروع کر دی۔ کرو اس وقت تک پروفیسر بن چکا تھا۔

''ذاتی تفتیش کے دوران میں لزا کے علم میں یہ بات آئی کہ کرو گاہے گاہے کوہ پیمائی کا شوق پورا کرتا تھا جس دن جیرالڈ کی موت ہوئی، کرو اسے پہاڑ پر لے گیا تھا۔ لزا کا اسکرو ڈھیلا ہو گیا اور پروفیسر کرو پر چڑھ دوڑی۔ غالباً اس نے عجلت کا مظاہرہ کیا تھا۔ کورٹ میں پروفیسر کے مقابل اسے شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ بہرحال یہ خاصا اسکینڈل بن گیا تھا۔''

اینڈریا شاک کی حالت میں یہ عجیب کہانی سن رہی تھی۔

''کس کس کو پتا تھا؟''

''تنازعہ کافی پھیل گیا تھا۔ کیونکہ ایک ہائر علمی ادارے میں اس قسم کا معاملہ غیر معمولی تھا۔ مستزاد کہ ایک طالب علم بھی مارا گیا تھا۔'' ٹیسا نے جواب دیا۔

''پیٹر سانٹونی کو کیونکر پتا چلا، یہ میں نہیں جانتی۔'' ٹیسا کی آواز آئی۔ ''لیکن یہی بات تھی جس کے ذریعے وہ لزا کو کسی معاملے میں چارے کے طور پر استعمال کرنا چاہ رہا تھا۔''

ٹیسا نے اینڈریا کی معلومات میں توقعات سے بڑھ کر اضافہ کیا تھا۔ تاہم اینڈریا مزید کچھ کام کی بات معلوم کرنے میں ناکام رہی۔ فون بند کر کے وہ سوچوں میں غلطاں کمرے کی لمبائی چوڑائی ناپنے لگی۔ موک بھی اپنی نئی مالکن کے آگے پیچھے پھر رہا تھا۔ اس نے اینڈریا سے مانوس ہونے میں بہت کم وقت لیا تھا۔ موک کی صحت بھی تیزی سے بحال ہو رہی تھی۔

☆☆☆

اینڈریا کا رخ لزا کے کیبن کی طرف تھا۔ وہاں گاڑیوں کی خاصی تعداد دیکھ کر اسے تعجب ہوا۔ مزید براں، کیبن کے اردگرد پول نصب کر کے زرد رنگ کے ٹیپ سے احاطہ بندی کر دی گئی تھی۔ گویا وہ کوئی کرائم سین تھا۔ ٹرو پر وینڈنگ کو دیکھ کر اینڈریا اس کی طرف بڑھی۔ یہ وہی کم عمر اہلکار تھا جس نے پہلے بھی اینڈریا اور بگ جو کو کیبن میں جانے سے روکا تھا...... اینڈریا نے ڈیمارکو کے بارے میں استفسار کیا۔ وینڈنگ نے اسے انتظار کرنے کو کہا اور خود ایک طرف غائب ہو گیا۔ اس کی واپسی جلدی ہوئی تھی تاہم اینڈریا کا منہ بن گیا۔ کیونکہ اس کے ہمراہ ڈیمارکو کے بجائے کال پیگاٹی تھا۔

''ڈیمارکو کہاں ہے؟'' اینڈریا کی آواز میں خشکی تھی۔

''مصروف ہے۔'' جواب کال کی طرف سے آیا تھا۔

اینڈریا نے چبھتی ہوئی نگاہ کال پر ڈالی۔ ''تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ پولیس میں بھرتی ہو گئے ہو؟''

''میں تفتیشی ٹیم کا حصہ ہوں، اگرچہ ''کرائم سین'' کے ہر کونے کھدرے تک رسائی نہیں رکھتا۔''

''کرائم سین؟'' اینڈریا کے حلق میں کانٹے پڑ گئے۔ یعنی اس کا خدشہ ٹھیک نکلا تھا۔ زرد ٹیپ کا مطلب

واضح تھا بلکہ یہ خدشہ پہلے سے موجود تھا۔ جب میری کی گاڑی لزا کے کیبن کے باہر ملی تھی۔

کال نے بغور اپنی سابقہ گرل فرینڈ کے تاثرات کا جائزہ لیا۔ ''کیا ہم کسی مناسب جگہ بیٹھ کر کوئی ڈرنک نہیں لے سکتے؟'' کال نے سرسری انداز میں کہا۔

اینڈریا نے اچٹتی نظر ٹروپر وینڈنگ پر ڈالی۔ اس نے کال کی آواز میں پنہاں خفیف سی ذو معنویت کو محسوس کر لیا تھا۔ لہٰذا اس نے خلافِ ارادہ ہامی بھرلی۔

کچھ دیر بعد دونوں موز بار میں براجمان تھے۔

''کال میں اس لیے تمہارے ساتھ آگئی ہوں کہ شاید کرائم سین کے بارے میں تم کچھ بتا سکو۔ لہٰذا تم کوئی ناپسندیدہ موضوع نہیں چھیڑو گے۔'' اینڈریا نے تنبیہ کی۔

''چار سال بعد بھی تم اس قدر نالاں ہو...... جبکہ میں چار سال سے نادیدہ بوجھ اٹھائے پھر رہا ہوں۔'' کال نے اینڈریا کی آنکھوں میں دیکھا۔ ''جواباً اینڈریا نے ہاتھ اٹھا کر بیزاری کا اظہار کیا۔

کال نے ایک گہری سانس لی۔ اس کی آنکھوں میں شکوہ تھا۔ اس نے کافی مگ میں چاکلیٹ کو ہلایا اور چرمی نشست گاہ سے کمر ٹکا دی۔ ''او کے، اینڈی...... شاید تمہارا رویہ جائز ہے۔ میں نے وینڈنگ کے سامنے اس لیے بات نہیں کی تھی کہ پولیس تمہیں زیادہ کچھ بتانے کے موڈ میں نہیں ہے یا فی الحال ان کا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے...... کیبن کی ایک چوبی دیوار سے انہوں نے اعشاریہ پینتالیس کیلیبر کی گولی برآمد کی ہے۔ گولی انہوں نے لیب روانہ کر دی ہے۔ انہیں تقریباً یقین ہے کہ ''میری گلی موٹ'' کی باڈی سے جو دو گولیاں حاصل ہوئی تھیں وہ اور کیبن والی گولی ایک ہی سیمی آٹومیٹک آتشیں ہتھیار سے فائر کی گئی تھیں۔ تینوں گولیوں کا کیلیبر بھی اعشاریہ پینتالیس ہے۔ بس انہیں لیب رزلٹ کا انتظار ہے۔'' کال کافی مگ ہونٹوں تک لے گیا۔

گردن کی پشت پر اینڈریا کے رونگٹے کھڑے ہونا شروع ہو گئے۔ وہ بخوبی سمجھ رہی تھی کہ کال کیا کہنا چاہ رہا ہے۔ یہ حقیقت پہلے ہی عیاں تھی کہ باڈی جہاں دریافت ہوئی تھی، ہلاکت وہاں نہیں ہوئی تھی۔

''میری کو لزا کے کیبن میں گولی ماری گئی؟'' بدقت تمام اینڈریا نے سوال کیا۔

کال نے نظریں چرائیں۔ ''پولیس کو وہاں خون کے نشانات بھی ملے ہیں اور وہ نمونے بھی لیب روانہ کر دیے گئے ہیں۔''

''لیکن...... مجھے وہاں ایسے کوئی نشان دکھائی نہیں دیے تھے۔'' اینڈریا نے نشست میں پہلو بدلا۔ اس کی رفتارِ نبض میں اضافہ ہونے لگا تھا۔

''عام آدمی کی نگاہ سے پوشیدہ رکھنے کے لیے ایسے نشانات کو چھپانے کے کئی طریقے اور اسپرے موجود ہیں۔ گولی کی دریافت کے بعد پولیس نے شدومد کا مظاہرہ کرتے ہوئے، خون کے نشانات دریافت کر لیے۔'' کال نے جواب دیا۔

دونوں کافی مگ میز پر دھرے تھے۔ سکوت کا پلڑا واضح طور پر بھاری ہو گیا۔ اینڈریا کے دماغ میں خیالات و خدشات کی یلغار، پیہم رواں تھی۔ لیب رزلٹ کے مطابق خون اگر لزا کا ہوا؟ کیا اسے بھی ہلاک کر دیا گیا ہے؟ لیکن بگ جو کے نزدیک وہ زندہ ہے؟ اگر خون واقعی میری کا ہوا تو اس کا کیا مطلب لیا جائے گا؟ دونوں ایک دوسرے کو جانتی تھیں؟ کیا دونوں کی کیبن میں جھڑپ ہوئی؟ سوال در سوال...... اینڈریا کا دماغ چکرانے لگا۔ گتھی الجھتی جا رہی تھی۔ دفعتاً اینڈریا کے مفلوج ہوتے ذہن میں زوردار کڑاکا ہوا۔ بقول، کال پیکاٹی...... اینڈریا، لزا کی لائف انشورنس کی رقم وصول کرنے کی قانونی حق دار تھی۔ اگر...... اگر......

اینڈریا نے آنکھیں موند لیں۔ اس نے سوچنا بند کر دیا تھا۔

اپنے ہاتھ پر لمس محسوس کرتے ہوئے اس نے آنکھیں کھولیں۔ کال نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا ہوا تھا۔ کال کا ہاتھ جیسے بول رہا تھا۔ لمس میں ڈھارس تھی، امید...... اپنائیت اور شاید کہیں دکھ و الم بھی ہلکورے لے رہا تھا۔

''میری، لزا کو کیسے جانتی تھی؟'' اینڈریا نے نرمی سے ہاتھ کھینچا۔

''یوں معلوم ہوتا ہے، جیسے دونوں دوست تھیں۔ کاؤچ کے عقب سے میری کا بیگ ملا ہے۔''

''لیکن کیسے......؟ میری، ورجینیا کی رہائش کنندہ تھی؟''

''کانفرنس کے ذریعے یا کام کی وجہ سے...... دونوں کا تعلق سائنس سے تھا۔'' کال نے خیال آرائی کی۔

اینڈریا کو لزا کا باس تھامس یاد آیا۔ ''کیا تھامس، میری سے واقف تھا؟''

''میں اس بارے میں اندھیرے میں ہوں۔''

ایک بار پھر خاموشی کا پردہ تن گیا۔

اینڈریا اندر ہی اندر تھامس سے ملنے کا فیصلہ کر رہی تھی۔ اس گفتگو نے اس کے اعصاب ہلا دیے تھے۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

☆☆☆

اینڈریا، ٹروپر وینڈنگ کے ہمراہ بریفنگ روم میں داخل ہوئی۔ اس کمرے کا انتظام بھی اسکول میں کیا گیا تھا۔ وہاں ایک ہی میز تھی۔ ایک دیوار گیر سفید بورڈ تھا۔ ڈیمارکو نے بیٹھتے ہوئے اسے بھی اشارہ کیا۔ میز کی تیسری کرسی خالی تھی۔ ڈیمارکو نے وینڈنگ کی جانب دیکھا۔ اینڈریا نے حیرت محسوس کی جب وہ خلافِ توقع کرسی سنبھالنے کے بجائے باہر نکل گیا۔

ایک منٹ نہیں گزرا تھا کہ وینڈنگ کے بجائے دوسرا وردی پوش اندر داخل ہوا۔ اینڈریا کو ایک بار پھر حیرت کا سامنا تھا۔ چند روز قبل وردی پوش کو اس نے بڑھے ہوئے شیو اور شاٹ گن کے ساتھ دیکھا تھا۔ تاثرات میں درشتگی تھی۔ لباس بھی دوسرا تھا...... جس جہاز میں وہ میک کے ساتھ ''لیک ایج'' پہنچی تھی۔ وردی پوش اسی جہاز میں تھا اور راستے میں اتر گیا تھا۔ ہاں، وہ وکٹر ہی تھا۔ نئے حلیے میں...... کلین شیو...... اس وقت اس کی عمر قدرے کم معلوم ہو رہی تھی۔ تاہم اینڈریا کے اندازے کے مطابق وہ پچاس سے اوپر ہی کا تھا۔

''مسٹر وکٹر۔'' اینڈریا کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

اس نے نسبتاً شائستگی سے سر خم کرتے ہوئے ہاتھ آگے بڑھایا۔ ''سارجنٹ پیکاٹی۔''

اینڈریا چونکے بغیر نہ رہ سکی۔ اگرچہ ماضی میں کال نے اپنی فیملی کے بارے میں زیادہ کچھ نہیں بتایا تھا تاہم اس کے باپ کا فوجی پس منظر اینڈریا کے علم میں تھا۔ کال نے اسے یہ بھی بتایا تھا کہ بعد میں اس کا باپ عسکری ادارہ چھوڑ کر پولیس میں چلا گیا تھا۔

''کال پیکاٹی کے والد محترم؟''

سارجنٹ نے پھر اثبات میں سر ہلایا۔ ''ڈیمارکو، تحقیقات میں میری معاون ہے۔'' سارجنٹ نے نشست سنبھالی۔ اس وقت اس کے بولنے کا انداز بھی بدلا ہوا تھا جبکہ جہاز میں وہ بالکل ہی اجڈ دکھائی دے رہا تھا۔

''ہم چند غیر رسمی سوالات کریں گے؟'' اس نے استفہامی انداز اختیار کیا۔

اینڈریا نے اپنی اس خواہش کو دبایا کہ وہ وکیل کی موجودگی میں بات کرے گی۔ اس نے سوال جواب کے لیے رضامندی ظاہر کر دی۔

''تمہاری بہن کے اکاؤنٹ میں ایک سو تیئس ہزار ڈالرز ہیں کیوں اور کیسے؟'' پہلا سوال ہی قطعی غیر متوقع تھا۔

''وہاٹ؟'' اینڈریا کو سماعت کا دھوکا معلوم ہوا۔

سارجنٹ پیکاٹی نے پھر وہی الفاظ ویسے ہی دہرائے۔ اس کے لہجے میں خشکی در آئی تھی۔ اینڈریا نے بھی اشتعال محسوس کیا۔ ''خدا بہتر جانتا ہے۔'' اس نے شانے اچکائے۔ ''ہم دونوں چار برس سے لاتعلق ہیں۔''

''وجہ؟''

''ذاتی!'' اینڈریا نے بھی مختصر اور خشک جواب دیا۔

سارجنٹ چند سیکنڈ، اس کی آنکھوں میں دیکھتا رہا۔ اینڈریا بھی پلک جھپکائے بغیر اسے تکتی رہی۔

''اوکے۔'' اس نے کھنکھار کے گلا صاف کیا۔ ''یہ بتاؤ کہ 2.4 ملین خرچ کرنے کے لیے تم نے کیا منصوبہ بنایا ہے؟'' سارجنٹ نے بدلحاظی کا مظاہرہ کیا۔ اس کا براہِ راست اشارہ انشورنس کی رقم کی جانب تھا۔

چنگاری اینڈریا کے تلوے میں لگی اور پل بھر میں لپکتی ہوئی جا کے نظر میں شعلہ بن کے چمکی۔ ''سارجنٹ! کسی اچھے علاقے میں ایک شاندار فارم خرید کے تمہیں تحفے میں دوں گی۔'' اینڈریا کی فطری سرکشی میں ابال آ گیا تھا۔ اس نے دونوں ہاتھ آگے میز پر جمائے اور جلتی ہوئی نظریں، سابق فوجی کی آنکھوں میں گاڑ دیں۔

ڈیمارکو چونک اٹھی اور پیکاٹی کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

''تم اپنے لیے دشواریاں پیدا کر رہی ہو۔'' وہ پھنکارا۔

''مشغلہ ہے میرا۔'' اینڈریا کے انداز میں کوئی فرق نہیں آیا۔ مارے اشتعال کے پیکاٹی کے نقوش بگڑ گئے۔ قبل اس کے کہ وہ آپے سے باہر ہوتا، ڈیمارکو نے مداخلت کی۔

''اینڈریا تم غلط سمجھ رہی ہو۔ ہمیں ماحول کو خوشگوار رکھنا چاہیے۔''

اس قسم کے بے ہودہ سوالات کی ذمے داری میرے اوپر نہیں ہے۔'' اینڈریا نے ڈیمارکو کی جانب رخ کر لیا۔ دوسری جانب پیکاٹی کسمسا کے رہ گیا۔ اینڈریا کا ردِعمل اس کے لیے قطعی غیر متوقع تھا۔ ایسی مرد مار لڑکی سے پہلے اس کا واسطہ نہیں پڑا تھا۔ ڈیمارکو نے اسے آنکھ سے اشارہ دیا۔ پھر اینڈریا کی طرف متوجہ ہوئی۔

''اوکے، اوکے...... تم کیا پینا پسند کرو گی؟''

''کچھ نہیں۔'' اینڈریا نے خود کو سنبھالنا شروع کیا۔

اسی وقت فون کی گھنٹی بجی۔

''پیکاٹی۔'' سارجنٹ نے فون اٹھایا۔ اس کے

Waqar Azeem pakistanipoint.com

جبڑے اب تک بھنچے ہوئے تھے۔ اس نے خاموشی سے مختصر بات سنی اور کمرے سے نکل گیا۔

''اگر تم برا نہ مانو تو ایک آدھ سوال کا جواب دے دو۔ ممکن ہے، تمہارے جوابات لزا کے لیے مددگار ثابت ہوں۔'' ڈیمار کو نے نرم لہجہ اختیار کیا۔

''مثلاً؟''

''لزا کی کسی کے ساتھ دشمنی، میرا مطلب ہے اس کا کوئی دشمن یا کوئی عداوت؟''

''ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ سب اسے پسند کرتے تھے۔''

اچانک اسے ٹیسا کی سنائی ہوئی کہانی یاد آئی اور وہ سوچ میں پڑ گئی۔ ''البتہ چند برس پہلے یونیورسٹی میں...... میں نہیں سمجھتی کہ آیا اس بات کا موجودہ صورتِ حال سے کوئی تعلق بنتا ہے۔''

ڈیمار کو کی آنکھیں چمکنے لگیں۔ ''بعض اوقات غیر متعلقہ امور حیرت انگیز طور پر مددگار ثابت ہوتے ہیں۔'' ڈیمار کو نے اینڈریا کی حوصلہ افزائی کی۔

اینڈریا نے اختصار کے ساتھ پروفیسر کروو کے بارے میں بتایا لیکن ٹیسا کا ذکر گول کر گئی۔ ڈیمار کو نے تیزی سے نوٹ پیڈ پر لکھنا شروع کیا پھر وہ کرسی سے اٹھ کر اینڈریا کے قریب میز کے کونے سے ٹک گئی۔

''وہ ایک اچھا پولیس مین ہے۔'' ڈیمار کو بولی۔

اینڈریا نے مسکرانے کی ناکام کوشش کی۔

''وہ بُرا آدمی نہیں ہے، تم ایک بار اس کے طریقہ کار کو سمجھ لوگی تو سارجنٹ کو بہتر آدمی پاؤ گی۔''

''ممکن ہے۔'' اینڈریا نے نیم دلی سے کہا۔

''میں پیکاٹی کے بیٹے کال کو بتا چکی ہوں کہ یہ سب بکواس ہے۔ لزا اپنی ہی موت کا ڈراما نہیں رچا سکتی...... اور چار سال سے ہمارے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی۔ بہرحال وہ میری بہن ہے۔ بجا طور پر ہماری ماں فکرمند ہے۔ نتیجتاً میں اس کی مدد کے لیے یہاں دکھائی دے رہی ہوں۔ لیکن یہاں جو کچھ ہو رہا ہے، میری سمجھ سے بالاتر ہے۔ آخر کیا چکر چل رہا ہے؟''

''ہمارا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم لزا کو انشورنس فراڈ کے لیے موردِ الزام ٹھہرا رہے ہیں۔ تاہم ہم انشورنس کے معاملے کو سرے سے نظرانداز بھی نہیں کر سکتے...... جبکہ یہ محض چھ مہینے پہلے کی بات ہے۔ تمہیں ہماری مجبوری سمجھنی چاہیے۔'' ڈیمار کو نے وضاحت پیش کی۔

عین اسی وقت وکٹر طوفانی انداز میں بریفنگ روم میں داخل ہوا۔ ڈیمار کو کو اشارہ کر کے وہ پھر پلٹ گیا۔ ڈیمار کو معذرت کر کے خود بھی باہر نکل گئی اور دروازہ بند ہو گیا۔

اینڈریا پھرتی سے اٹھی اور دبے قدموں دروازے تک پہنچی۔ اس نے بایاں کان دروازے پر رکھ دیا۔ تاہم وہ کچھ بھی سننے میں ناکام رہی۔ قدموں کی قریب ہوتی آواز پر وہ واپس اپنی جگہ پر آ گئی۔

ٹروپرز نے بھی اندر آ کر اپنی اپنی نشست سنبھال لی۔ پیکاٹی کا چہرہ بظاہر بے تاثر تھا۔ تاہم زیرِ جلد دباد باجوش اینڈریا کی تیز نگاہ کی زد میں آ گیا۔ اینڈریا نے خود کو نارمل رکھا۔ تاہم دماغ میں دور کہیں الارم بجنے لگا تھا۔

وکٹر پیکاٹی نے حتی الامکان نارمل انداز میں سوال کیا۔ ''کیا تم جانتی ہو کہ لزا کسی پروجیکٹ پر کام کر رہی تھی یا کام کی نوعیت کے بارے میں تمہارے پاس کوئی خبر ہو؟''

''نہیں۔''

''کیا کبھی، لزا نے ''میگ'' کا ذکر کیا تھا؟ میری مراد ہے چار سال پہلے کوئی بات کی ہو؟'' پیکاٹی محتاط تھا۔

''نہیں۔'' اینڈریا نے پھر مختصر جواب دیا۔ تاہم اس کے ذہن میں بجنے والے الارم کی آواز کچھ بلند ہو گئی۔ وہ اندر ہی اندر کسی بُری خبر کا سامنا کرنے کی تیاری کر رہی تھی۔ کم از کم پیکاٹی کے روبرو وہ کسی قسم کی کمزوری کے اظہار کے لیے آمادہ نہیں تھی۔

''شاید تمہیں پتا نہ ہو کہ لزا کے کیبن میں دو چیزیں دریافت ہوئی ہیں۔ ایک سیمی آٹومیٹک سے چلائی گئی اعشاریہ پینتالیس کی گولی۔'' پیکاٹی نے الفاظ چباتے ہوئے کہا۔

اینڈریا کا دل زور سے دھڑکا۔ اس نے اپنے ظاہر پر آہنی شیلڈ چڑھا لی۔ وہ بدترین خبر عزم و حوصلے کے ساتھ سننا چاہتی تھی۔

''دوسری چیز خون کے دھبے تھے۔ کچھ دیر قبل دونوں کا لیب رزلٹ موصول ہو گیا ہے۔ خون، میری گلی موٹ کا تھا۔'' پیکاٹی نے رک کر بغور اینڈریا کے تاثرات کا جائزہ لیا۔

اینڈریا کا چہرہ ہر قسم کے تاثرات سے عاری تھا۔ نہ اس نے نظریں چرائیں۔ البتہ میز کے نیچے اس کے دونوں ہاتھ مٹھیوں کی شکل میں سختی سے بھنچ گئے تھے۔

''میری کی ہلاکت اسی قسم کی گولی سے ہوئی ہے۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

میری کی ہلاکت کے معاملے کو منطقی انجام تک پہنچانے کے لیے ہم نے تمہاری بہن کے وارنٹ گرفتاری جاری کر دیے ہیں۔“

☆☆☆

لزا کے چہرے پر فولادی عزم کی سختی تھی۔ اکلوتے کُتّے ”روسکو“ کی مدد سے وہ قدم بہ قدم ڈھلوان پر چڑھ رہی تھی۔ وہ پوری توجہ کے ساتھ ایک قدم رکھتی اور مطمئن ہونے کے بعد دوسرا قدم اٹھاتی۔ تھکاوٹ اور بھوک کی وجہ سے ذہن پر لہر در لہر غنودگی حملہ آور ہو رہی تھی۔ کھوپڑی میں جیسے دماغ کے بجائے برف کی گیند رکھی ہوئی تھی۔ یہ بھربھری گیند اب ٹھوس شکل اختیار کرتی جا رہی تھی۔

وہ جس برفانی علاقے سے گزر رہے تھے، وہ وادیوں اور کھاڑیوں سے پُر تھا۔ چھوٹی بڑی پہاڑیاں راستے میں حائل تھیں۔ کبھی نیچے اترنا پڑتا اور کبھی رخ اوپر کی جانب ہو جاتا۔ لزا کے ذہن میں صرف ایک بات تھی کہ اب تک تعاقب کی کوئی علامت ظاہر نہیں ہوئی تھی۔ اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ متعاقبین نے اس کا پیچھا چھوڑ دیا تھا۔ وہ سفاک قاتل تھے۔ اور ٹارگٹ تک پہنچنے کے لیے مکمل طور پر یکسو۔

وہ تین تھے۔ انہوں نے بلا تامل میری کو گولیاں مار کے ہلاک کر دیا تھا۔ لزا جان بچا کر بھاگنے میں کامیاب ہو گئی تھی۔ اگرچہ تب سے اس نے پیچھا کرنے والوں کو نہیں دیکھا تھا۔ تاہم اسے کوئی خوش فہمی نہیں تھی۔ وہ پُریقین تھی کہ قاتل بلائے بے اماں کی طرح اس کے پیچھے تھے۔ ان کے نظر نہ آنے کی ایک وجہ مخصوص کیموفلاج برفانی لباس تھا۔ لزا کو اس لحاظ سے سبقت حاصل تھی کہ وہ علاقے کو قاتلوں کے مقابلے میں زیادہ بہتر طور سے جانتی تھی۔ نیز سورج، ستاروں اور زمینی نشانات کی مدد سے کب، کس طرف رخ کرنا ہے؟ ایسی تمام تراکیب اسے ازبر تھیں۔

دشمنوں کا سہارا، صرف لزا کے قدموں کے نشانات تھے یا پھر ”روسکو“ کے پنجوں کے نشانات...... موک کو روانہ کرنے کے بعد وہ اِسکی جورنگ نہیں کر سکتی تھی۔ لہٰذا کتے کے ہمراہ پیدل رواں تھی۔ اکثر اوقات برف باری کے باعث قاتل اپنے مطلوبہ نشانات سے بھی محروم ہو جاتے تھے۔

روسکو وقتاً فوقتاً پلٹ کر اپنے بچھڑے ہوئے ساتھی کے لیے سوگوار آواز بلند کرتا۔ موک، بمشکل اپنی مالکن سے جدا ہوا تھا۔ لزا کو یقین تھا کہ وہ سیدھا بگ جو کے پاس جائے گا۔ موک کو روانہ کرنے سے پہلے ایک مقام پر وہ نیم غشی کی حالت میں گری تھی۔ سدھائے ہوئے کتے تقریباً اس کے ساتھ لپٹے رہے اور فر کی حرارت لزا کے لیے مددگار ثابت ہوئی۔

موک نے جدا ہونے سے پیشتر روسکو کے ساتھ مل کر دوسری بار اس وقت لزا کی جان بچائی جب وہ کسی نہ کسی طرح ایک چٹانی کھوہ تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئی تھی۔ کھوہ میں وہ یخ بستہ ہوا کے براہِ راست تھپیڑوں سے بچ گئی۔ کینڈل روشن کرنے کے لیے اس نے سلیڈ کو کھوہ میں کھینچا...... اس زور آزمائی کے دوران میں اس کی ہمت جواب دے گئی اور وہ بے ہوش ہو گئی۔

صبح اسے ہوش آیا تو وہ سمجھ نہ سکی کہ کہاں پر ہے۔ وہ کتوں کے درمیان سینڈوچ بنی پڑی تھی۔ آہستہ آہستہ اس کے حواس بحال ہوئے تو اسے ادراک ہوا کہ کتے ایک بار پھر اسے زندگی کی طرف لے آئے ہیں۔

اس نے نئے عزم کے ساتھ ہمت پکڑی۔ ہاتھوں میں حرارت واپس لانے کے لیے اسے کافی دیر لگی، پھر کہیں جا کر وہ آگ روشن کر سکی۔ ٹن پین میں برف پگھلا کر پی اور کتوں کو پلائی، بچی کھچی چاکلیٹ کو حسرت سے دیکھا۔ معمولی مقدار میں چاکلیٹ چبا کر بقیہ ٹکڑا اس نے واپس رکھ لیا۔ بعد ازاں اس نے موک کی راسیں چاقو سے کاٹ کر اسے روانہ کر دیا تھا۔ وہ مڑ مڑ کر اپنی بدحال مالکن کو دیکھتا رہا۔

”گو، موک...... گو...... گڈ بوائے...... گو......“

موک وہاں سے بمشکل ٹلا تھا۔ لزا نے دعا کی اور نئے حوصلے کے ساتھ اٹھ کھڑی ہوئی۔ میلونی کے ٹھکانے تک پہنچے بغیر اس کا بچنا محال تھا۔

وہ دھیمی رفتار سے محوِ سفر تھی۔ لزا وقتاً فوقتاً چلتے چلتے رک جاتی۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ اسے اور کتے کو دیکھ کر کوئی پرندہ یا جانور حرکت پذیر ہو...... اس طرح اس کی لوکیشن کا دشمنوں کو اندازہ ہو سکتا تھا۔ رکنے کی دوسری وجہ سماعت کا استعمال تھا۔ سماعت کے زور پر وہ کوئی مخدوش آواز سننے کی کوشش کرتی۔ پھر آگے بڑھتی۔ ابتر حالت میں یہ ایک طویل اور تھکا دینے والا سفر تھا۔ خطروں کا احساس بھی لزا کی گرتی ہوئی توانائی کو نچوڑ رہا تھا۔ ایک مقام پر اس کی مڈبھیڑ بھیڑیوں سے ہوتے ہوتے رہ گئی۔

بالآخر وہ میلونی کے ٹھکانے کے قریب پہنچ کر گر گئی۔ راستے میں بھی دو مرتبہ وہ ٹھوکر کھا کر گری تھی۔ روسکو کی موجودگی ایک بڑا سہارا ثابت ہوئی تھی۔

زمین پر پڑے پڑے اس نے چاکلیٹ ختم کر دی۔ میلونی کا کیبن جنگل نما قطعہ اراضی پر تھا۔ لزا نے خود پر قابو

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

پاتے ہوئے بے دھڑک اندر گھسنے کی کوشش نہیں کی۔

اطمینان کرنے کے بعد وہ روسکو کو لے کر اندر چلی گئی۔

ایک جانب شکار کیے ہوئے دو مردہ خرگوش لٹک رہے تھے۔ روسکو سیدھا اس جانب لپکا۔ لزا نے اشیائے خورونوش پر حملہ کیا۔ تاہم وہ کھانے پینے میں محتاط تھی۔ بہت تھوڑی پیٹ پوجا کرنے کے بعد اس نے وہاں موجود اپنی مطلوبہ اشیا اکٹھی کرنی شروع کر دیں۔ بعدازاں رک سیک اتار کر ایک طرف رکھا۔ رک سیک میں جو کچھ تھا، اسی وجہ سے میری قتل ہوئی اور اسی کے لیے قاتل لزا کے خون کے پیاسے ہو رہے تھے۔ اگر وہ بروقت رک سیک میں موجود ''شے'' کو کہیں چھپا دیتی تو کم از کم فوری طور پر قتل و غارت گری کی نوبت نہ آتی۔

تیس منٹ آرام کرنے کے بعد وہ کیبن میں موجود ہیم ریڈیو کی طرف متوجہ ہوئی۔ ذرا دیر میں وہ ''کنگ'' کے کوڈ نیم سے بگ جو سے رابطہ کرنے میں کامیاب ہو گئی۔ لزا اپنی آواز اور لب و لہجہ بدلنا نہیں بھولی تھی۔ اس قسم کے ریڈیو کی بات کہیں اور بھی سنی جا سکتی تھی۔ بگ جو بھی اشاروں میں بات کر رہا تھا۔ ''الفا'' (اینڈریا) کی الاسکا آمد کی خبر نے لزا کو ناقابلِ بیان مسرت سے دوچار کر دیا۔ اس نے تیزی سے بگ جو کو چند ہدایات دیں اور رابطہ منقطع کر دیا۔

کیبن میں رہ کر میلونی کا انتظار کرنا خطرے سے خالی نہیں تھا۔ لزا، روسکو کے ساتھ کیبن کے قریب ہی جنگل میں چھپ گئی۔ آگے بڑھنے سے پیشتر وہ میلونی کو ٹاؤن بھیجنا چاہتی تھی۔

☆☆☆

گھنٹوں بعد بالآخر اینڈریا، ماں سے رابطے کے لیے ہمت مجتمع کرنے میں کامیاب ہو گئی۔ جولیا میکال، بیٹی کی آواز سن کر تڑپ اٹھی۔ اس کی اضطرابی، لرزیدہ آواز سن کر اینڈریا نے ماں کی بڑھتی ہوئی ذہنی پریشانی کا اندازہ لگایا۔ جولیا ایک ہی سوال کی تکرار کر رہی تھی۔ اینڈریا نے ماں کو لزا کی سلامتی کا یقین دلایا۔ تسلی تشفی کے بعد جب جولیا میکال قدرے پُرسکون ہوئی تو اینڈریا نے استفسار کیا۔

''لزا کس پروجیکٹ پر کام کر رہی تھی؟''

''تم جانتی ہو کہ وہ اپنے کام کے بارے میں ہمیشہ اپنی مرضی کرتی تھی۔'' جولیا چند ساعت خاموش رہ کر پھر بولی۔ ''وہ موڈ میں ہوتی تو کبھی کبھی میگ کا ذکر کرتی تھی۔'' جولیا نے بتایا۔

اینڈریا چونک اٹھی۔ سارجنٹ نے بھی ''میگ'' کے بارے میں سوال کیا تھا۔

''ماں، میگ سے کیا مطلب...... میگان یا میگی؟''

''یہ تو میں نہیں جانتی، شاید میگی...... وہ جب میگ کے بارے میں بات کرتی تو یوں معلوم ہوتا جیسے میگ اس کی کوئی عزیز ترین سہیلی ہے۔''

''میگ کا سرنیم پتا ہے آپ کو؟''

''نہیں، لزا نے کبھی اس کا پورا نام نہیں لیا۔'' جولیا نے جواب دیا۔

''ماں، یونیورسٹی کے پروفیسر کرو کو آپ جانتی ہیں؟''

''ہاں، لزا کرو کا ذکر کرتی تھی۔ دونوں میں اچھی دوستی تھی۔ شروع میں ساتھ کام کرتے تھے لیکن بعد میں کوئی بدمزگی ہو گئی تھی۔ ایسا کیوں ہوا، میں نہیں جانتی۔''

''ماں......'' اینڈریا مقدمے کے بارے میں سوال کرتے ہوئے رک گئی۔

''کیا بات ہے؟'' جولیا نے سوال کیا۔

''ماں، اپنا خیال رکھنا...... سب ٹھیک ہو جائے گا۔''

اینڈریا نے بات بدل کر فون بند کر دیا۔

وہ کچھ دیر خیالات میں غلطاں رہی پھر یونیورسٹی آف الاسکا کا نمبر ملایا۔ اس نے میگ کے بارے میں سوال کیا تھا۔

''کون میگ؟ ڈپارٹمنٹ بتایئے۔''

''جیوفزیکل انسٹی ٹیوٹ۔'' اینڈریا نے کچھ سوچ کر اندازے سے جواب دیا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ سرجان راس انسٹی ٹیوٹ؟''

''یس۔''

وقفہ......

''ایک نام ہے۔ میگان ولسن۔ کیا لائن ملاؤں؟''

''یس پلیز۔'' اینڈریا اندھیرے میں تیر چلا رہی تھی۔

دوسری طرف گھنٹی بجتی رہی اور کچھ دیر بعد لائن کٹ گئی۔ وہ پھر کوشش کرے گی۔ اینڈریا نے فیصلہ کیا اور لزا کے باس تھامس کا نمبر ملایا۔ پتا چلا کہ تھامس چھٹیوں پر ہے۔ تین روز سے قبل اس کی واپسی ممکن نہیں...... اگلا سوال کرنے سے پہلے ہی دوسری جانب سے رابطہ منقطع ہو گیا۔

بعدازاں اینڈریا، سپر مارکیٹ کی طرف نکل گئی...... ضروری شاپنگ کرنے کے بعد وہ لوٹی اور ایک بار پھر میگان کو ٹرائی کرنے والی تھی کہ 'موک' نے اچانک بھونکنا شروع کر

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

دیا۔ اینڈریا نے اسے خاموش کرایا اور بیٹھنے کے لیے کہا۔ حلق کی گہرائی سے ''ووف...... ف......'' کی آواز نکال کر وہ بیٹھ گیا۔ تاہم اس کی دم گردش میں تھی اور اینڈریا کی دھڑکن بھی بڑھ گئی تھی۔

دروازہ کھولنے پر وہ ڈیانا کو پہچان گئی۔ ڈیانا غیر یقینی نظروں سے ''موک'' کو دیکھ رہی تھی۔

''اس وقت یہ بہت چھوٹا تھا۔'' وہ بولی۔ ''اس طرح نہیں غراتا تھا۔''

''کافی پیو گی؟'' اینڈریا راستے سے ہٹ گئی۔

''شکریہ، لیکن ابھی نہیں۔'' اس نے مسکراتے ہوئے ایک کاغذی ٹکڑا آگے بڑھایا۔ ''میں یہ پہنچانے آئی تھی۔''

کاغذ کا ٹکڑا کسی نوٹ بک سے پھاڑا گیا تھا۔ اسے چار تہوں کے ساتھ فولڈ کیا گیا تھا۔ اینڈریا نے پرچہ کھولا اور اس کا حلق بند ہوگیا۔ پھیپھڑوں کو آکسیجن کی ترسیل رک گئی۔

''میڈ میلونی کے ٹھکانے پر ملو۔ ہر کسی کو معلوم ہے کہ وہ کہاں پایا جاتا ہے۔ کسی کو مت بتانا۔ لو یو...... لزا۔''

اینڈریا کی رکی ہوئی سانس پھر سے جاری ہوگئی بلکہ سانس پھول گئی۔ اس نے ناقابلِ یقین نظروں سے ڈیانا کو اندر کھینچ کر دروازہ بند کر دیا۔ گھٹاٹوپ اندھیروں میں بالآخر دفعتاً امید کی کرن چمکی تھی۔

''میلونی، میرے انکل ہیں...... پہاڑوں میں رہتے ہیں...... شکاری ہیں۔ کل آدھی رات گزرنے پر وہ ٹاؤن میں آئے تھے۔ وہ عجلت میں تھے۔ تاکید کر گئے ہیں کہ کسی کو پتا نہ چلے۔ خصوصاً پولیس تک بات نہ پہنچے۔''

''تم نے یہ پڑھ لیا ہے؟''

''لزا میری بھی دوست ہے۔''

''تمہارے انکل تک میں کیسے پہنچ سکتی ہوں؟''

''تم میری برفانی مشین استعمال کر سکتی ہو۔'' ڈیانا نے اندرونی جیب سے ایک نقشہ نکالا۔ اینڈریا نے ایک نظر نقشے پر ڈالی پھر ڈیانا کو دیکھا۔

''پتا نہیں لزا کس حال میں ہے۔ تمہیں میرے ساتھ چلنا پڑے گا۔''

''ممکن نہیں ہے۔ میرے بغیر بار بند ہو جائے گا، جب تک دوپہر میں میرا کزن نہیں پہنچ جاتا۔''

''میں اس علاقے اور جنگلی حیات سے پوری طرح واقف نہیں ہوں۔ اگر میں راستہ بھٹک گئی تو بہت برا ہوگا۔''

''تمہاری بات میں وزن ہے لیکن میری مجبوری کو سمجھو...... ایسا کرتے ہیں کہ تم مائیکل فلنٹ کو ساتھ لے لو۔ تم اس پر بھروسا کر سکتی ہو۔'' ڈیانا نے مشورہ دیا۔

''مائیکل فلنٹ...... جو اس کیبن کا مالک ہے؟''

''ہاں، احتیاطاً تم نقشہ بھی ساتھ رکھو۔''

اینڈریا کو بگ جو کی بات یاد تھی کہ مائیکل، لزا کا دوست ہے۔ بگ جو ہی اینڈریا کو اس کیبن میں چھوڑ گیا تھا۔ اینڈریا سوچ میں پڑ گئی۔ اس نے پھر نقشہ دیکھا...... ڈیانا نے نقشے پر میلونی کے ٹھکانے کی نشاندہی کی۔

''یہ کیا ہے؟'' ایک دائرے میں "U" کی شکل پر اینڈریا نے انگلی رکھتے ہوئے سوال کیا۔ ''یو'' کا نشان، میلونی کے چوبی کیبن سے دس میل کے فاصلے پر تھا۔

''اَن ویری فائیڈ لینڈنگ ایریا۔'' ڈیانا قریب ہو گئی۔ ''یہ غالباً فلنٹ کی ہنٹنگ لاج ہے۔''

''کیا فلنٹ مقامی ہے؟''

''نہیں۔ لیکن وہ یہاں خاصا معروف ہے۔''

''دولت مند معلوم ہوتا ہے، کیا کرتا ہے؟''

''متعدد کام۔ زنک اور گولڈ کی مائننگ میں وہ بڑا حصے دار ہے۔ کئی ہوٹلوں اور مہمان خانوں کا مالک ہے۔ ایک ٹمبر کمپنی بھی ہے۔ نیز اس کا اپنا ایئر کرافٹ بھی ہے۔''

''بہت خوب۔'' اینڈریا نے سیٹی بجائی۔

''فلنٹ، علاقے سے خوب واقف ہے۔ مزید یہ کہ جنگلات میں اس کے متعدد کیبن ہیں۔ جنہیں لزا اپنا سمجھ کے استعمال کرتی رہی ہے۔''

''یعنی فلنٹ، پولیس تک نہیں جائے گا؟'' اینڈریا نے نقشہ لپیٹا۔

''میں نہیں سمجھتی، لزا کے معاملے میں وہ ایسا کرے گا۔'' ڈیانا نے نفی میں سر ہلایا۔ ''میں اسے ابھی فون کرتی ہوں۔''

اینڈریا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

☆☆☆

مائیکل فلنٹ دراز قد، مضبوط قد کاٹھ کا مالک تھا۔ اس کی وجاہت نمایاں نظر آتی اگر شیو بڑھا نہ ہوتا اور آنکھیں سرخ نہ ہوتیں...... یوں لگ رہا تھا کہ وہ کئی روز سے سویا نہیں ہے۔ اس نے اینڈریا سے ہاتھ ملایا تاہم شکریہ کے الفاظ کو درخورِ اعتنا نہ سمجھا۔ کیبن کے کرائے کی پیشکش بھی اس نے ایک طرف کر دی۔ وہ جلد ہی اصل موضوع کی طرف آ گیا۔

''بقول ڈیانا کے لزا نے تمہیں کوئی نوٹ بھیجا ہے؟''

''ہاں، مجھے امید ہے کہ تم رازداری کا خیال رکھو۔

Wadar Azeem
Pakistanipoint.com

گے۔''

''ظاہر ہے، لزا میری دوست ہے۔ میں پولیس تک کیوں جاؤں گا۔ میں جانتا ہوں کہ وہ لوگ لزا کو گرفتار کر لیں گے۔''

''کیا تم سمجھتے ہو کہ لزا کسی کو قتل کر سکتی ہے؟ پولیس اسے میری کا قاتل سمجھ رہی ہے؟''

''میں نہیں سمجھتا کہ اس خونی واردات کی ذمے دار لزا ہے لیکن کیا تم سوالات کا ذخیرہ بعد کے لیے محفوظ نہیں رکھ سکتیں۔ ہمیں روانہ ہونے میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔'' فلنٹ کے چہرے پر سنجیدگی تھی۔

''او کے۔'' اینڈریا نے اتفاق کیا۔

کچھ دیر بعد وہ لوگ ڈیانا کے مسکن کے قریب اس کی برفانی مشین کے پاس کھڑے تھے۔ فلنٹ نے ماہرانہ انداز میں گاڑی کو دوبار چیک کیا۔ ایمرجنسی سپلائز، نائف، شاٹ گن، ایمو، فلیئر، ٹارچ، ڈرائی بیٹریز وغیرہ۔ مطمئن ہونے کے بعد فلنٹ نے گرم جیکٹ کی اندرونی جیب سے دستی جی پی ایس یونٹ نکالا۔ اور اینڈریا کو اس کے استعمال کا طریقہ سمجھایا۔ آخر میں اس نے ڈیانا کا مہیا کردہ نقشے کا مطالعہ شروع کیا۔ فلنٹ نے نقشہ زیادہ دیر نہیں دیکھا، نہ اسے ضرورت تھی لیکن اس کی پیشانی شکن آلود ضرور ہو گئی تھی۔

''کیا بات ہے؟'' اینڈریا بغور اس کے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔

''یہ ممکن نہیں ہے۔'' وہ بڑبڑایا۔ ''جہاں وہ لاپتا ہوئی تھی اور جہاں اسے تلاش کیا جاتا رہا، یہ مقام اس سے کافی فاصلے پر ہے۔ میلونی کا ٹھکانا قطعی مخالف سمت میں ہے۔ تا دیر جاری رہنے والے طوفان اور نامساعد حالات میں وہ وہاں کیسے پہنچ گئی؟'' فلنٹ نے سر اٹھا کر پُرسوچ انداز میں خلا میں جھانکا۔ اینڈریا اور ڈیانا خاموش تھیں۔

فلنٹ نے ڈیانا کی طرف رخ کیا۔ ''اگر ہم دوپہر تک واپس نہ آئیں تو چند افراد کے ساتھ ہمارے لیے اپنے انکل کے ٹھکانے پر آ جانا۔'' ڈیانا کے چہرے پر الجھن تھی، تاہم اس نے اثبات میں سر ہلایا جبکہ اینڈریا کی چھٹی حس نے سر اٹھانا شروع کیا۔ فلنٹ واضح طور پر غیر مطمئن دکھائی دے رہا تھا۔ ڈیانا کو دی گئی ہدایت کسی گڑبڑ کا اعلان کر رہی تھی۔ قبل اس کے، وہ کوئی سوال کرتی، فلنٹ نے چلنے کا عندیہ دے دیا۔ فلنٹ نے برفانی گاڑی اسٹارٹ کی۔ گاڑی کا انجن غراہٹ کے ساتھ بیدار ہوا تھا۔ اینڈریا نے سرعت سے عقبی نشست سنبھال لی۔

☆☆☆

سر سے پاؤں تک اس کا لباس کسی جانور کی کھال تھا۔ شانے پر مردہ خرگوش لٹک رہا تھا۔ ہاتھ میں شاٹ گن تیار حالت میں تھی۔

اگرچہ فلنٹ نے احتیاط کرتے ہوئے گاڑی جنگل میں فاصلے پر چھوڑ دی تھی اور اینڈریا کو لے کر وہ سامنے کے رخ سے نہیں آیا تھا۔ پھر بھی شکاری اچانک ہی ایک درخت کی آڑ سے نکلا اور فلنٹ کو غیر مسلح ہونے پر مجبور کر دیا۔

''میلونی۔'' فلنٹ شاٹ گن گرا کر آہستہ سے گھوما۔

''میں ہوں۔ مائیکل فلنٹ۔''

''میں لزا کی بہن اور ڈیانا کی دوست ہوں۔ ڈیانا نے لزا کا بھیجا ہوا پرچہ مجھے دیا تھا، ہم لزا کے لیے آئے ہیں۔ تم یقیناً ڈیانا کے انکل ہو۔'' اینڈریا نے دوستانہ انداز میں کہا۔

میلونی، گن نیچے کیے بغیر تفتیشی اندازی میں اینڈریا کو دیکھ رہا تھا۔

''تمہاری شکل لزا سے تو نہیں ملتی؟''

''ہاں ایسا ہی ہے۔'' اینڈریا نے لزا کا پرچہ جیب سے نکال کر لہرایا۔

''میلونی، گن نیچے کرو...... لزا کئی روز سے لاپتا تھی۔ تمہارے ذریعے یہاں اس کی موجودگی کا علم ہونے پر ہم یہاں آئے ہیں۔'' فلنٹ نے عام سے انداز میں کہا۔

''طوفان بہت خوفناک تھا۔ سب اس کے لیے پریشان تھے۔''

اینڈریا حیران تھی کہ اسے کیا کردار ادا کرنا چاہیے۔

''لزا خیریت سے ہے؟'' اس نے سوال کیا۔

''ہاں، خوفناک طوفان تھا۔'' میلونی نے فلنٹ کی بات کا جواب دیا۔

''سب سوچ رہے تھے کہ اس کا بچنا مشکل ہے۔'' فلنٹ نے کہا۔

عجیب آدمی ہے۔ اینڈریا نے سوچا۔ میلونی کی گن جھکنے لگی۔

''آخری بار میں نے اسے دیکھا تو وہ زندہ تھی۔'' میلونی نے کہا۔ اینڈریا کی گردن پر چیونٹیاں رینگنے لگیں۔ یہ کیا جواب تھا۔ فلنٹ بھی چونک پڑا۔

''کیا مطلب ہے، اس بات کا؟'' فلنٹ نے سوال کیا۔

''کل رات میں ٹاؤن گیا تھا تو اسے یہاں چھوڑ گیا

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

تھا۔‘‘
’’ہاں، ڈیانا نے بتایا تھا کہ انکل نے لزا کے لیے کچھ ضروری اشیا بھی خریدنی تھیں۔‘‘ اینڈریا نے کہا۔
’’ہاں، میں اس کی مطلوبہ اشیا لے آیا تھا۔‘‘
’’پھر کیا ہوا؟‘‘ اینڈریا نے بے چینی سے سوال کیا۔
’’میں واپس پہنچا تو وہ جا چکی تھی۔‘‘
’’وہاٹ...... لیکن کیوں؟‘‘ اینڈریا سٹپٹا گئی۔
’’پتا نہیں...... میں معذرت خواہ ہوں۔‘‘
’’وہ کس طرف گئی ہے؟‘‘ فلنٹ نے اپنی گن اٹھالی۔
’’سوری...... رات کچھ برف باری ہوئی تھی جس کے باعث میں اندازہ نہیں لگا سکا۔‘‘ میلونی نے جواب دیا۔
’’کیوں، آخر کیوں؟ اس نے میرا انتظار کیوں نہیں کیا؟‘‘ اینڈریا کی آواز میں کرب تھا۔ ’’وہ پریشان تھی؟‘‘
’’کیا کہہ سکتا ہوں۔ وہ بہت پہلے نکل گئی تھی۔ میں اس کے لیے جو اشیا لایا تھا، اس نے میرا بھی انتظار نہیں کیا۔‘‘
’’میں دیکھ سکتی ہوں، اس نے کیا منگوایا تھا؟‘‘
’’ہاں۔‘‘ میلونی کیبن کی طرف چل پڑا۔ وہ دونوں اس کے پیچھے تھے۔
میلونی کی خریداری میں کچھ طبی سامان تھا اور باقی اشیا خواتین کے مخصوص استعمال کی تھیں۔ دو ڈبے چاکلیٹ کے تھے۔
فلنٹ باریک بینی سے کیبن کا جائزہ لے رہا تھا۔
فراق کی اذیت ناک میخ اینڈریا کے دل میں چبھ رہی تھی۔ ایک اچھی خبر کے ساتھ، اتنے قریب آ کے وہ لزا کو دیکھ بھی نہ سکی...... دوسری نکیلی کیل سوال کی تھی، جو اس کے دماغ میں گھسی جا رہی تھی...... لزا نے اس کا انتظار کیوں نہیں کیا۔
وہاں زبردستی لے جانے کے کوئی اشارے موجود نہ تھے۔ ورنہ میلونی جیسے تجربہ کار و مشاق شکاری سے پوشیدہ نہ رہتے۔
فلنٹ کو بھی ایسا کوئی اشارہ نہ ملا، جو یہ ظاہر کرتا کہ لزا کو زبردستی وہاں سے اٹھایا گیا ہے۔ وہ اپنی مرضی سے گئی تھی۔ لیکن کیوں؟ اسے جانا ہوتا تو وہ اینڈریا کو کیوں بلاتی؟ مزید یہ کہ اسے کیونکر پتا چلا کہ اینڈریا وہاں پہنچ چکی ہے؟ معاً اینڈریا کی نظر ہیم ریڈیو پر پڑی۔
’’کیا لزا نے کسی کو کال کی تھی؟‘‘ وہ تیزی سے میلونی کی طرف گھومی
’’ہو سکتا ہے۔ تاہم میری موجودگی میں اس نے ایسا نہیں کیا۔‘‘ اینڈریا پُریقین تھی کہ لزا نے کسی سے ریڈیو پر بات کی ہے۔ وہ جو کوئی بھی تھا، اسی نے لزا تک اینڈریا کی آمد کی اطلاع پہنچائی تھی۔
’’تم نے ٹاؤن میں ڈیانا کے علاوہ کسی اور کو تو لزا کے بارے میں نہیں بتایا تھا؟‘‘ فلنٹ نے مشکوک نظروں سے میلونی کو تاڑا۔
میلونی نے جسم کا وزن دوسرے پیر پر منتقل کیا۔ اس کا چہرہ متغیر دکھائی دیا۔ وہ خاموش تھا۔
’’پلیز انکل، سوچیے، لزا کو ہماری مدد درکار ہے۔‘‘ اینڈریا نے گویا التجا کی۔
’’دراصل یہاں ویرانے میں عرصے سے مجھے پینے پلانے کا موقع نہیں ملا تھا۔‘‘ میلونی نے جھینپتے ہوئے اعتراف کیا۔
اینڈریا کے بدن میں سنسنی کی لہر دوڑ گئی۔ ادھر فلنٹ سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔ دونوں سمجھ گئے کہ میلونی کیا کہنے جا رہا ہے۔
’’میں بار میں رک گیا اور خود کو روک نہ سکا۔ شاید تھوڑی زیادہ پی لی تھی۔‘‘
’’چچا، آپ نے بہت زیادہ پی لی تھی۔‘‘ اینڈریا نے دل میں کہا۔ وہ کفِ افسوس مل کے رہ گئی اور فلنٹ کو دیکھا۔ فلنٹ نے مایوسی سے سر کو جنبش دی۔
’’پھر میری مڈبھیڑ ہینک، بلی بوب، رونی...... اور آخر میں بگ جو سے ہوئی۔ مجھے اتنا یاد ہے کہ بگ جو بہت پریشان ہو گیا تھا۔‘‘
اتنے لوگوں تک بات پہنچ گئی۔ اینڈریا نے عالم دہشت میں پھٹی پھٹی نظروں سے فلنٹ کو دیکھا۔ اس نے محسوس کیا کہ فلنٹ اپنا غصہ پینے کی کوشش کر رہا تھا۔ میلونی کچھ شرمندہ دکھائی دیا۔
’’لزا کی حالت کیسی تھی؟‘‘ اینڈریا نے رنجیدہ آواز میں سوال کیا۔
’’وہ شدید تھکن کا شکار تھی اور کمزور ہو گئی تھی۔ چہرے اور ہاتھ پر ایک آدھ جگہ فراسٹ بائٹ کے اثرات تھے۔‘‘ میلونی نے بتایا۔
’’انکل، لزا مشکل میں ہے۔ ایک عورت قتل کر دی گئی ہے جس کا الزام لزا پر لگایا جا رہا ہے۔ ہمیں جلد از جلد کچھ کرنا ہے۔ آپ جو کچھ بتا سکتے ہیں بتا دیں...... پلیز۔‘‘ اینڈریا نے پھر التجا کی۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

قتل والی اطلاع پر میلونی چونک اٹھا۔

''تمہیں پتا ہے کہ قتل کس نے کیا ہے؟'' میلونی نے عجیب سوال کیا۔

''ابھی تک نہیں۔''

''میں شرط لگا سکتا ہوں اس بات پر۔''

''کس بات پر؟''

''کہ قتل کس نے کیا ہے؟''

''وہاٹ؟'' اینڈریا کے ساتھ فلنٹ بھی دنگ رہ گیا۔ یعنی واردات میلونی کے علم میں تھی۔

''قتل کس نے کیا ہے؟'' اینڈریا کا سوال سرگوشی میں ڈھل گیا۔

''اسی نے، جس سے وہ بھاگتی پھر رہی ہے۔'' میلونی نے ایک اور دھماکا کیا۔

''وہ کس کے آگے بھاگ رہی ہے؟'' فلنٹ نے سرسراتی آواز میں استفسار کیا۔

''اپنے شوہر کے آگے۔''

اینڈریا لڑکھڑا گئی۔ اس کا منہ کھلا رہ گیا۔ فلنٹ بھی چند لمحوں کے لیے سناٹے میں آگیا۔

''اس نے شادی کر لی تھی؟'' الفاظ بمشکل اینڈریا کی زبان سے ادا ہوئے۔

''تمہیں نہیں بتایا تھا، اس نے؟'' میلونی نے الٹا سوال کیا۔

''کون ہے وہ؟''

''لزا نے کبھی اس کا نام نہیں لیا۔''

''مقامی؟ انگلش؟ امریکن؟'' اینڈریا نے تیزی سے پوچھا۔ وہ دیکھ رہی تھی کہ فلنٹ بار بار نفی میں سر ہلا رہا تھا۔ اینڈریا نے وقتی طور پر فلنٹ کو نظرانداز کر دیا تھا۔

''کم آن، سوچو...... کبھی اس کی زبان پھسلی ہوگی۔''

میلونی چند ساعت کے لیے خاموش ہوگیا۔

''وہ پائلٹ ہے۔'' میلونی نے کلیو دیا۔

''پائلٹ؟ کمرشل، پرائیویٹ؟ ائرکرافٹ یا ہیلی کاپٹر یا پھر دونوں کا؟''

''یہ نہیں معلوم۔'' میلونی نے اعتراف کیا۔

وہاں خاموشی چھا گئی۔ اینڈریا بری طرح چکرا گئی تھی۔ کچھ باتیں سمجھ میں آرہی تھیں۔ بیشتر امور فہم و ادراک سے بالاتر تھے اور کچھ انکشافات یقینی و بےیقینی کے بھنور میں قلابازیاں کھا رہے تھے۔

''کیا تمہارے لیے یا ہمارے لیے وہ کوئی اشارہ چھوڑ گئی ہے؟'' اینڈریا نے سوچ کر سوال کیا۔

''چھوڑا کچھ نہیں، البتہ لے گئی ہے۔''

''کیا مطلب؟''

''میری پرانی شاٹ گن اور کچھ ایمونیشن لے گئی ہے۔'' میلونی نے بتایا۔ ''لیکن وہ ایک نوٹ چھوڑ گئی ہے کہ بعد میں ادائیگی کر دے گی۔''

اینڈریا کو کوئی اور سوال نہیں سوجھ رہا تھا۔ اس نے سوالیہ نظر فلنٹ پر ڈالی۔

''چلنا چاہیے۔'' فلنٹ کھڑا ہوگیا۔ اینڈریا آبدیدہ ہوگئی۔ چار سال میں پہلی بار وہ لبِ دریا پہنچ کر بھی تشنہ لب تھی...... دفعتاً اینڈریا نے پیش قدمی کی اور میلونی کا ہاتھ پکڑ کر چوم لیا۔

''بہن کا خیال رکھنے کا شکریہ۔''

میلونی منہ کھولے ہاتھ کی پشت کو یوں دیکھ رہا تھا جیسے وہاں فراسٹ بائٹ نمودار ہوگیا ہو۔

☆☆☆

لیک ایج، واپسی کے سفر کے دوران میں اینڈریا کا ذہن متواتر قلابازیاں کھاتا رہا۔ بہرحال گھومتی چکراتی خیالی رو بار بار حیران کن انکشافات سے حاصل شدہ آسودگی پر اٹک جاتی کہ لزا نہ صرف زندہ ہے بلکہ شادی کر چکی ہے۔

لیکن وہ غائب کہاں ہوگئی۔ ایک کتے کے ساتھ وہ زیادہ دور نہیں جا سکتی تھی۔ وہاں موجود ہیم ریڈیو بھی اینڈریا کے تصور میں اٹکا ہوا تھا۔ اس نے ریڈیو پر کس کو کال کی؟ اور کیا وہ کال محفوظ تھی؟ اس قسم کے ریڈیو پر کال کوئی اور بھی سن سکتا تھا۔

واپس پہنچنے پر اس نے فلنٹ کا شکریہ ادا کیا۔ فلنٹ نے اینڈریا کو آرام کا مشورہ دیا اور جاتے جاتے لزا کا پرچہ ساتھ لے گیا۔ وہ ہچکچائی تھی، تاہم رقعہ فلنٹ کی درخواست پر اینڈریا نے اس کے حوالے کر دیا۔ ساتھ ہی میگ کے بارے میں سوال کر بیٹھی۔

رخصت ہوتے فلنٹ کے پیر جیسے زمین نے پکڑ لیے۔ اس کی آنکھوں میں ایک تاثر چمک کر غائب ہوگیا۔ اینڈریا الجھن میں پڑ گئی۔

''میگ؟'' اس نے لفظ دہرایا۔ ''کیوں؟ کہاں سنا تم نے یہ لفظ؟''

''پولیس نے استفسار کیا تھا۔''

ٹک...... ٹک...... سیکنڈ گزرنے لگے۔

''اینڈریا!'' اس کی آواز اور آنکھوں میں نرمی تھی۔

''مشورہ سمجھو یا نصیحت...... اس نام کے معاملے میں حد درجہ احتیاط سے کام لینا۔''

''کیوں؟ آخر میگ کون ہے؟ کیا کرتی......''

''وعدہ کرو، آئندہ یہ نام زبان پر مت لانا۔'' اس کے تاثرات میں غصہ در آیا۔ ''میں نہیں چاہتا کہ تم کسی مصیبت میں گرفتار ہو جاؤ۔'' یہ کہہ کر وہ فوراً ہی روانہ ہو گیا۔ اینڈریا عالمِ استعجاب میں اس کی پشت کو تکتی رہ گئی۔

خیالات میں غلطاں وہ فلنٹ کے شاندار کاٹیج نما کیبن میں آ گئی۔ گرم پانی سے غسل کر کے اس نے اشیائے خورونوش سے انصاف کیا۔ دبیز موزے لیے اور ٹریک سوٹ پر اپنا پسندیدہ سویٹر پہن کر اس نے فون اٹھایا اور صوفے پر نیم دراز ہو گئی۔ سگریٹ سلگا کر اس نے ماں سے رابطہ کیا۔ اول لزا کی خیریت سے مطلع کیا۔

''ڈارلنگ، گزشتہ بار تم نے میگ کے بارے میں پوچھا تھا؟''

''ہاں ماں، کیوں؟ کیا بات ہے؟'' اینڈریا کے کان کھڑے ہو گئے۔

''یہاں ایک آدمی آیا تھا۔ وہ لزا کی کولیگ میگ کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔''

اینڈریا کے ذہن میں الارم کی گھنٹی بجی۔ وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔ ''کون آدمی؟ کیا اس نے دھمکایا تھا؟ کیا آپ خیریت......''

''سکون سے رہو۔ میں ٹھیک ہوں۔ بقول اس کے وہ لزا کا دوست تھا۔ لیکن وہ جو نام بتا رہا تھا، وہ نام لزا کے منہ سے میں نے کبھی نہیں سنا...... میتھیو ایوانز۔''

''وہ دیکھنے میں کیسا تھا؟''

''بحیم شحیم امریکی۔ براؤن ہیئر، براؤن آئز...... عمر چالیس اور پچاس کے درمیان۔ آنکھوں کے لیے ٹینٹڈ گلاسز اس کے زیرِ استعمال تھے۔''

''وہ کیا جاننا چاہتا تھا؟''

''میگ کا اتا پتا...... وہ یہ بھی پوچھ رہا تھا کہ آخری بار میری اور لزا کی بات چیت کب ہوئی تھی اور موضوع کیا تھا؟ نیز کیا لزا نے مجھے کوئی چیز ارسال کی ہے...... وغیرہ وغیرہ...... بظاہر وہ چارمنگ تھا لیکن اس کے سوالات نے میرے اوپر کوئی اچھا تاثر نہیں چھوڑا۔ اور ہاں وہ چین اسموکر تھا۔ میں لزا کو خوب جانتی ہوں۔ وہ اس قسم کے دوست نہیں پالتی۔ وہ جھوٹ بول رہا تھا۔''

''ماں، بہت خیال رکھنا اپنا...... بلکہ رالف انکل کو کچھ دن کے لیے وہیں بلا لو۔'' اینڈریا نے سگریٹ بجھاتے ہوئے مشورہ دیا۔ ''لزا زندہ ہے۔ میں بہت قریب پہنچ گئی ہوں۔ جلد ہی اسے ڈھونڈ لوں گی۔ لزا کے لیے فکرمند مت ہونا۔''

''ڈارلنگ مجھے تم پر بھروسا ہے۔ تم نے بہن کے لیے وہاں جا کر میرا مان رکھ لیا۔ وہ اب بھی تم سے محبت کرتی ہے۔''

''ماں، میں جان گئی ہوں...... اگر یہاں نہ آتی تو خود کو کبھی معاف نہ کر پاتی۔'' اینڈریا جذباتی ہو گئی۔

''میری دعائیں تم دونوں کے ساتھ ہیں۔'' جولیا میکال کی جانب سے پُراطمینان جواب آیا۔

☆☆☆

''اینڈریا؟ اینڈریا میکال؟ اینڈریا؟'' یہ نسوانی پکار تھی۔

کون شور مچا رہا ہے؟ اینڈریا سوچتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھی۔ باہر آتش رنگ زلفوں والی ایک قدرے فربہ عورت کھڑی تھی۔ گھنگریالے سرخ بال شانوں اور پیشانی کو چوم رہے تھے۔ ہاتھ میں خاصا بڑا کارپٹ بیگ تھا۔ مجموعی طور پر وہ ایک پُرکشش شخصیت کی مالک تھی۔

''آئی ایم اینڈریا۔'' اینڈریا نے ہاتھ آگے بڑھایا۔

''اوہ تھینک گاڈ...... بالآخر تم مل گئیں۔ میں لزا کی دوست کونی یامین ہوں۔'' اس نے مسکراتے ہوئے بیگ نیچے رکھ کر اینڈریا کا بڑھا ہوا ہاتھ گرمجوشی سے تھام لیا۔ ''میں سمجھتی ہوں کہ تم ایک تکلیف دہ صورتِ حال سے گزر رہی ہو...... اگرچہ یہ ایک بے تکی بات معلوم ہوتی کہ میں تمہارے ہم قدم رہنے کی بات کروں۔ لیکن میں یہ ہمت کر بیٹھی ہوں۔ شاید تمہیں سہارا ملے، شاید میں کچھ کر سکوں۔ میرا دل نہیں مانتا کہ کوئی طوفان لزا کو نگل سکتا ہے۔ وہ زندہ ہے اور جہاں بھی ہے، مجھے یاد کر رہی ہو گی۔ مجھے خوف تھا کہ تم مجھے غلط نہ سمجھو......'' وہ بے تکان بول رہی تھی۔

اینڈریا کو کچھ عجیب لگا۔ تاہم اسے یہ اعتراف کرنے میں کوئی باک نہ تھا کہ یہ عورت اسے اچھی لگی تھی۔

''میں نے کہاں کہاں فون نہیں کیا۔ نیم پاگل ہو گئی۔ ہر ایک نے لاعلمی کا اظہار کیا۔'' اس نے پھر بولنا شروع کیا۔

اینڈریا پوچھتے پوچھتے رہ گئی کہ تم نے میگ کو بھی فون کیا یا نہیں۔ اسے فلنٹ کی نصیحت یاد آ گئی تھی۔ ساتھ ہی وہ حیران تھی کہ لزا کے دوستوں کی تعداد کہاں جا کر ختم ہو گی۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

میگ کا ذکر کرتے ہوئے وہ کافی کی پیشکش کر بیٹھی۔ کونی نے بخوشی دعوت قبول کرتے ہوئے اندر قدم رکھا۔ موک بیٹھے بیٹھے غرایا۔

''وہیں بیٹھے رہو اور خاموشی سے بیٹھو۔'' اینڈریا نے اسے ڈپٹا۔

کافی کے علاوہ اینڈریا نے بلیو بیری مفن فریج سے نکالے۔ کونی کی زبان حسبِ معمول قینچی کی طرح چل رہی تھی۔ اس کے انگریزی لہجے سے اینڈریا نے اندازہ لگایا کہ اس کا پس منظر برطانیہ میں ہے۔ دونوں جلد ہی بے تکلف ہوگئیں۔

''میری بہن کو تم کیسے جانتی ہو؟''

''میں چھ مہینے سے اس کے ساتھ کام کر رہی ہوں۔ ہم تھامس کے ساتھ ہیں۔ تھامس کو تم جانتی ہوگی لیکن کئی روز سے وہ فون نہیں اٹھا رہا۔'' کونی نے مفن کا ٹکڑا منہ میں منتقل کیا۔

''وہ چھٹیوں پر ہے۔'' اینڈریا نے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ وہ لزا کی گمشدگی سے بھی بے خبر ہے۔ اسے معلوم ہوا تو وہ کھلبلی مچادے گا۔ وہ دونوں بہت قریب تھے۔'' کونی کی گفتار سے یہ بات عیاں تھی کہ یہاں کے معاملات کے علاوہ بھی وہ بہت باخبر ہے۔

اینڈریا کو ماں کی بات یاد آئی کہ لزا تھامس کو باپ کا درجہ دیتی ہے۔ دونوں میں بہت انڈراسٹینڈنگ ہے۔

''مجھے تھامس کی طرف سے بھی پریشانی ہونے لگی ہے۔'' کونی نے کافی کا گھونٹ لیا۔ ''اور میگ کی بھی فکر ہے۔''

''میگ؟'' اینڈریا بے اختیار چونک اٹھی۔ کونی اسی کی جانب متوجہ تھی۔

''اب یہ مت کہنا کہ تم نے یہ نام نہیں سنا۔'' کونی نے پورے اعتماد سے کہا۔ اینڈریا نے لمحوں میں تردید نہ کرنے کا فیصلہ کیا۔

''کون ہے وہ؟''

''دیکھو ڈیئر۔'' کونی نے کافی اور مفن کی طرف سے توجہ ہٹالی۔ ''میں تمہیں بہت کچھ بتا سکتی ہوں، باوجود اس کے کہ میں نے تھامس سے وعدہ کیا ہوا ہے۔''

''کل ایک آدمی ہماری ماں کے پاس پہنچا تھا۔ وہ میگ کے بارے میں جاننا چاہتا تھا۔ میرے نزدیک یہ مشکوک معاملہ ہے اور میں حقائق کے بارے میں جاننا چاہتی ہوں۔''

کونی کے چہرے پر ہچکچاہٹ نمودار ہوئی۔ ''میگ کے بارے میں جاننا تمہارے لیے خطرے سے خالی نہیں۔ یہ بات تھامس اور لزا بھی بخوبی جانتے ہیں۔''

اینڈریا کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہونے لگی۔ معاملہ کیا ہے؟ فلنٹ نے بھی ایسی ہی بات کی تھی۔

''او کے......تم لزا کی بہن ہو۔ اسی کی مدد کے لیے یہاں آئی ہو۔ مشکل میں ہو۔ تمہارا حق بنتا ہے۔'' کونی پُرسوچ انداز میں تھم تھم کر بولی۔ چند ساعت گزرنے کے بعد اس نے ایک گہری سانس لی۔

''میگ اِز ٹاپ سیکرٹ......اگر ایک لفظ بھی تمہارے منہ سے نکلا تو میں، تھامس اور لزا تمہیں کچا چبا جائیں گے۔ یہ بات سمجھ لو۔'' کونی قطعی سنجیدہ نظر آرہی تھی۔

''سمجھ گئی۔'' کچھ نہ سمجھتے ہوئے اینڈریا نے ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر کونی کو اطمینان دلایا۔

''گڈ، ہم برداشت نہیں کر سکتے کہ کسی کو میگ کی بھنک لگے۔'' کونی قریب سرک آئی۔ ''میگ کسی لڑکی کا نام نہیں ہے۔'' کونی نے حیران کن انکشاف کیا۔ ''میگ کا مطلب ہے، میگا انجن جنریشن۔''

اینڈریا دنگ رہ گئی۔

''میگ پر تھامس اور پیٹر، پیٹر سانٹونی کئی سال سے کام کر رہے تھے۔'' کونی نے مزید بتانا شروع کیا۔

پیٹر کے نام پر اینڈریا ایک بار پھر چونکی تھی۔ تاہم اس مرتبہ اس نے اپنے تاثرات پر قابو رکھا۔

''پیٹر نے ایک مرتبہ میگ سے میرا تعارف کرایا تھا لیکن اس کی ٹیکنالوجی اتنی پیچیدہ تھی کہ مجھے کامیابی کے آثار مفقود دکھائی دیے۔ حالانکہ پیٹر ذہین تھا۔ اس کا ڈیٹا، فارمولے، طریقہ کار اور معلومات سب متاثر کن تھے۔ اس کے باوجود کامیابی کا پرندہ دور فضاؤں میں ہی پرواز کرتا رہا۔

''جب لزا پروجیکٹ میں شامل ہوئی تو اس نے نئے خیالات پیش کیے۔ اس کے سوچنے کا انداز مختلف تھا۔ بڑا غیر روایتی قسم کا۔ لزا کے بعض آئیڈیاز بظاہر احمقانہ دکھائی دیتے لیکن حیرت انگیز طور پر پروجیکٹ نے رینگنا شروع کر دیا۔ لزا اور پیٹر میں سرد جنگ کا آغاز ہوگیا۔ لزا اس کا مذاق اُڑانے سے بھی دریغ نہ کرتی۔ تلخی بڑھتی گئی۔ حتیٰ کہ پیٹر نے پروجیکٹ سے لزا کی علیحدگی کا مطالبہ کر دیا۔ مستزاد یہ کہ وہ

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

پروفیسر کرُو کے کیس سے بھی واقف ہو گیا۔ جس نے جلتی پر تیل کا کام کیا۔ تاہم باس تھامس، لزا کو کھونا نہیں چاہتا تھا۔ آویزش خاصی بڑھ چکی تھی۔ آخر میں پیٹر واک آؤٹ کر گیا۔''

''تھامس اور لزا نے حفاظتی نقطہ نظر کے تحت لیب اور دفاتر میں تالے ڈالنے شروع کر دیے۔ پیٹر کی اہمیت اور حیثیت ختم ہو گئی۔ وہ آج تک اس معاملے پر برہم ہے۔''

''میگ کیا بلا ہے؟''

''میگ وہ بلا ہے جس پر تمہاری بہن فریفتہ ہو چکی ہے۔''ٹیسلا'' اس کا ہیرو تھا۔ لیکن وہ وھٹل کے کام سے بھی متاثر تھی۔ وھٹل نے جیٹ انجن پر کام کیا تھا۔''

اینڈریا کے ذہن میں لزا کی بات گونجنے لگی۔ وہ کہا کرتی تھی۔ ''ہمیں ایک اور وھٹل کی ضرورت ہے جو ہمیں آگے لے جائے، مزید آگے۔ لندن سے سڈنی، صرف دو گھنٹے میں...... بغیر کسی عام اور مہنگے فیول کی مدد سے......''

وہاں گہرا سکوت چھا گیا۔

''ایک انوکھا جیٹ انجن۔'' کونی مسکرائی۔

''تم مذاق کر رہی ہو؟'' اینڈریا کا ذخیرۂ الفاظ ختم ہو گیا۔ اس کی دیوانی، سرپھری بہن نے کوئی ناقابلِ یقین چیز ایجاد کر لی ہے۔

کونی ہنسنے لگی۔ ''کیا یقین نہیں آ رہا؟''

''ہاں۔'' اینڈریا نے جلدی سے کہا۔ تاہم اسے خوف کا بھی احساس ہوا۔ اگر کونی سچ بول رہی ہے تو پوری ایوی ایشن انڈسٹری کا مستقبل بدل جائے گا۔

''کونی، تم جانتی ہو، میری گلی موٹ کون تھی؟''

''ہاں، مجھے اس کی ہلاکت کی خبر جب ملی تو اس وقت میں ہوائی جہاز میں تھی۔ مجھے احساس ہوا کہ میں ایک موٹی رقم کھو چکی ہوں۔''

مزید کافی تیار کرتے ہوئے اینڈریا کھڑکی سے باہر فاصلے پر منجمد جھیل کو دیکھ رہی تھی۔ کونی کی شکل میں اسے ایک ایسا ہمدرد مل گیا تھا جو لزا کی تلاش میں اسی کی طرح پُرعزم تھا بلکہ کونی بیشتر مخفی امور سے بخوبی آگاہ تھی۔

''رقم؟'' اینڈریا، خیالات کی دنیا سے باہر آئی۔

''ڈیئر، میں ان کی بزنس انویسٹر تھی۔''

☆☆☆

کونی، برائٹ لائٹ یوٹیلیٹیز کے ریسرچ ڈپارٹمنٹ کی ہیڈ تھی۔ برائٹ لائٹ، مستقبل کے منصوبوں پر تحقیق اور سرمایہ کاری کرتی تھی۔

''لیکن جیٹ انجن کا الیکٹرسٹی سے کیا تعلق بنتا ہے؟''

''میگ کسی شکل میں الیکٹرسٹی استعمال نہیں کرے گا بلکہ وہ توانائی کی ایک بدلی ہوئی شکل ہو گی۔ لزا کے اکاؤنٹ میں 123,000 کی رقم برائٹ لائٹ کی جانب سے آئی تھی۔ 100,000 مزید ایک سال بعد آنے تھے۔'' کونی کی گفتگو سے اینڈریا نے محسوس کیا کہ کونی کے نزدیک لزا اور برائٹ لائٹ کے سرمائے سے زیادہ میگ کی اہمیت ہے۔ بظاہر میگ کی لیب بکس کے ساتھ فرسٹ ڈیزائن غائب تھا۔ میگ کو پیٹنٹ کرانے کے لیے ان چیزوں کی شدید اہمیت تھی۔ کونی اس بات پر بدمزہ تھی کہ پروٹو ٹائپ (فرسٹ ڈیزائن) اور لیب بکس غلط ہاتھوں میں جا چکی ہیں۔ یعنی میگ کوئی بھی پیٹنٹ کرا سکتا ہے۔

''کیا اب تک پیٹنٹ نہیں کرایا گیا ہے۔'' اینڈریا کی آواز میں خوف کی جھلک تھی۔

کونی نے دونوں ہاتھوں میں سر تھام لیا۔ ''تھامس کچھ زیادہ ہی محتاط تھا کہ کوئی اس کا آئیڈیا نہ چرا لے۔ میں نے اسے متعدد بار بتایا کہ پیٹنٹ کرانے کے قواعد و ضوابط میں تبدیلی آ چکی ہے۔ جو درخواست پہلے جمع کرائے گا، پیٹنٹ کے حقوق اسے نہیں مل سکتے۔ حقوق اس کے نام پر رجسٹرڈ ہوں گے جو ثابت کرے گا کہ اصل آئیڈیا اس کا تھا۔ چنانچہ پروٹو ٹائپ اور لیب بکس کے بغیر تیس سال کی محنت تباہ ہو سکتی تھی۔'' کونی نے تفصیل سے وضاحت پیش کی۔

''میری......؟''

''ہاں، میری کا تعلق پیٹنٹ آفس، ورجینیا سے تھا۔ ایک سال پہلے لزا USTPO آفس گئی تھی۔ تھامس درخواست فائل کرنا چاہتا تھا۔ لزا اور میری میں دوستی ہو گئی۔ جو آخر وقت تک جاری رہی۔

''USTPO، میگ کے بارے میں جان گئی تھی؟''

''نو، تھینک گاڈ، صرف میری کو پتا تھا لیکن میری کا رویّہ اور سوچ بھی پُراسرار تھی۔'' ''لزا، میری سے ملنے کے لیے فیئر بنکس کیوں نہیں گئی...... بجائے میری کو کرائے کی شیوی بلیزر میں یہاں آنا پڑا؟''

''میری تفتیش اور نظریے کے مطابق، وہ یہاں پروجیکٹ کا فرسٹ ڈیزائن دیکھنے آئی تھی۔ غالباً وہ لزا کو قائل کرنا چاہتی تھی کہ وہ پروٹو ٹائپ کی مدد سے ٹیکنالوجی کو پیٹنٹ کرانے میں خود پہل کرے۔ ایک بات ذہن میں

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

رکھو کہ میں پولیس کو بتا چکی ہوں کہ میں لزا کی بزنس انویسٹر ہوں۔ اس طرح لزا کے اکاؤنٹ میں موجود رقم کی وضاحت ہو جاتی ہے۔ تاہم میگ کا لفظ زبان پر لانے کی میں جرأت نہیں کر سکتی تھی۔ یہ بات جنگل کی آگ کے مانند پھیلتی اور لزا کے لیے خطرات میں اضافہ ہو جاتا۔''

''تم نے اگر پولیس کو سرمایہ کاری کے بارے میں بتایا ہے تو پھر سوال تو اٹھے گا کہ سرمایہ کاری کس چیز پر؟'' اینڈریا نے سوال کیا۔

کونی ہنس پڑی۔''کوئی مسئلہ ہی نہیں تھا۔ میں نے سائنسی اصطلاحات استعمال کرنا شروع کر دیں۔ برائٹ لائٹ، ای والز (EVals) کی بات شروع کر دی۔ ہنڈرڈ بلین الیکٹرانز کو مقید کر کے کیسے الیکٹران والز میں استعمال کیا جائے گا وغیرہ...... وغیرہ۔ ٹروپر ڈیمار کو تو میری باتیں سن کر ہونق نظر آ رہی تھی۔ سب کچھ اس کے سر پر سے گزر گیا۔'' کونی پھر ہنسنے لگی۔

''ڈیئر، میگ کے بارے میں اور کون کون جانتا ہے؟'' اینڈریا نے سرسری انداز میں سوال کیا۔

''اور کوئی نہیں جانتا۔'' کونی نے انگلیوں میں انگلیاں پھنسائیں۔

اینڈریا کچن کے بہانے اٹھی۔ یہ اتنا ہی خفیہ مشن یا پروجیکٹ تھا تو فلنٹ کیونکر واقف ہے، وہ اس کے ساتھ جڑے خطرات سے بھی بے خبر نہیں ہے۔ اینڈریا نے دماغ پر زور دیا۔ تھامس سے بات کیے بغیر چارہ نہیں تھا۔ میگ اسی کی ایجاد تھی۔ تیس برس قبل اسی نے اس ''خیال'' پر کام کا آغاز کیا تھا۔ کچن میں چند منٹ گزار کر وہ واپس آ گئی۔

''کونی، مجھے تھامس کو کال کرنی چاہیے۔''

''اچھا خیال ہے۔'' کونی کھڑی ہو گئی۔''کیا میں چلوں؟''

''نہیں، کیوں؟ بیٹھو نا......'' اینڈریا نے نمبر ملانا شروع کیا۔

دوسری طرف سے آنسرنگ مشین، پیغام مانگ رہی تھی۔ اینڈریا نے پیغام ریکارڈ کرایا۔ تھامس کی آمد ایک روز بعد متوقع تھی۔ وہ فون رکھ کر پلٹی۔ کونی نے چہرے پر مسکراہٹ سجائی لیکن اینڈریا کو شک ہوا کہ مسکرانے سے پہلے وہ بے چین تھی۔

''اوہ لارڈ، تھامس کو یقیناً ابھی تک نہیں پتا چلا کہ لزا لاپتا ہے۔'' کونی نے تشویش ظاہر کی۔''ہمیں فیئر بنکس جا کر براہِ راست تھامس سے ملنے کی کوشش کرنی چاہیے۔''

''نہیں، میں یہیں سے ایک اور کوشش کروں گی۔'' اینڈریا کے ذہن میں تھا کہ شاید لزا کا دوسرا پیغام آئے۔ فی الحال وہ یہاں سے ہٹنا نہیں چاہ رہی تھی۔

''او کے۔'' کونی نے سر ہلایا۔''لیکن میں نہیں سمجھتی کہ اس حساس موضوع پر وہ فون پر بات کرے گا۔ میں نے تمہیں بتایا تھا کہ وہ میگ کے لیے بہت محتاط ہے۔ بہرحال تم کوشش کر لو۔ کل کے بارے میں کیا خیال ہے؟''

''ہاں، کل ملتے ہیں۔''

''گڈ، صبح ناشتے کے بعد......'' کونی نے بیگ اٹھاتے ہوئے ہاتھ ہلایا۔ اس کے رخصت ہونے کے بعد اینڈریا نے ڈیمار کو کا کارڈ نکالا۔

''ہیلو، می، اینڈریا۔ اطلاع دینی تھی کہ میں یہاں ہوں۔ اگر تمہیں میری ضرورت پڑے......'' اینڈریا نے کہا۔

''شکریہ۔ میں قدر کرتی ہوں۔''

فون بند کر کے وہ سوچنے لگی کہ اب کیا کرے؟ لزا کی مدد، لیکن کیسے؟ وہ یہاں آ کر چکرا گئی تھی۔ اس کے وہم و گمان میں نہ تھا کہ یہاں اسے اتنے پُراسرار اور مخدوش حالات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اس کی چھٹی حس کہہ رہی تھی کہ مزید آزمائشیں دونوں بہنوں کی منتظر ہیں۔

یہ بات واضح تھی کہ میلونی بار میں بادہ پیمائی کے بعد اول فول بک آیا تھا اور لزا کا نامعلوم دشمن میلونی سے پہلے وہاں پہنچ گیا تھا۔ اینڈریا نے بہن کی پیش بینی کی صلاحیت پر فخر محسوس کیا۔ یقیناً وہ میلونی کو روانہ کر کے غافل نہیں ہوئی تھی اور خطرہ محسوس کرتے ہی نکل گئی۔

تاہم اینڈریا کو یہ تسلیم کرنا پڑا کہ وہ خود اندر ہی اندر کسی حد تک ہراساں ہے۔ کئی بار بگ جو سے ملنے کا خیال آیا لیکن وہ فیصلہ نہ کر سکی۔

☆☆☆

اگلی صبح روشن تھی۔ موسم اچانک تبدیل ہوا تھا۔ گرم ملبوسات غائب ہو گئے تھے۔ ہر کوئی ہلکے کپڑوں میں نظر آ رہا تھا۔

تیز ڈرائیونگ غالباً کونی کی عادت تھی۔ اینڈریا کئی بار اسے ٹوکتے ٹوکتے رہ گئی۔ وہ دونوں اس بات سے بے خبر تھیں ایک سفید جیپ تعاقب میں ہے۔ اگرچہ وہ کونی کی گاڑی سے فاصلے پر تھی۔ ایک تنگ موڑ مڑتے ہی کونی نے سختی سے بریک دبائے۔ سامنے ایک ٹریکٹر اور ٹریلر نے سڑک بلاک کی ہوئی تھی۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

اینڈریا کے ذہنی الارم نے معاً کرخت سیٹی بجائی تھی۔ اس نے جھٹکے سے گردن موڑ کر پیچھے دیکھا۔ ''کونی، بھاگو'' وہ چلائی۔ کونی کچھ نہ سمجھی جبکہ اینڈریا اس اثنا میں دروازہ کھول کر نکل گئی تھی۔ عقب میں سفید جیپ سے دو آدمی لپکتے چلے آرہے تھے۔ ایک اینڈریا کے سر پر تھا...... اسے توقع نہیں تھی کہ شکار گاڑی رکتے ہی نکل جائے گا۔ تاہم وہ بھی بلا کا پھرتیلا تھا۔ اس نے بروقت اینڈریا کے بالوں پر ہاتھ ڈالا۔

کونی بھی گاڑی سے نکل آئی تھی اور سکتے کے عالم میں کھڑی تھی۔

اینڈریا نے پلٹے بغیر عقب میں لات چلائی، لات مطلوبہ ہدف کے آس پاس ہی لگی تھی۔ ''اوغ'' کی آواز کے ساتھ حملہ آور نے اس کے بال چھوڑ دیے۔ اینڈریا پلٹی، وہ دونوں ہاتھ زیرناف رکھے جھکا ہوا تھا۔ اینڈریا نے پوری طاقت سے دائیں لات اس کی ٹھوڑی کے نیچے رسید کی۔ وہ ڈکراتا ہوا الٹ کر گرا...... اینڈریا نے دیکھا دوسرا آدمی گن کے اشارے پر کونی سے بونٹ کھلوا کر تاروں کا گچھا کھینچ رہا تھا۔

نسوانی چیخ کے بجائے مردانہ ڈکار سن کر وہ چونک اٹھا۔

اینڈریا سامنے نہیں بھاگ سکتی تھی۔ وہاں روڈ بلاک پر حملہ آوروں کے ساتھیوں کے سوا کوئی اور نہیں ہوسکتا تھا۔ قریبی ڈھلوان پر اتر بھی جاتی تو آتشیں ہتھیاروں کی زد سے بچنا محال تھا۔ اس کا ذہن برق رفتاری سے کام کررہا تھا۔ ہتھیار بدست نے کونی کی گاڑی ناکارہ کردی تھی۔ ایک آپشن تھا کہ وہ سفید جیپ پر ریورس میں جتنی دور جاسکے، نکل جائے۔

سفید جیپ کے دونوں دروازے کھلے ہوئے تھے۔ اینڈریا نے دوڑ لگا دی۔ ہتھیار بدست نے کونی کی طرف سے توجہ ہٹا کر اینڈریا کو للکارا۔ زمین پر لوٹ پوٹ ہونے والا بھی سنبھل رہا تھا۔ کونی غڑاپ سے ڈرائیونگ سیٹ کی جانب کھلے دروازے میں گھس گئی۔ اس نے سامنے نظر ماری۔ ٹریکٹر کی جانب سے ایک آدمی گن ہاتھ میں لیے کونی کی طرف بڑھ رہا تھا۔ زمین پر گرنے والا کھڑا ہوگیا تھا۔ اس کی ٹھوڑی سے خون کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ وہ اپنے دوسرے ساتھی کے ہمراہ جیپ کی طرف بھاگا۔

اینڈریا نے اگنیشن پر ہاتھ مارا۔ مایوسی نے اس کے اعصاب سن کردیے۔ غیر متوقع طور پر وہاں چابی نہیں تھی۔ ہنگامی حالات میں چابی لے کر اترنے کا خیال کون رکھتا ہے۔

اس نے خود کو سنبھالنے کی کوشش کی۔ نکل بھاگنے کا موقع نہ تھا۔ دونوں حملہ آور دائیں بائیں سے جیپ کے دروازے پر تھے۔ اینڈریا نے جھٹکے سے ڈرائیونگ سائڈ کا دروازہ پھر کھولا۔ اس طرف سے آنے والے کے پاس گن تھی۔ دروازے کے ساتھ تصادم کے بعد اس کے حلق سے وزنی گالی برآمد ہوئی۔ دوسرے دروازے پر چوٹ کھایا ہوا چوکنا ہوگیا تھا۔ لہٰذا اس بار اینڈریا کی چلائی ہوئی ٹانگ خالی گئی۔ وہ سخت غصے میں تھا۔ لات سے بچ کر اس نے وہی ٹانگ تھام کر بے دردی سے اینڈریا کو گھسیٹ کر گاڑی سے باہر پھینک دیا۔ دوسرا بھی گھوم کر آیا۔ اینڈریا نے گھیرے میں آئی ہوئی جنگلی بلی کے مانند بھرپور مزاحمت پیش کی۔

''گولی ماردوں گا'' ہتھیار بدست نے گن کی نال اس کے پیٹ میں گھسا دی۔ اس کی آنکھوں میں خون اترا ہوا تھا۔ تینوں فریق ہانپ رہے تھے۔ اینڈریا نے خاصی چوٹیں برداشت کی تھیں۔ پل بھر میں اس کے دونوں ہاتھ پشت پر باندھ کر اسے بے دست وپا کردیا گیا۔ اینڈریا نے خون آلود برف تھوکی...... اس کی آنکھوں اور منہ پر ٹیپ لگا کر گاڑی کے عقب میں پھینک دیا گیا۔ اینڈریا کے ہر بُنِ مُو سے پسینا بہہ نکلا تھا۔

وہ فلور کارپٹ پر چہرہ رگڑ کر آنکھوں سے ٹیپ ہٹانے کی سعی کرنے لگی۔ ناکام ہونے کے بعد اس نے ذہن مرکوز کیا کہ جیپ کس طرف جارہی ہے۔ ساتھ ہی اس کی سماعت دونوں کی آوازوں پر تھی۔

جلد ہی اس پر انکشاف ہوا کہ جیپ ڈالٹن ہائی وے پر پہنچ گئی ہے۔ اوہ گاڈ...... اس نے خوف کو پرے دھکیلا، اسے کہاں لے جایا جارہا ہے؟ آگے تین سو میل تک کوئی ٹاؤن نہیں تھا۔

☆☆☆

ہائی وے پر سفر دو تین گھنٹے جاری رہا۔ اینڈریا کا انگ انگ دکھ رہا تھا۔ بازو اکڑ گئے تھے۔ جبڑے کے ایک جانب ورم تھا۔ جیپ کی رفتار کم ہوئی۔ وہ ہائی وے سے اتر گئی۔ ٹائروں کی آواز بتا رہی تھی کہ جیپ برفیلے ٹریک پر رواں تھی۔

بالآخر ہلکے جھٹکے کے ساتھ جیپ کا سفر تمام ہوا۔ اگلا دروازہ کھول کر کوئی اترا۔ پھر عقبی دروازہ کھلا۔ یخ ہوا کا تھپیڑا اندر گھسا۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

''آؤٹ۔'' مردانہ غراہٹ ابھری۔

اینڈریا نے اٹھنے کی کوشش کی اور کراہ کے رہ گئی۔ دو مردوں سے ہاتھا پائی میں وہ مجروح ہوئی تھی۔ پھر باندھ کر اسے مختصر جگہ میں ڈال دیا گیا تھا۔ طویل سفر کی وجہ سے اعضا بھی اکڑ گئے تھے۔

''اٹھاؤ اِسے۔ اس کا دم خم ختم ہوگیا ہے۔ بہت زور مار رہی تھی۔'' دوسرا اگلا دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔

وہ دونوں اسے اٹھا کر برفانی زمین پر چل رہے تھے۔ پاپیادہ سفر جلدی ختم ہوگیا۔ اسے کسی ٹھوس ڈربا نما خلا میں ڈال دیا گیا جس کی گہرائی زیادہ نہیں تھی۔

''یہاں اچھل کود مچائی تو ہزار فٹ نیچے جا کے گرو گی۔'' ایک مردانہ دھمکی سماعت سے ٹکرائی۔

اینڈریا ہول کے رہ گئی۔ وہ برفانی مشین کے ساتھ منسلک سامان رکھنے کے چھوٹے سے ڈبے میں پڑی تھی۔ برفانی گاڑی میں اب اغوا کنندگان کے کیا عزائم ہیں۔ تھوڑی دیر بعد مخصوص غراہٹ کے ساتھ گاڑی کا انجن بیدار ہوا۔

اینڈریا کا ایک نامعلوم اندھا سفر شروع ہوگیا۔ یہ ایک خطرناک سفر تھا۔ کئی مرتبہ جھٹکا لگنے پر اس کا جسم چند انچ ہوا میں بلند ہوا۔ ہر مرتبہ اس کا دل بیٹھ سا جاتا..... وہ دل ہی دل میں خدا کو یاد کرتی رہی، جسم سنبھالتی رہی کہ باہر نہ جا پڑے۔ اوپر سے ٹھنڈ خون جمائے دے رہی تھی۔

نشیب و فراز کا یہ خوفناک جہنمی سفر بھی تمام ہوا۔ برفانی گاڑی کا انجن بند ہوا۔ ان دونوں نے اسے بازوؤں سے پکڑ کر برف میں چلانا شروع کیا۔ چلنے سے زیادہ وہ گھسٹ رہی تھی۔ سردی کی شدت سے بدن کانپ رہا تھا۔ اس مرتبہ مسافت چند منٹ میں اختتام پذیر ہوگئی۔ اس کے ایک بازو پر سے ہاتھ ہٹ گیا۔ کوئی چوبی دروازہ خفیف چرچراہٹ سے کھلا۔ کسی نے اسے دھکا دے کر آگے بڑھایا۔ اینڈریا کا پیر لکڑی سے ٹکرایا۔ اس نے اندازے سے پیر اٹھایا۔ اندازہ لگایا کہ وہ کسی کیبن میں ہے۔ اس کے پشت پر بندھے ہاتھ کھول دیے گئے۔ وہ دونوں فوراً ہی باہر نکل گئے تھے۔ دروازہ بند ہوا اور ڈبل بولٹ گرنے کی آواز آئی۔

اینڈریا بے اختیار گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی۔ آنکھوں اور ہونٹوں پر سے ٹیپ نوچ کر پھینکا۔ کچھ دیر تک اسے اندھے پن کا احساس ہوا۔ ویسے بھی وہاں نیم تاریکی تھی۔ دھیرے دھیرے اسے نظر آنے لگا۔ اینڈریا نے ہاتھ پیر ہلا کر اعضا میں خون کی گردش بحال کی۔ اچانک باہر سے اسے برفانی گاڑی کے انجن کی آواز آئی۔ وہ اچھل کر دروازے پر آئی اور مکّے برسانے لگی۔ فوراً ہی اسے سعی لاحاصل کا ادراک ہوگیا۔ گاڑی کی آواز دور ہوتی جارہی تھی۔ خوف اور اندیشوں نے ذہن پر یلغار شروع کردی......

اینڈریا نے گہرے گہرے سانس لے کر ذہن صاف کیا اور اعصاب کو تھپکی دی۔ بدحواس ہونے کا کوئی فائدہ نہ تھا۔ اس نے اطراف کا جائزہ لیا۔ یہ ایک کمرے کا کیبن تھا۔ فضا کی کثافت اور بو کہہ رہی تھی کہ کیبن جنگل میں ہے۔ کمرے کی ایک دیوار کے ساتھ کمر تک بلند لکڑیوں کا ڈھیر تھا۔ ایک روشن دان، چمنی، لکڑی کا شیلف...... شیلف کی لمبائی پانچ فٹ سے زیادہ تھی۔ غالباً وہ اس چوبی زنداں کا بیڈ تھا۔ ایک طرف دس گیلن پانی کا کنٹینرز اور سربند غذا کے ڈبے پڑے تھے۔

''اوہ نو۔'' اس نے خود کلامی کی۔ آثار بتا رہے تھے کہ نامعلوم ویرانے میں اسے تنہا... کئی روز کے لیے قید کیا گیا ہے۔ اینڈریا نے پلٹ کر دروازے کا جائزہ لیا۔ دروازہ خاصا مضبوط تھا۔ بلندی پر آمنے سامنے دو چھوٹے روشن دان تھے۔ جن سے بمشکل سر ہی باہر نکالا جاسکتا تھا۔

☆☆☆

میلونی اچھا آدمی تھا۔ لیکن لزا کو ایک ہی بات کا ڈر تھا کہ وہ ٹاؤن میں جانے کے بعد حواس سے مے نوشی کی نذر نہ کر دے۔ خوش قسمتی سے وہ اس کے لیے تیار تھی۔ اس کی یہی پیش بندی کام آگئی۔ وہ روسکو کے ساتھ میلونی کے کیبن کے عقبی سمت پہاڑی کی چوٹی پر درختوں کے نیچے تھی، جب فضا میں ہیلی کاپٹر کی نمایاں آواز گونجنا شروع ہوگئی۔

ہیلی کاپٹر، میلونی کے کیبن کے قریب ہوتا چلا گیا۔ پھر جتنا نیچے آسکتا تھا...... پائلٹ، مشین کو نیچے لے گیا۔ ہیلی کاپٹر حتی الامکان قریب رہتے ہوئے، بڑے دیوقامت بھونرے کے مانند کیبن پر منڈلا رہا تھا۔ لزا خوب جانتی تھی کہ مشینی پرندے میں جو بھی تھا، وہ بغور دوربین سے اپنے مطلوبہ ٹریکس یا قدموں کے نشان ڈھونڈ رہا ہے...... لزا نے خود کو مبارک باد دی۔ اس نے اندر باہر کوئی نشان نہیں چھوڑا تھا۔ باہر برف میں قدموں کے جو نشان پڑے تھے، وہ اس نے چھپا دیے تھے۔ کچھ دیر چھان بین کے بعد ہیلی کاپٹر نے واپس بلند ہونا شروع کیا۔ وہاں ایک میل کے دائرے میں لینڈنگ کی جگہ نہیں تھی۔ البتہ رسی کی سیڑھی کے ذریعے اترا جاسکتا تھا۔ تاہم ہیلی کاپٹر کی آواز دور ہوتے ہوئے معدوم ہوگئی۔

Waqar Azeem pakistanipoint.com

لزا عارضی پناہ گاہ سے نکل آئی اور اگلی منزل کی جانب قدم بڑھائے۔ وہ چند دوستوں اور سیفرون (Saffron) کے ہمراہ چند سال پہلے موسم گرما میں آوارہ گردی کرتے ہوئے اس کیبن میں رکی تھی۔ اس وقت لزا کا اگلا پڑاؤ وہی کیبن تھا، جسے تلاش کرنے میں اسے خاص دشواری کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ اسے یاد تھا کہ میلونی کے ٹھکانے سے کس سمت اور کتنی دور جانا ہے۔ وہاں موجود مختلف ریڈیوز اس وقت لزا کے لیے سب سے اہم تھے۔ کیبن میں شارٹ ویو اور لانگ ویو دونوں ریڈیو...... علاوہ ازیں ہیم ریڈیو بھی تھا۔

شاٹ گن اس کے ہاتھ میں تھی۔ بے دھڑک کیبن میں گھسنے کے بجائے پہلے اس نے سن گن لی۔ بعدازاں قدم آگے بڑھائے۔

''براوو جیریکو؟ پوریڈ؟ دس اِز کنگ۔''

''براوو جیریکو؟ دس اِز کنگ......''

''کنگ، ہم لوگ پریشان ہیں۔ کہاں ہو؟'' بگ جو کی آواز آئی۔

''سوری فارویٹ۔ تمہارا پیا پرندہ الفا کیسا ہے؟''

''الفا اڑ گیا۔ ہر طرف سے اطلاع آرہی ہے کہ وہ اُڑا نہیں بلکہ اسے چرالیا گیا ہے۔''

لزا کا دل اچھل کر حلق کی جانب لپکا۔ یوں لگا جیسے اس کی ائرلفٹ کی کیبل تڑاخ سے ٹوٹ گئی ہے...... اور وہ قلابازیاں کھاتی ہوئی نیچے گر رہی ہے۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ اینڈریا کو اغوا کرلیا گیا ہے۔ اس کے بدترین خدشے نے حقیقت کا روپ دھارلیا تھا۔

''ہم کیا کر سکتے ہیں؟'' لزا کی آواز بھرّا گئی۔ بدحواس ہونے کے باوجود اس نے اپنی آواز اور لہجے کے بدلاؤ کو برقرار رکھا تھا۔

''دیکھتا ہوں۔ پھر بتاؤں گا۔''

☆☆☆

اینڈریا کا بدن لرز رہا تھا۔ شاک کا اثر کم ہوگیا تھا لیکن کڑاکے کی سردی ہڈیوں میں اترتی جارہی تھی۔ پہلی ترجیح سرخ، نارنجی آگ تھی۔ بصورت دیگر سفید، نیلگوں برفیلی آگ اسے کھا جاتی۔ اس نے فی الفور آتش دان جلا کر اس میں دو لکڑیاں جھونک دیں۔ چند موم بتیاں اور ایک کین اوپنر بھی اس کے ہاتھ لگ گیا۔ وہ متواتر حرکت میں تھی۔ چھوٹا سا فرائنگ پین اور ایک پرانا سلیپنگ بیگ بھی مل گیا۔ اس نے احتیاط سے امکانات کا تخمینہ جوڑا۔ وہ اگر یہاں سے نہ نکل سکی یا اسے لینے کوئی نہ آیا تو وہ زیادہ سے زیادہ دو ہفتے نکال سکتی تھی۔

سلیپنگ بیگ، آتش دان کے قریب لا کر وہ اس کے اندر گھس گئی۔ منفی خیالات سے بچنے کے لیے دھیان اس نے کوئی کی طرف کرلیا۔ اسے کوئی کی گاڑی کے تار ادھیڑنے والے کا جملہ یاد آگیا۔ ''تم خوش قسمت ہو، ٹاؤن تک پیدل جاسکتی ہو۔''

کیا وہ لیک اسٹیج پہنچ گئی ہوگی؟ اس نے پولیس کو اطلاع کردی ہوگی؟ کیا پولیس کی تلاش شروع ہوچکی ہے؟ اغوا کنندگان کون ہیں؟ ان کے عزائم کیا ہیں؟ کیا اغوا کا تعلق میگ سے ہے یا پھر لزا سے؟

دفعتاً ایک حیوانی آواز بلند ہوئی اور اینڈریا بھڑک اٹھی۔ اس نے اٹھ کر دروازے سے کان لگائے۔ سکوتِ بے کراں...... بے پایاں سناٹا...... ایسے میں دھڑکتے دل کا شور بھی بہت لگ رہا تھا۔ ایک منٹ بعد اس نے دروازے سے کان ہٹایا۔ اسی وقت باہر سے آواز پھر بلند ہوئی، آواز قریب آگئی تھی۔ یہ بھیڑیے کی غراہٹ تھی۔ باہر بھیڑیا نہیں، پورا غول تھا۔ وہ دروازے کو گھورتی ہوئی قدم قدم پیچھے ہٹ رہی تھی۔ گردن کی پشت پر نرم رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے۔ اس نے تیزی سے لکڑی کا ایک اور ٹکڑا اٹھا کر آگ میں جھونکا۔ تاہم اس میں نمی تھی۔ بوجہ تپش اور روشنی میں کوئی اضافہ نہیں ہوا۔ اگر باقی لکڑیاں بھی نم آلود ہوئیں تو اسے ہائپوتھرمیا کا شکار ہونے سے کوئی بچانے والا نہیں تھا۔ اسے ادراک ہوا کہ وہ لزا کے ساتھ نامساعد حالات کی ایک ہی کشتی میں سوار ہوچکی ہے۔ اب دونوں کو مدد درکار تھی۔ لزا کے مقابلے میں اس وقت وہ زیادہ مخدوش حالت میں تھی۔ لزا اب بھی آزاد تھی اور اینڈریا نامعلوم مقام پر درندوں کے درمیان محصور ہوچکی تھی۔ اسلحے کے نام پر وہ چاقو تک سے محروم تھی۔

باہر دبی دبی آہٹیں، غراہٹیں بتارہی تھیں کہ بھیڑیے جان گئے ہیں کہ کیبن آباد ہوچکا ہے۔ وہ قریب آگئے تھے۔ اینڈریا نے سماعت پر زور دیا۔ بھوکے، خون آشام بھیڑیے کیبن کے گرد منڈلا رہے تھے۔ وہ ان کی تعداد کا اندازہ نہیں لگا سکی۔ چار، چھ، آٹھ یا زیادہ۔ یک لخت پھر خاموشی چھا گئی۔ چند ساعت کے وقفے سے بدلی ہوئی آواز ابھری۔ روشن دان کی سمت والی دیوار کو پنجوں سے کھرچا جارہا تھا۔ اینڈریا کی سانسیں اب تک ناہموار تھیں۔ تاہم وہ کیبن کی مضبوطی سے مطمئن تھی۔

اسے حوصلہ بلند رکھتے ہوئے خود کو ڈپریشن سے بچانا تھا۔ کسی طرح اسے یہاں سے فرار ہونا پڑے گا۔ بھیڑیوں سے دھیان ہٹا کر اس نے پھر کیبن کو کھنگالنا شروع کیا۔ ایک شیشے کے ٹکڑے کے علاوہ کوئی نئی چیز ہاتھ نہ آئی۔ ایک بار پھر سکوت طاری ہو گیا۔ تاہم اینڈریا بھیڑیوں کی موجودگی محسوس کر رہی تھی۔ بے اختیار اسے موک کی یاد آئی...... پھر کال کی شبیہہ یادداشت کی سطح پر ابھری...... اس کے ساتھ ماضی میں بتائے گئے وقت کی فلم چلنے لگی۔ یہاں مشکل میں، تنہائی میں وقتاً فوقتاً کال کی یاد آ رہی تھی۔ وہ چار سال بعد اس سے ملی تھی۔ برہم تھی۔ لیکن اس وقت اسے اکیلے میں پہلی بار احساس ہوا کہ کال کی شخصیت میں کوئی چیز بدل گئی ہے۔ کئی بار اس نے کال کی آنکھوں میں بے کلی دیکھی تھی۔

کال کی باتیں اور ٹپس یاد آئیں۔ بھیڑیوں کے متعلق وہ اینڈریا کو بتاتا تھا کہ اشتعال دلائے بغیر بھیڑیے شاذ ہی انسانوں پر حملہ کرتے ہیں...... اسے یاد آیا کہ کال بعض اوقات کس طرح کیمپ فائر روشن کرتا تھا۔ وہ اٹھی اور وہاں رکھی لکڑیوں کا جائزہ لینے لگی۔ ایک ٹکڑا منتخب کر کے اس نے بیرونی چھال ہٹائی اور اسے آتش دان میں جھونک دیا۔ ساتھ ہی اپنے لباس کا ایک ٹکڑا پھاڑ کر انگاروں پر رکھ دیا۔ کچھ دیر بعد آگ میں اضافہ ہونے لگا۔

آتشدان کے قریب سلیپنگ بیگ میں گھس کر وہ سونے کی کوشش کرنے لگی۔ اس نے نم شاخوں کی مدد سے اس بات کا خیال رکھا تھا کہ آگ ایک حد سے باہر نہ جائے۔

☆☆☆

اگلے روز کچی پکی نیند کے بعد وہ بیدار ہوئی۔ دن کا بیشتر حصہ میگ اور لزا کے گمنام شوہر کے بارے میں سوچتے ہوئے گزرا۔ علاوہ ازیں، زمین سے لے کر چھت تک اس نے کیبن کا بھرپور جائزہ لیا۔ وہاں موجود اشیا کو اس طرح ایک دیوار کے ساتھ سجایا کہ تاریکی کی صورت میں وہ بہ آسانی اپنی مطلوبہ شے تک پہنچ سکے۔

تیسرے روز سہ پہر کے وقت دور کہیں مدھم آواز ابھری۔ اینڈریا شیلف نما بیڈ پر لیٹی ہوئی ایک سربند ڈبا کھول کر کاجو کے دانوں سے لطف لے رہی تھی۔ آواز سن کر اس کے جبڑوں کی حرکت یک لخت تھم گئی۔ دھیان حسِ ذائقہ کی جانب سے ہٹ کر سماعت پر مرکوز ہو گیا۔ وہ آہستہ سے اٹھی اور بلی کی چال سے دروازے پر پہنچ گئی۔ کیا وہ لوگ واپس آ رہے ہیں یا اس کا وہم تھا۔ وہ دروازے سے ہٹنے والی تھی کہ اس کی سماعت نے برف دبنے کی مخصوص

کرنچ کرنچ پکڑ لی۔ آواز تیزی سے قریب آ رہی تھی۔ برفانی گاڑی کی آواز کا دور قریب کہیں پتا نہ تھا۔ دفعتاً دروازہ غیر معمولی انداز میں ہلا، اینڈریا اچھل کر پیچھے گئی اور گرتے گرتے بچی۔ تاہم اس کے حلق سے چیخ نکل گئی تھی۔

باہر سے حیوانی چیخ بلند ہوئی۔ کسی نے زوردار طریقے سے دروازہ دھڑ دھڑایا۔ جیسے دو بھاری شاخیں دروازے پر ماری گئی ہوں۔ اینڈریا کے مسامات نے پسینا اُگل دیا۔ باہر ریچھ موجود تھا۔

''جاؤ یہاں سے۔'' وہ خوف زدہ انداز میں چلّائی۔

ریچھ نے بھیانک آوازیں نکالیں اور گھوم کر کیبن کی پشت پر آ گیا۔ اینڈریا نے بوکھلاہٹ میں کال کی باتیں یاد کیں۔ کھانے پینے کی اشیا کو چھپا کر رکھنا چاہیے تاکہ ان کی بُو ریچھ کی قوتِ شامہ تک نہ پہنچے۔ حتیٰ کہ پیپرمنٹ اور ٹوتھ پیسٹ تک چھپا دینا چاہیے۔ اینڈریا نے تیزی سے فرائنگ پین خالی کیا اور اشیائے خورونوش پر سلیپنگ بیگ ڈال دیا۔ تاہم اسے احساس تھا کہ قدم اٹھانے میں اسے تاخیر ہو چکی ہے۔

ریچھ یقیناً بھوکا تھا۔

''یہاں سے چلے جاؤ۔'' وہ سراسیمگی کے عالم میں پھر چلّائی۔ ''مجھے اکیلا چھوڑ دو۔''

ریچھ، کتوں کے مانند سمجھ دار اور ہوشیار ہوتے ہیں۔ اس کی سماعت میں جیسے کال نے سرگوشی کی۔ اگر وہ زبردستی اندر گھسنا چاہیں تو باز نہیں آتے اور کوئی نہ کوئی طریقہ دریافت کر لیتے ہیں۔

دروازہ ایک بار پھر دھماکے سے چرچرایا۔ کیبن لرز اٹھا۔ اینڈریا پوری جان سے ہل کے رہ گئی۔ بھیڑیوں کا پورا غول انتظار کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ لیکن یہ ریچھ تھا، بلاشبہ بھوک سے پریشان...... دروازے کو لگنے والی ٹکر اس کی جسامت اور قوت کو ظاہر کر رہی تھی۔

اینڈریا تھر تھر کانپ رہی تھی۔ ان حالات میں کوئی سپر ہیرو بھی ہوتا تو گھبرا جاتا۔ ریچھ کی حیوانی آوازیں اس کے اشتعال کو ظاہر کر رہی تھیں۔ اینڈریا کی بے قابو دھڑکنیں پسلیاں توڑنے پر تلی ہوئی تھیں۔

وہ دہشت زدہ، آنکھیں پھاڑے دروازے کو گھور رہی تھی۔ ریچھ غالباً نئے منصوبے کے ساتھ دروازے پر ہلّا بولنے والا تھا۔ اینڈریا نے وزنی قدموں کی آواز کو دور جاتے سنا۔ آواز توقع سے زیادہ دور ہوتی چلی گئی۔ وہ الجھ گئی۔ کیا درندہ واپس جا رہا ہے؟

اچانک ایک دوسری طرز کی آواز سنائی دی۔ وہ

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

برفانی گاڑی کی آواز تھی۔ اینڈریا کو یقین نہیں آیا۔ ریچھ، انجن کی آواز سے بوکھلا کر پسپا ہو گیا تھا۔ چہ خوب...... ایک دشمن نے دوسرے دشمن کو بھگا دیا تھا۔ اینڈریا کے ستارے اچھے تھے۔ یہ الگ بات تھی کہ وہ متواتر دشمنوں کے گھیرے میں تھی۔

اطمینان ہونے کے بعد وہ جھپٹی اور دروازہ پیٹتے ہوئے چیخنے لگی۔ ''مجھے یہاں سے نکالو...... جلدی کرو......''

''آرام سے، ذرا پیچھے ہٹ جاؤ۔'' باہر سے آواز آئی۔ ''کوئی ہوشیاری دکھائی تو برف میں دفنا کر چلے جائیں گے۔''

''میں پیچھے ہٹ رہی ہوں۔ دروازہ کھولو۔''

ایک آدمی پسٹل ہاتھ میں لیے اندر داخل ہوا۔

''گھوم جاؤ۔''

''گھوم گئی۔''

''ہاتھ دیوار پر رکھ لو۔''

''ہاتھ دیوار پر۔''

''ہلو گی تو پہلی گولی ٹانگ پر ماروں گا۔''

''نہیں ہلوں گی۔'' اینڈریا فرمانبردار بچی کی طرح حکم کی تعمیل کر رہی تھی، اس کی آنکھوں پر پٹی باندھی گئی۔

''بیڈ پر بیٹھ جاؤ۔''

''بیٹھ گئی۔'' اسے حیرت کے ساتھ خوشی تھی کہ انہوں نے منہ پر ٹیپ نہیں لگایا تھا۔ ہاتھ بھی کھلے ہوئے تھے۔

''کال ملاؤ۔'' اس نے کسی کو ہدایت دی۔ اینڈریا نے الجھن محسوس کی۔ کیا یہ تاوان کا معاملہ ہے۔

''ٹک...... ٹک...... وقت گزرتا رہا۔ دس منٹ تک کچھ بھی نہ ہوا۔ ہر جانب خاموشی تھی۔ اینڈریا نے سگریٹ کی بُو محسوس کی پھر فون کی گھنٹی بجی۔

''یپ، رائٹ، اوکے۔''

قدموں کی آہٹ ابھری۔ کسی نے موبائل فون اینڈریا کے کان سے لگا دیا۔ اسے موبائل فون پر تعجب ہوا۔ تاہم فون کے سائز نے اس کی غلط فہمی دور کر دی۔ وہ سیٹلائٹ فون تھا۔

''ہیلو کہو۔'' کسی نے اینڈریا کے لیے حکم صادر کیا۔

''ہیلو؟''

''اینڈی؟''

اینڈریا کے دماغ میں رنگ رنگ کے ان گنت ستارے گردش کرنے لگے۔ اسے لگا کہ وہ کرۂ ارض سے بہت دور بے وزنی کی کیفیت میں ہلکورے لے رہی ہے۔

وہ لزا کی آواز تھی۔ وہ حیرتِ پیہم کے سمندر میں غوطہ زن تھی۔ وہ لزا کی آواز تھی۔ ملاقات ایسے ہونی تھی؟ اینڈریا نے چار سال بعد بہن کی آواز سنی تھی۔ تاہم اسے یوں محسوس ہوا جیسے لزا پہلو میں بیٹھی ہے۔ اسباب و تغیرات کی نذر ہونے والے تعلقات کا اِک نیا باب کھل رہا تھا۔ کتنی محبت اور ہم آہنگی تھی دونوں میں۔ مزاج و عادات میں تضادات کے باوجود۔ پھر کیا ہوا؟ کیوں ہوا؟

''اینڈی؟''

''جواب دو۔'' کوئی اینڈریا کے دوسرے کان کے قریب غرایا۔ اینڈریا کو جھٹکا لگا اور وہ ہوش کی دنیا میں واپس آ گئی۔

''اینڈی، کہاں ہو؟ تم ٹھیک تو ہو؟''

''یس۔'' وہ بولی۔ ''یس، لزا۔ میں ہوں۔ میں یہاں ہوں۔ ہاں، میں ٹھیک ہوں۔''

''میں تمہیں نکال لوں گی، اوکے؟'' لزا نے تیزی سے کہا۔ ''تم کہاں ہو؟''

اسی وقت فون ہٹا لیا گیا۔

اینڈریا اچھل کر کھڑی ہوئی، وہ چیخ رہی تھی۔ ''پہاڑوں میں۔ ہال روڈ کے شمال میں۔ پہاڑوں پر۔''

ایک مضبوط بازو اینڈریا کی گردن کے گرد لپٹ گیا۔ دوسرا ہاتھ اس کے منہ پر جم گیا۔ کسی نے اس کے لیے ایک فحش گالی ایجاد کی۔ اسے واپس بٹھا دیا گیا۔ وہ شدتِ جذبات سے لرزاں تھی۔ اس کی مٹھیاں کھل بند ہو رہی تھیں۔

''یس۔'' مردانہ آواز آئی۔ ''ہاں، فال وے پر۔ چھ بجے...... جیسا کہ طے ہوا تھا۔ چھ بجے پہنچ جانا۔ ورنہ تمہاری بہن کے ساتھ وہ سلوک کیا جائے گا کہ تم دونوں خود ہی خودکشی کر لو گی۔'' بولنے والے نے سفاک لہجے میں دھمکی دی۔ وہ غالباً لزا سے بات کر رہا تھا۔ اینڈریا کسمسا کر رہ گئی۔

کچھ دیر وہاں خاموشی رہی۔

''چلو نکلو۔'' کسی نے کہا۔ لیکن اینڈریا ہار ماننے کے لیے تیار نہ تھی۔ اس کے اغوا کی وجہ سامنے آ گئی تھی۔ وہ اگر اسے آزاد بھی کر دیتے تو ظاہر ہے، پہلے لزا کو قابو کرتے۔ ضروری نہیں تھا کہ لزا کو دبوچنے کے بعد وہ اینڈریا کو چھوڑ دیتے۔ اگر چھوڑ بھی دیتے تو بے معنی تھا۔ دونوں بہنوں کی جان ایک دوسرے میں اٹکی ہوئی تھی۔ اینڈریا کو کسی بھی طرح فرار ہونا تھا۔

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

تینوں کیبن سے نکل چکے تھے اور برفانی ڈھلوان پر پیش قدمی کر رہے تھے۔ اس مرتبہ ایک ہی آدمی نے اس کا بازو تھاما ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ بھی کھلے ہوئے تھے۔ کیا کرنا چاہیے؟ اس کا ذہن برق رفتاری سے کام کر رہا تھا۔ معاً اس کا دل بہت زور سے دھڑکا۔ اسے برف دبنے کی مخصوص کرنچ سنائی دی۔ جو اگرچہ مدھم تھی لیکن اینڈریا کی سماعت نے نہ صرف محسوس کر لی بلکہ شناخت بھی کر لی۔

فوراً بعد آہٹیں بلند ہوئیں، شاخیں چٹخنے کی آواز آئی اور ایک حیوانی چیخ بلند ہوئی۔ وہ لوگ یوں رکے، جیسے چلتی گاڑی میں ایمرجنسی بریک لگ ہوں۔

"یہ کیا ہے؟" ان میں سے ایک نے کہا۔

"خدا جانے۔" دوسرے نے کہا۔ "لیکن رکو مت، یہاں سے نکلو۔"

درندے کی غصیلی، حیوانی آواز پھر بلند ہوئی۔

دہشت کے تیز دھار بلیڈ نے گویا اینڈریا کے اعصاب کو اُدھیڑ ڈالا۔ اگر یہ مادہ تھی تو وہ سب خوفناک آفت کی زد میں تھے۔ ریچھنی اپنے بچوں کی وجہ سے بہت جلد غضب کی انتہا کو چھونے لگتی ہے اور ہلاکت خیز حملہ کرنے میں قطعی نہیں ہچکچاتی۔

"یہ ریچھ ہے۔" اینڈریا کو بتانا پڑا۔ اس کی آواز میں خوف و ہراس کے سوا کچھ نہ تھا۔ "خدا کے لیے ساکت ہو جاؤ۔" اس نے آنکھوں کی پٹی نوچ پھینکی۔ اسے دو آدمیوں کی جھلک نظر آئی۔ ایک کے چہرے پر داڑھی تھی۔ وہ دونوں اینڈریا کے بجائے، بیس گز دور سفید رنگ کی بھاری بھرکم ریچھنی کو دیکھ رہے تھے۔

ان کے بائیں جانب ریچھنی کے بچے کی آواز سنائی دی۔ اینڈریا کا خدشہ درست نکلا تھا۔ ریچھنی کی موٹی بالدار کھال "ہیبرنیشن" کے باعث مزید دبیز ہو گئی تھی۔ وہ چاروں ہاتھ پیروں کے بل ان کو گھور رہی تھی۔ اس کا وزن کم سے کم بھی 800 سو پونڈ تھا۔

"حرکت مت کرنا۔" اینڈریا نے التجا کی۔ "پلیز بالکل مت ہلنا۔"

داڑھی والے نے گالی بکی اور پسٹل والا ہاتھ سیدھا کیا۔

ریچھنی عقبی ٹانگوں پر کھڑی ہو گئی۔ اس کے ہونٹ پلٹ گئے۔ اس کے دو انچ لمبے فولادی دانت نمایاں ہو گئے۔ اس نے منہ کھول کے بند کیا۔ کھٹ کی ایسی آواز آئی، جیسے الیکٹرک اوون کا ڈور بند کرتے وقت آتی ہے۔

"نہیں، پلیز نہیں...... کچھ مت کرو۔ وہ چلی جائے گی۔" اینڈریا نے ہاتھ جوڑ دیے۔ وہ جانتی تھی کہ ریچھنی کی کھال کے لیے پسٹل کھلونوں سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتے۔ احمق...... گدھے...... اس نے زیرلب کہا اور انچ انچ کر کے پیچھے کھسکنے لگی۔ وہ دعا کر رہی تھی کہ دونوں آدمی پاگل پن سے باز رہیں۔ وہ اور اینڈریا، ریچھنی اور اس کے بچے کے درمیان نہیں تھے۔ پھر بھی اگر ریچھنی نے خطرہ محسوس کیا تو بلا تامل ان پر چڑھ دوڑے گی۔

"لعنت ہے۔" گن بردار نے فائر کیا۔ دہشت سے اینڈریا کی آنکھیں پھٹی رہ گئیں۔ بدن کا ہر رونگٹا کھڑا ہو گیا۔

ریچھنی کوئی لمحہ ضائع کیے بغیر چاروں پیروں پر آئی اور ہلّہ بول دیا۔ اتنے وزن کے ساتھ وہ برق رفتاری سے بیس گز کا درمیانی فاصلہ طے کر رہی تھی۔ دھمکتے قدموں کے ساتھ برف کے ذرات اُڑ رہے تھے۔ اینڈریا پلٹ کر دیوانہ وار درختوں کی طرف بھاگی۔ اوپر تلے کئی فائر ہوئے اور ریچھنی کی بھیانک آواز گونجی۔ پلٹ کر دیکھنے کا وقت ہی نہیں تھا نہ ضرورت۔ اینڈریا خوب جانتی تھی کہ وہ لوگ کس قیامت کو دعوت دے بیٹھے ہیں۔

درندے کی ایک اور مشتعل چیخ بلند ہوئی۔ اینڈریا نے ریچھنی کے بچے کی خوف زدہ آواز بھی سنی۔ وہ درختوں کے قریب پہنچ گئی تھی۔ اس نے عقب میں جھانکنے کا رسک لے ہی لیا۔ فائر کرنے والا فرار ہو رہا تھا۔ دوسرا اینڈریا کی طرح درختوں کی طرف بھاگ رہا تھا۔ مشتعل ریچھنی گولیاں چلانے والے کے سر پر تھی۔

اینڈریا نے ہانپتے ہوئے دوڑ لگائی اور درختوں میں گھس گئی۔ رکے بغیر وہ گھنی جھاڑیوں میں گھستی چلی گئی۔ اس کے ہاتھ اور پیروں پر خراشیں پڑ گئیں۔

آخری فائر گونجا اور پھر انسانی چیخیں۔ "گولی چلاؤ، خدا کے لیے گولی چلاؤ۔" غالباً وہ اپنے ساتھی کی مدد کا طالب تھا۔ جھاڑیوں میں سے اینڈریا کو اس کا دوسرا ساتھی کہیں دکھائی نہیں دیا۔

ڈھلوان پر سے ایک بھیانک انسانی چیخ بلند ہوئی۔ اینڈریا نے گردن گھمائی۔ بڑا ہولناک نظارہ تھا۔ اینڈریا کی نگاہ پتھرا گئی۔ ریچھنی نے فائرنگ کرنے والے کو چھاپ لیا تھا۔ آناً فاناً درندے نے اس کا گن والا ہاتھ شانے سے اس طرح اکھاڑ لیا، جیسے کوئی بہ آسانی شاخ سے پھول توڑ لیتا ہے۔ ایک کریہہ چیخ کے ساتھ خون کا فوارہ بلند ہوا اور سفید برف انسانی خون سے رنگ گئی۔ اینڈریا پر سکتہ طاری تھا۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

ریچھنی پچھلی ٹانگوں پر کھڑی ہوئی اور انسانی عضو ایک طرف اچھال دیا۔ وہ دوبارہ زخمی پر گری۔ وہ وزنی جسیم ریچھنی کے بوجھ تلے برف میں دفن ہو گیا۔ وہاں صرف درندہ نظر آرہا تھا۔ معاً ہر طرف مرگ آسا سناٹا سرائیت کر گیا۔ سفید درندے کے آس پاس نقرئی برف خون سے رنگین ہو گئی تھی۔

درندے نے سر اٹھایا اور چاروں پیروں پر پوری طرح کھڑا ہو گیا۔ اس کی تھوتھنی خون سے سرخ ہو رہی تھی۔

ریچھنی نے اِدھر اُدھر دیکھا، پھر درختوں کی طرف منہ کرلیا۔

اینڈریا ساکت تھی، اس نے پلک تک نہیں جھپکی تھی۔ پھر ریچھنی کیوں اس کی طرف متوجہ تھی جس آدمی کو ریچھنی نے اینڈریا کی آنکھوں کے سامنے ہلاک کیا تھا، وہ آخر میں بھاگ کھڑا ہوا تھا۔ نتیجتاً اس وقت سفید ریچھنی درختوں سے زیادہ دور نہیں تھی۔ اور براہِ راست اینڈریا کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔ اس نے نہایت آہستگی سے نظر جھکالی۔ براہِ راست دیکھنے سے بہتر تھا کہ وہ نظر نیچی رکھے۔ سینے میں دل ڈھول کے مانند بج رہا تھا۔

بندھی نظر کا تار ٹوٹنا درندے کے نزدیک کم خطرے کی علامت ہوتا ہے، بجائے اس کے کہ نظریں چار رکھی جائیں۔ ریچھنی سر جھکا کر اینڈریا کی طرف چل پڑی۔ وہ درندے کی اس حرکت پر حواس باختہ ہو گئی۔

''پلے ڈیڈ...... پلے ڈیڈ...... مردہ بن جاؤ......'' اس کے تصور میں کال کی چیخ بلند ہوئی۔ اینڈریا آنکھیں بند کر کے ڈھیرے سے لڑھک گئی۔ خوفناک حالات میں یہ آخری ترکیب تھی، جس پر عملدرآمد کرنے کے لیے غیر معمولی قوتِ ارادی درکار ہوتی ہے۔ دل کہہ رہا تھا کہ اٹھ کر بھاگو۔

''پلے ڈیڈ......'' تصور میں کال چیخ رہا تھا۔

ریچھنی کا منہ محض چند انچ کے فاصلے پر تھا۔ اینڈریا نے سانس تک روک لی۔ ریچھنی کے منہ سے سڑے ہوئے گوشت کی بُو آرہی تھی۔ اینڈریا نے منہ بنانے سے احتراز کیا۔ لاش منہ نہیں بناتی۔

''تم مر چکی ہو۔ میلونی کے خرگوش کے مانند مردہ ہو۔'' اس نے خود کو سمجھایا۔ درندے نے پنجے سے ٹھوکا دیا۔ اس کا جسم پیٹ کے بل گھوم گیا۔ چہرہ برف میں دھنس گیا۔ وہ بے حد کڑے لمحات تھے۔ پتا پانی ہوا جارہا تھا۔ ریچھنی متواتر اسے ٹٹول رہی تھی، تاہم جارحیت کا عنصر ناپید تھا۔ نہ اس کے حلق سے کوئی آواز نکل رہی تھی۔ اچانک کچھ فاصلے پر بچے کی آواز آئی۔ ریچھنی کی توجہ بٹ گئی۔ پھر بچے کی فکر نے اسے ''مردہ'' اینڈریا کے قریب سے ہٹالیا۔

اینڈریا نے فوراً ہی حرکت کی حماقت نہیں کی۔ البتہ اس نے آہستگی سے سانس کھینچی۔ ''تھینک یو، کال۔'' اس نے خود سے کہا۔ کرشمہ ہو گیا تھا۔ اذیت ناک موت کا خطرہ ٹل رہا تھا۔ چند منٹ بعد نہایت احتیاط سے اس نے سر اٹھانا شروع کیا۔ ریچھنی غائب تھی۔ وہ ڈھیرے سے گھٹنوں کے بل اٹھی۔ چاروں طرف دیکھا اور کھڑی ہو کر آہستہ سے ایک درخت کی آڑ میں سرک گئی۔ کئی جگہ سے اس نے کانٹے اور پتے ہٹائے، لباس درست کیا۔ ''تھینک گاڈ، بلین تھینکس۔''

درختوں کی آڑ لیتی ہوئی وہ تیزی اور اندازے سے اس طرف بڑھی جہاں اس کے خیال میں برفانی گاڑی کو ہونا چاہیے تھا۔ اس کی کوشش تھی کہ حرکت کرتے ہوئے کسی قسم کی آواز نہ پیدا ہو۔ کچھ تگ و دو کے بعد اسے گاڑی نظر آگئی۔ برداشت کا بندھن ٹوٹ گیا۔ چابیوں سے متعلق دعا کرتی ہوئی وہ گاڑی کی سمت بھاگی۔

گاڑی پر سوار ہوتے ہوئے اس نے سکون کی سانس لی۔ چابیاں جگہ پر تھیں۔ سکون کی سانس ٹوٹی نہ تھی کہ فائر کی آواز آئی۔ اس نے دھماکے کی سمت دیکھا اور چابی گھمائی۔ درختوں میں سے جان بچا کے بھاگنے والا دوسرا ساتھی برآمد ہوا تھا۔ وہ پسٹل لہراتا ہوا چلا رہا تھا۔ اس کا رخ اینڈریا کی طرف تھا۔ اینڈریا نے مشین گھمائی اور پہاڑ سے نیچے اترنے لگی۔ ہتھیار بدست قریب پہنچ گیا تھا اور گولی مارنے کی دھمکی دے رہا تھا۔ وہ رخ بدل کے گاڑی کے متوازی دوڑ رہا تھا۔ اینڈریا نے رفتار بڑھائی اور سر نیچے کر کے معاً گاڑی کا رخ حملہ آور کی جانب کر دیا۔

دھماکا ہوا۔ پتا نہیں گولی گاڑی میں لگی یا برف میں گھسی...... بہرحال اینڈریا محفوظ تھی۔ اینڈریا رفتار بڑھاتی گئی۔ وہ حملہ آور کے سر پر تھی۔ اس نے اپنے دوسرے ساتھی کے مانند پسٹل پر انحصار کرنے کی غلطی دہرائی۔ دو مزید دھماکے ہوئے۔ ٹارگٹ کلیئر نہیں تھا۔ گاڑی برف کے ذرات اُڑا رہی تھی۔ تیسرا عنصر اس کی حد سے بڑھی ہوئی بدحواسی تھی۔ یقیناً اس نے بھی اپنے ساتھی کی دلخراش موت کا منظر دیکھا تھا اور اب تک شاک میں تھا۔ اس نے گاڑی سے بچنے کے لیے چھلانگ لگانے میں خاصی تاخیر کر دی تھی۔ اس کا منہ کھل گیا تھا لیکن کوئی چیخ برآمد نہ ہوئی۔ تصادم کے بعد وہ فضا میں بلند ہوا اور قلابازی کھا کر منہ کے بل برف پر گرا۔ گاڑی کا توازن بگڑا۔ کوشش کے باوجود گاڑی دائیں

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

جانب جھکتی چلی گئی۔ اینڈریا نے سر اٹھا کر ہینڈل بارز چھوڑ دیں اور بائیں جانب کود ی۔ برفانی مشین دائیں جانب پہلو کے بل گر کر کچھ دور گھسٹتی چلی گئی۔ اینڈریا بائیں جانب لڑھکنیاں کھانے کے بعد چت پڑی آسمان کو گھور رہی تھی۔ ٹانگوں میں ٹیسیں اٹھ رہی تھیں۔ آہستہ آہستہ سانس ہموار ہوئی اور دل اپنے ٹھکانے پر آ کر معمول کے مطابق دھڑکنے لگا۔

اس نے ٹانگیں ہلا کر ہڈیوں کی سلامتی چیک کی پھر لنگڑاتی ہوئی اٹھی۔ بازو بھی دکھ رہا تھا۔ اس نے حملہ آور کو پلٹ کر دیکھا۔ وہ زندہ تھا لیکن سانس کی رفتار تسلی بخش نہیں تھی۔ اس نے اضطراری طور پر اِدھر اُدھر دیکھا۔ وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی۔ خود اس کی سلامتی ابھی تک خطرے میں تھی۔ حالیہ دھماکوں کے بعد کوئی بھی درندہ وہاں نازل ہو سکتا تھا۔

وہ گری ہوئی گاڑی کی طرف چل دی۔ جیسے تیسے اس نے گاڑی کو سیدھا کیا۔ تاہم وہ انجن اسٹارٹ کرنے میں ناکام رہی۔ پیدل ہی نکلنا پڑے گا۔ اس نے سوچا۔ کھانے پینے کی اشیا کے لیے کیبن جانے کا خیال آیا۔ جسے اس نے فوراً ہی رد کر دیا۔

سوچ بچار کے بعد وہ اس مقام پر واپس آئی جہاں پر اس نے برفانی مشین اسٹارٹ کی تھی۔ ڈھلوان پر اس نے مشین کے نشانات کا جائزہ لیا اور انہیں دیکھتی ہوئی نیچے اترنے لگی۔

اینڈریا نے گھڑی دیکھی۔ غروب آفتاب میں چار گھنٹے باقی تھے۔ اغوا کنندگان جب اسے برفانی گاڑی پر کیبن تک لائے تو اندازاً گاڑی نے ایک گھنٹا سفر کیا تھا۔ یعنی تیس میل کے لگ بھگ پہاڑ سے اترنے کے لیے اسے کم از کم تیس میل چلنا پڑے گا۔ سورج غروب ہوتے ہوتے ٹھنڈ بڑھتی جائے گی۔ ساتھ ہی درندوں کا خطرہ بھی۔ اگر وہ نیچے پہنچنے میں کامیاب ہو گئی تو ہال روڈ تک جانے کے لیے ایک دو میل مزید طے کرنے پڑیں گے۔

وہ خود سے باتیں کرتی ہوئی ایک گھنٹے تک چلتی رہی۔ میں اور لز ابھی نہیں لڑیں گے۔ وہ جیسی ہے ٹھیک ہے، میں اسے اپنی مرضی کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کبھی نہیں کروں گی۔ میں کال کو معاف کر دوں گی۔ وہ کیا کہنا چاہتا ہے، میں اسے بولنے دوں گی۔ اور...... اور میں یہاں سے نکل جاؤں گی۔ لز ابھی صحیح سلامت رہے گی۔ اس نے آسمان کو دیکھ کر خدا کو یاد کیا۔

دفعتاً اس کی سماعت سے ٹکرانے والی آوازوں نے اسے ہوشیار کر دیا۔

''ہاؤ...... ہاؤ...... جارج......'' ایک مردانہ آواز ہوا کے دوش پر تیرتی ہوئی آئی۔ وہ آٹھ عدد کتوں کے ساتھ اچانک ہی نمودار ہوا تھا۔ برف پر پھسلنے والی لکڑی کی مخصوص سلیڈ (Sled) کو آٹھ کتے کھینچ رہے تھے۔ سلیڈ پر ہیڈ لیمپ اور کئی اشیا موجود تھیں۔ اس کے شانے سے بندوق جھول رہی تھی اور بیلٹ کے ساتھ چھرے نما چاقو...... گلے میں دوربین جھول رہی تھی۔ اس کے چوڑے چہرے پر تجسّس کے آثار نمایاں تھے۔

''تم کون ہو؟ میں نے دھماکوں کی آواز سنی تھی؟'' وہ بولا۔ ''راستے میں ایک سفید ریچھ کی جھلک بھی دیکھی تھی۔''

اجنبی کو دیکھ کر اینڈریا پر جیسے شادی مرگ کی کیفیت طاری ہو گئی۔ زندگی میں کوئی چیز دیکھ کر وہ اتنی خوش نہیں ہوئی تھی۔ ان حالات اور اس موقع پر اجنبی نے اسے ناقابلِ بیان مسرت سے ہمکنار کیا تھا۔

''میرا نام والٹر ہے۔'' اس نے تعارف پیش کیا۔ نقوش سے وہ مقامی لگ رہا تھا۔

''والٹر، تم ایک اسٹار ہو۔'' اینڈریا جذباتی ہو گئی۔ اس نے خود کو بمشکل والٹر کو گلے لگانے سے روکا۔ ''میرا خیال تھا کہ اس ویرانے میں مجھے بے یار و مددگار ساری رات چلنا پڑے گا۔''

''تمہاری مشین کہاں ہے؟''

''برف میں پھنس گئی تھی، پھر اسٹارٹ نہیں ہوئی۔'' اینڈریا نے اختصار کے ساتھ سفید ریچھنی کے حملے اور اپنے اغوا کے بارے میں بتایا۔

''تم ہی وہ لڑکی ہو، جس کے اغوا کی خبریں چل رہی ہیں؟'' والٹر کا منہ حیرت سے کھل گیا۔

''ہاں، میں ہی ہوں۔''

''ویل...... ویل......'' اس کے دانت نکل آئے۔ ''یعنی میں ہیرو بننے جا رہا ہوں۔ جس نے کئی روز بعد اس دور افتادہ ویرانے سے تمہیں زندہ سلامت نکال لیا۔'' اس نے پُرجوش انداز میں کہا۔

''کوئی شک نہیں کہ تم ہیرو بن چکے ہو۔'' اینڈریا نے مسکراتے ہوئے تائید کی۔

☆☆☆

وہ جس گاؤں میں داخل ہوئے، والٹر کے مطابق وہ راون کریک کہلاتا تھا۔ اس علاقے میں والٹر ہی واحد شخص تھا، جس کے پاس اب تک کتوں کی ٹیم صحیح سلامت تھی۔ اس

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

کا بچپن بھی یہیں گزرا تھا۔ وہ علاقے کے چپے چپے سے واقف تھا۔ اینڈریا نے وہاں والٹر کے کیبن سمیت ہر کیبن پر سیٹلائٹ ڈش دیکھی۔ اسے ٹیلی گراف پول بھی نظر آئے۔ یعنی بجلی اور فون دونوں کی سہولت تھی۔

''اندر چل کر حلیہ درست کرو اور تازہ دم ہو جاؤ۔'' والٹر نے دعوت دی۔

والٹر نے اپنی بیوی کیتھی سے اینڈریا کا تعارف کرایا۔ ان کے پانچ بچے تھے جو اسے یوں گھور رہے تھے جیسے وہ دوسرے سیارے کی مخلوق ہو۔ اینڈریا نے دیکھا کہ وہاں دو ہی کمرے تھے۔ پانچوں بچے ایک ہی بیڈ استعمال کرتے تھے۔ دوسرا والدین کے زیر استعمال تھا۔ آتش دان تھا، کچن کی گنجائش نہیں تھی۔ البتہ ٹی وی موجود تھا۔ یقیناً ٹی وی پر اس کے اغوا کی خبریں چلائی گئی ہوں گی۔

''کیتھی...... اینڈریا کے طعام کے لیے کچھ کرو، میں ٹروپرز کو اطلاع دیتا ہوں۔'' والٹر نے فون اٹھایا۔

والٹر نے لاف زنی سے احتراز کرتے ہوئے سارجنٹ پیکاٹی کو بتایا کہ اس نے اینڈریا کو بچالیا ہے اور وہ اس کے گھر میں محفوظ ہے۔

اینڈریا حال سے بے حال ہو گئی تھی۔ کوئی نازک اندام لڑکی ہوتی تو خوف و دہشت سے ہی ہارٹ فیل ہو جاتا......

کیتھی بھی اپنے شوہر کی طرح تھی۔ وہ خوش اخلاقی سے ملی اور خاطر مدارات میں جُت گئی۔ اینڈریا فون کی گفتگو سن رہی تھی۔

''نہیں ہم انتظار نہیں کر سکتے، دھند پھیل جائے گی...... ہیلی کاپٹر میں پہنچ رہے ہیں۔'' والٹر سنتا رہا پھر بولا۔ ''او کے۔'' اور فون اینڈریا کو پکڑا دیا۔

وکٹر، اغوا کنندگان کا حلیہ جاننا چاہتا تھا۔ اسے کہاں رکھا گیا تھا؟ سفید جیپ کیسی تھی؟ وہ کیسے فرار ہوئی؟ اینڈریا جواب دیتی رہی۔ بعدازاں اس نے لزا کی خیریت معلوم کی۔

''وہ اغوا کنندگان سے رابطے میں ہے لیکن درمیان میں کوئی اور آدمی ہے۔'' وکٹر نے بتایا۔

''درمیانی رابطہ کون ہے؟''

''ہم کوشش کر رہے ہیں...... شاید لزا کو علم ہو۔ لیکن وہ تمہارے تحفظ کی خاطر احتیاط برت رہی ہے۔''

اینڈریا کی آنکھیں بھر آئیں۔

''میرا خیال ہے کہ ہم اغوا کنندگان کو پہچان گئے ہیں لیکن درمیانی رابطہ ہی بنیادی کڑی ہے۔ ہم ایک ایئر کرافٹ پہاڑوں میں بھیج رہے ہیں۔ تیسرے آدمی کو وہیں کہیں ہونا چاہیے۔ تم کیا مدد کر سکتی ہو؟''

تیسرا آدمی کون ہو سکتا ہے؟ کیا لزا کا شوہر؟ کیا لزا کو پتا ہے کہ وہ آزاد ہو چکی ہے، چنانچہ خود لزا کو ''فال وے'' سے دور رہنا چاہیے۔

''کونی کہاں ہے؟ کیا وہ ٹھیک ہے؟'' اینڈریا کو کونی کا خیال آیا۔

''وہ گھبرائی ہوئی ہے۔ ویسے ٹھیک ہے۔ وہ پندرہ میل پیدل چل کر واپس آئی تھی۔ تمہاری خیریت سے آگاہی کے بعد اس کی حالت مزید بہتر ہوئی ہے۔ تین سے چار آدمی ملوث ہیں اور تمہیں چارے کے طور پر استعمال کر کے لزا کو قابو کرنا چاہتے ہیں۔ کیا تم بتا سکتی ہو کہ لزا کس چیز پر ریسرچ کر رہی تھی۔ یہ کوئی بہت اہم معاملہ لگتا ہے، جس کی وجہ سے سارا فساد پھیلا ہوا ہے۔''

''نہیں، میں نہیں جانتی۔'' اینڈریا نے جھوٹ بولا۔

''آر یو شیور۔''

''یس۔ آئی ایم سوری۔'' اینڈریا نے جماہی لی۔

''میری حالت ٹھیک نہیں ہے۔ سوال جواب بعد کے لیے رکھو۔'' اینڈریا نے تھکی ہوئی نرم آواز میں کہا۔

''میں سمجھتا ہوں۔ تم آرام کرو۔''

''تم غسل کر کے کچھ کھا پی لو...... بچے نیچے لیٹنے کے عادی ہیں۔ تم ان کا بیڈ استعمال کر سکتی ہو۔'' کیتھی نے کہا۔

اس غریب گھرانے کی مہمان نوازی پر اینڈریا کی آنکھوں میں تحسین و تشکر کے جذبات نظر آئے۔

جب وہ استراحت کے لیے لیٹی تو والٹر اپنے دوست احباب کو اپنی کارکردگی کے بارے میں زور شور سے باری باری آگاہ کر رہا تھا۔ اینڈریا خاموشی سے لطف اندوز ہونا چاہتی تھی۔ لیکن اس کی آنکھیں بند ہوتی چلی گئیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ گہری نیند سو چکی تھی۔

☆☆☆

شور شرابے سے معاً اینڈریا کی نیند اُچٹ گئی۔ چند لمحے تک اس کی سمجھ میں نہیں آیا کیا ہو رہا ہے اور وہ خود کہاں ہے۔

''فلیئر ز لاؤ۔'' والٹر چیخا۔ وہاں روشنیاں کھلی ہوئی تھیں۔ ٹی وی بھی آن تھا۔ اینڈریا اٹھ بیٹھی۔ گھڑی دیکھی ایک بج رہا تھا۔ بچے بھی اٹھ گئے تھے۔ کیتھی کے ہاتھ میں لوڈڈ شاٹ گن تھی۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

"کیا ہو رہا ہے؟" اینڈریا پریشان ہوگئی۔

"ایئر کرافٹ ہے۔ تاریکی میں لینڈ نہیں کر سکتا۔" والٹر نے بتایا۔

"اور یہ شاٹ گن؟"

"احتیاط اچھی ہے، پتا نہیں کون ہے۔" کیتھی نے کہا۔

کچھ دیر کی افراتفری کے بعد والٹر فلیئرز لے کر باہر نکل گیا۔ وہ طویل رن وے نما پٹی کی نشاندہی کے لیے فلیئرز رکھنے جا رہا تھا۔ محلے کے کچھ اور لوگ بھی جمع ہو گئے تھے۔ رات ہی وہ سب والٹر کی "ہیروشپ" سے باخبر ہو چکے تھے۔

اینڈریا بھی چوکس ہو چکی تھی۔ اس نے اشارے سے پسٹل کے بارے میں پوچھا۔ کیتھی نے بڑے لڑکے، جو ابھی چھوٹا ہی تھا، کو اشارہ کیا۔ اس نے ایک چھوٹے کپ بورڈ میں سے پسٹل نکال کر اینڈریا کو پکڑا دیا۔ بچے اینڈریا سے مرعوب تھے۔ گاؤں بیدار ہو چکا تھا۔ جو اندر تھے، ان کی نگاہ بھی باہر تھی۔ اینڈریا نے کھڑکی پر پوزیشن سنبھال لی۔ کیتھی دروازے کے ساتھ لگی ہوئی تھی۔ وقت گزرنے لگا۔

ایئر کرافٹ لینڈ کر چکا تھا۔

والٹر کے ساتھ ایک دراز قامت شخص گاؤں کی طرف آ رہا تھا۔ اس کے شانے سے بھی شاٹ گن جھول رہی۔ والٹر کی شاٹ گن اس کی کہنی اور بازو کے حلقے میں تھی۔ گاؤں کے چند افراد ان دونوں کے دائیں بائیں تھے۔ فاصلہ تھا۔ اینڈریا پہچان نہ سکی۔ روشنی بھی کم تھی۔ تاہم اسے دراز قامت کی مخصوص چال میں شناسائی کا احساس ہوا۔

وہ لوگ قریب آتے گئے۔ چہروں کے نقوش واضح ہونے لگے۔

"اوہ نو۔" اینڈریا نے کیتھی کو گن چھوڑنے کا اشارہ دیا، اور اپنا پسٹل بھی واپس کر دیا۔ والٹر کے ہمراہ کال پیکاٹی تھا۔ وہ دونوں جوتوں سے برف جھاڑ کر اندر داخل ہو گئے۔

"اینڈی، تمہیں دیکھ کر...... بلکہ زندہ دیکھ کر خوشی ہوئی۔" کال نے شاٹ گن ایک طرف دیوار سے ٹکا دی۔

"لیکن تاریکی میں کوئی ایئر کرافٹ اتارنے کی کوشش نہیں کرتا۔" وہ بولی۔

"ہاں ٹھیک ہے لیکن میں خود کو روک نہ سکا۔"

"تم نے خود کو اور ایئر کرافٹ کو خطرے میں ڈال دیا۔ کیا پاگل پن ہے؟" والٹر نے تبصرہ کیا۔

"کوئی ریڈیو پر بہت سے لوگوں کو اینڈریا کی بازیابی اور "راون کریک" کے بارے میں بتاتا رہا تھا۔ پتا نہیں، یہ باتیں کس کس نے سنی ہوں گی۔ اگر دشمنوں کو بھنک لگ چکی ہے تو "راون کریک" تک پہنچنے میں ان کو زیادہ وقت نہیں لگے گا۔" کال نے آمد کی وجہ بھی بتا دی۔

والٹر کا منہ لٹک گیا۔ رات وہی ریڈیو پر اپنے کارنامے کی تشہیر کرتا رہا تھا۔

"تو تم میری حفاظت کے لیے نکلے ہو؟" اینڈریا نے لہجہ نرم رکھا تھا۔

"لزا کی کوئی اطلاع ہے؟" کال نے اینڈریا کے سوال سے کنی کترائی۔

"اوہ، تم سمجھے کہ وہ یہاں ہوگی۔ دیکھ لو، وہ یہاں نہیں ہے۔" اینڈریا کی آواز میں ہلکی سی تلخی ظاہر ہوئی۔ "اب تم جا سکتے ہو۔" وہ کہنا چاہتی تھی۔ تاہم وہ اسے جانے کے لیے نہ کہہ سکی۔

"اینڈی......؟" کال کی آنکھوں میں پھر بے کلی اور شکوہ ظاہر ہوا۔ "وژیول فلائٹ رولز کے تحت "لیک ایج" رسائی سے باہر ہے۔ کلیئرنس ملتے ہی میں چلا جاؤں گا۔ کال نے شاید اینڈریا کا ذہن پڑھ لیا تھا۔

اینڈری نے تاسف محسوس کیا۔

"تمہیں سارجنٹ پیکاٹی نے نہیں بھیجا؟"

"نہیں، تم غلط سمجھ رہی ہو۔" کال نے زخمی نگاہ اینڈریا پر ڈالی۔ وہاں خاموشی چھا گئی۔

کیتھی نے دخل اندازی کی۔ "کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ بچوں کا بیڈ کافی بڑا ہے۔ تم اسے اینڈریا کے ساتھ شیئر کر سکتے ہو۔"

☆☆☆

اینڈریا زیادہ سے زیادہ فاصلہ رکھ کر بیڈ کے کنارے پر لیٹی تھی۔ دل کہہ رہا تھا کہ آرام سے درمیان میں لیٹو۔ ذہن کہہ رہا تھا کہ باہر والٹر کے کتوں کے درمیان لیٹ رہو۔ لیکن وہ دونوں میاں بیوی کے ظرف کو بھی ٹھیس نہیں پہنچانا چاہتی تھی۔

اس نے دیکھا کہ تین بچے والدین کے کمرے میں ہیں اور دو آتش دان کے پاس کمبل میں گھسے ہوئے ہیں۔ اسے لگا جیسے کال کے جسم کی حدت اس تک پہنچ رہی ہے۔ غیر ارادی طور پر دل کی دھڑکن بڑھنے لگی۔ اسے ماضی یاد آیا۔ پھر سیفرون کا خیال آیا۔ اگر اسے پتا چلا کہ چار سال بعد وہ دونوں پھر ایک ہی بستر پر ہیں تو کیا ہوگا؟ کال وہاں

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

کسی بھی وجہ کے تحت آیا ہو، اینڈریا حیران تھی کہ ایک انوکھی سی خوشی اس کے اندر کیوں سر اٹھا رہی ہے۔ وہ کچھ نہ سمجھ سکی۔ اور ایک آہ سرد کھینچی۔

''نیند نہیں آرہی؟'' کال نے سرگوشی کی۔ ''میں بھی نہیں سو پا رہا۔ پتا نہیں کیوں؟''

''سو جاؤ۔'' کال نے اس کے بازو پر ہاتھ رکھا۔ وہ میکانیکی انداز میں سیدھی ہو گئی۔

''اینڈی۔'' اس نے اینڈریا کی طرف کروٹ لی۔ ''کیا مجھے یہاں نہیں آنا چاہیے تھا؟''

''پتا نہیں۔'' اس نے کال کی طرف دیکھا۔

''سو کیوں نہیں رہی ہو؟''

''پتا نہیں۔''

''ہونہہ......'' کال نے اسے خود سے قریب کر لیا۔ وہ کچھ نہ کر سکی۔ نہ کچھ کہہ سکی۔ پتا ہی نہ چلا کہ نیند ہے یا رت جگا۔ خواب ہے یا عالم بیداری ہے؟ طلسم حسن و باطل کیا ہے؟ دل کیا ہے...... اسلوبِ حیات کیا ہے...... عذابِ جان کیا ہے...... اور جی کا زیاں کیا ہے...... اک کیف کہ اضطراری بھی ہے...... اک جذب کہ غیر اختیاری بھی ہے۔

☆☆☆

سورج افقی لکیر کے پیچھے چھپ رہا تھا۔ ٹھنڈ بڑھ گئی تھی۔ روسکو بل کھا کر گیند کی شکل اختیار کر گیا تھا۔ دم گھما کر اس نے اپنی ناک پر رکھ لی تھی۔ لزا، روسکو کے ہمراہ مقررہ جگہ پر ایک گھنٹا قبل ہی پہنچ گئی تھی۔ طے شدہ مقام سے دور وہ ایک جگہ منتخب کر کے انتظار کرنے لگی۔ اس کے ہاتھوں میں ایک اسالٹ رائفل، جو چند دیگر اشیا کے ساتھ بگ جو نے فراہم کی تھی۔ فال وے، ایک چھوٹا سا برج تھا۔ چھ بج چکے تھے۔ لزا کی بے قراری بڑھتی جا رہی تھی۔ وہ اپنی بلند کمیں گاہ سے برج پر نظر رکھے ہوئے تھی۔ وقت، ڈیڈ لائن سے دو گھنٹے اوپر ہو چکا تھا۔ کسی کا نام و نشان نہیں تھا۔

بالآخر ایک نیلے رنگ کی فورڈ نمودار ہوئی۔ برج کی روشنی میں لزا نے گاڑی کا نمبر یاد کیا۔ فورڈ میں ایک ہی آدمی تھا۔ اینڈریا کہاں ہے؟ لزا کی بے چینی میں اضافہ ہو گیا۔ وہ آدمی فورڈ میں چالیس منٹ تک بیٹھا رہا۔ معاً وہ رائفل ہاتھ میں لیے باہر نکل آیا۔ لزا اپنی کمیں گاہ میں دبک گئی۔ فورڈ والے نے اطراف کا جائزہ لیا لیکن گاڑی سے دور نہیں گیا۔ پھر وہ گاڑی میں بیٹھ کر روانہ ہو گیا۔ انجن کی آواز دور ہوتے ہوئے بالکل ہی معدوم ہو گئی۔

لزا پر فرسٹریشن نے حملہ کیا۔ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ چیخنا شروع کر دے۔ تاہم اس نے خود پر قابو پا لیا۔ بوکھلاہٹ کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔ اس نے ہائی انرجی چاکلیٹ بار نکالی اور کھانا شروع کر دی۔ وہ غور کر رہی تھی کہ اینڈریا کے ساتھ کیا ہوا؟ کیا وہ زخمی ہے؟ یا اس پر تشدد کیا گیا ہے اور وہ قریب المرگ ہے یا پھر ماری گئی ہے۔ لزا نے منفی خیالات و خدشات کے حشرات کو ذہن سے نکال کر پھینکا۔ اس کی بہن اتنی کمزور اور سیدھی نہیں تھی۔ یقیناً وہ فرار ہونے میں کامیاب ہو گئی ہے۔ وہ جانتی ہے کہ دشمنوں نے لزا کو کہاں بلایا ہے۔ اس کا مطلب جلد یا بدیر وہ یہاں پہنچے گی۔ اسے یہاں پہنچنے سے کوئی نہیں روک سکتا۔

لزا نے خیالات کا در بند کر کے انتظار کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

☆☆☆

''میں پولیس کو بتا دیتا ہوں کہ تمہیں واپس لا رہا ہوں۔'' کال نے کہا۔ وہ دونوں کیبن سے باہر تھے۔

''نہیں، تم مجھے پہلے کہیں اور لے جاؤ گے؟''

''الاسکا بیورو آف انوسٹی گیشن سے تمہارا ملنا ضروری ہے۔'' کال نے اصرار کیا۔

''اگر میں بتا دوں کہ میں کہاں جانا چاہ رہی ہوں تو کیا تم پہلے وہاں لے چلو گے؟''

''کیا کہنا چاہ رہی ہو؟''

''وہ جگہ میرے علم میں ہے جہاں وہ لوگ مجھے چھوڑ کر لزا کو پکڑنا چاہتے تھے۔'' اینڈریا نے کال کو بتایا۔

''تم نے پولیس کو نہیں بتایا تھا؟''

''نہیں۔''

''تم جس مقام کا ذکر کر رہی ہو، وہ گلیشیئر کے جنوب میں ہے۔ وہ خطرناک جگہ ہے۔''

''کم آن، کال...... تم وہاں جا سکتے ہو۔''

کچھ دیر سوچنے کے بعد کال نے ہامی بھری لیکن ایک شرط بھی عائد کر دی کہ بعد ازاں اینڈریا چند سوالات کے جواب دے گی۔

اینڈریا نے اپنے میزبانوں کا دل سے شکریہ ادا کیا اور وہ دونوں فال وے کے لیے روانہ ہو گئے۔ فال وے پر پہنچ کر انہوں نے نشانات کے لیے تلاش شروع کر دی۔ کال نے رائفل ہاتھ میں لے لی تھی۔ فورڈ کے نشانات بہ آسانی مل گئے۔ انہوں نے تلاش جاری رکھی۔ کال نے ایک پسٹل دے کر اینڈریا کو مخالف سمت میں روانہ کرتے ہوئے تلاش کا دائرہ بڑھایا۔ اینڈریا کو دیکھے بغیر لزا سامنے

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

نہیں آسکتی تھی۔ لہٰذا دونوں متفق تھے کہ لزا اب بھی دشمنوں کی پہنچ سے دور ہے۔

کال کی پکار سن کر اینڈریا پلٹی۔ وہ فاصلے پر ایک جگہ گھٹنا ٹکائے بیٹھا تھا۔ اس کا سر جھکا ہوا تھا۔ اینڈریا تیز قدموں کے ساتھ وہاں پہنچی۔

''یہ دیکھو۔'' کال نے اشارہ کیا۔ اس پتھر کے پیچھے لزا انتظار کرتی رہی ہے۔ اینڈریا نے وہاں پڑے ہوئے استعمال شدہ سگریٹ کے ٹوٹوں کو دیکھا۔ برانڈ مارلبرو تھا۔ لزا نے یہاں بیٹھ کر غالباً سگریٹ کا پورا پیکٹ خالی کر دیا تھا۔

کال نے آس پاس کا جائزہ لیا۔ ''اس نے بہترین جگہ منتخب کی تھی۔ برج سے اسے کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ یقیناً تمہیں نہ پا کر وہ سامنے نہیں آئی اور گاڑی والا خالی ہاتھ واپس چلا گیا۔ اینڈریا نے بے چینی سے اطراف میں نظر دوڑائی کہ شاید کہیں سے لزا کا مسکراتا ہوا چہرہ بلند ہوگا اور وہ دوڑتی ہوئی آ کے گلے لگ جائے گی۔ لیکن کال کو ہمراہ دیکھ کر اس کا کیا ردِعمل ہوگا۔

اینڈریا نے ایک نامعلوم خلش محسوس کی۔ بالآخر ان دونوں نے واپسی کے لیے ایئرکرافٹ کی سمت چلنا شروع کیا۔ دونوں خاموش تھے۔ فضا میں پہنچنے کے بعد اینڈریا کے ہیڈفون میں کال کی آواز آئی۔ ''اینڈی؟''

''میں تمہارے اس وعدے پر یہاں آیا تھا کہ ہم چار سال پہلے والی آؤٹ ڈور مہم کے بارے میں کچھ بات کریں گے۔''

اینڈریا خاموش رہی۔

''مہم کے دوران میں جسمانی تعلقات کے علاوہ بھی کچھ اور تھا۔'' اس نے کہا۔

اینڈریا نے گردن گھمائی۔ ''تمہاری وائف سیفرون کیسی ہے؟''

کال نے چند سیکنڈ کے لیے آنکھیں بند کر لیں۔

''ڈیڈ، وہ اس دنیا میں نہیں ہے۔'' اس نے آنکھیں کھول دیں۔

☆☆☆

لزا کو اپنی حماقت پر شدید غصہ آیا تھا۔ اس نے بروقت اپنی کمین گاہ بدل ڈالی تھی۔ بصورت دیگر ان دونوں میں کوئی ایک اسے دیکھ لیتا۔ اینڈریا کے ساتھ کال کو دیکھ کر وہ دنگ رہ گئی تھی۔ اسے امید نہیں تھی کہ اینڈریا سے اس قسم کی بنیادی حماقت سرزد ہوگی۔

اسے یقین تھا کہ کسی طرح اینڈریا وہاں ضرور پہنچے گی اور تنہا آئے گی۔ جیسے خود لزا وہاں پہنچی تھی۔ اگرچہ اینڈریا کے لیے بیشتر علاقے اجنبی تھے، وہ کسی کو ساتھ لا سکتی تھی لیکن لزا کے گمان میں نہ تھا کہ ساتھ آنے والا کال ہوگا۔ کیا اینڈریا، سیفرون کی المناک موت سے واقف ہے؟

اینڈریا کو دیکھ کر وہ چیختی ہوئی سامنے آنے والی تھی کہ بروقت تھم گئی۔ اس نے دیکھ لیا تھا کہ کال مسلح حالت میں ہے۔ کال کے بارے میں وہ شکوک و شبہات کا شکار تھی۔ میگ، وہ خزانہ تھا۔ جو کسی بھی دوست کو دشمن میں بدل سکتا تھا۔ اینڈریا سے رابطے کے لیے اب کوئی اور راستہ اختیار کرنا پڑے گا۔

☆☆☆

''جب تم نے الاسکا سے پرواز کی، اس کے بعد سیفرون صرف چھ ماہ زندہ رہ سکی تھی۔ میں نے تمہیں بتانے کی کوشش کی...... خطوط روانہ کیے۔ لیکن شاید تم نے کسی خط کو کھولنے کی زحمت ہی نہیں کی۔'' کال نے رنجیدگی سے بتایا۔

اینڈریا کے لیے یہ خبر ناقابلِ یقین تھی۔ جب اس کی لزا سے جھڑپ ہوئی تھی تو لزا نے کہا تھا۔ اگر اس افیئر کا سیفرون کو علم ہو گیا تو وہ ختم ہو جائے گی۔

''کیا سیفرون کو پتا چل گیا تھا؟'' اینڈریا نے سوال کیا۔

''نہیں، لیکن تم نے میرے خطوط کا جواب کیوں نہیں دیا؟''

''میں کسی کا گھر تباہ نہیں کر سکتی تھی۔'' اینڈریا نے تاسف کے ساتھ جواب دیا۔ اس اطلاع نے اسے ذہنی طور پر ڈسٹرب کر دیا تھا۔ اگرچہ وہ اس بات سے آگاہ تھی کہ ذمے داری اس پر عائد نہیں کی جا سکتی۔

''اینڈی، تمہیں میری بات پر یقین کرنا ہوگا۔ افیئر کا آغاز کیونکر ہوا...... میرا کوئی قصور نہیں تھا لیکن تم سے جب میری ملاقات ہوئی تو میری شخصیت میں ازخود کوئی تبدیلی رونما ہونے لگی۔'' وہ خاموش ہو گیا۔ اینڈریا سامنے خلا میں دیکھنے لگی۔

''سیفرون مقامی تھی۔ مجھے کوئی شرمندگی نہیں ہے، اگر میں یہ اعتراف کروں کہ مجھے اس سے محبت نہیں تھی۔ کیونکہ یہی حقیقت تھی۔ یہ ڈیڈ کا فیصلہ تھا۔ میں کوئی معذرت نہیں پیش کر رہا۔ اسے بچپن سے دمے کا مرض لاحق تھا۔ ہماری شادی کو آٹھ سال ہو گئے تھے۔ میں نے اپنی ذمے

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

داری کو نبھایا تھا اور اچھے شوہر کے مانند اس کی دیکھ بھال کرتا تھا پھر ایک مرتبہ انفیکشن کے بعد حالت خراب ہوگئی، وہ سانس لینے کے لیے مچھلی کے مانند تڑپتی تھی۔'' وہ پھر خاموش ہوگیا۔ اینڈریا کی آنکھوں میں نمی اتر آئی۔ وہ بھی چپ تھی۔ معاملہ ڈاکٹرز کے ہاتھ سے نکلنے لگا...... پھر...... وہ چلی گئی۔''

''یس۔'' اینڈریا کو اپنی آواز اجنبی لگی۔ کال جن حالات سے گزرا، وہ بہتر سمجھ سکتی تھی کیونکہ بیماری کی حالت میں ماں کے ساتھ اس کی حالت بھی غیر ہوجاتی تھی۔

''میری ملاقات تم سے ہوگئی۔ یہ ملاقات سیفرون کی زندگی میں نہیں ہونی چاہیے تھی۔ وہ میری غلطی تھی۔ شاید میں بے بس ہوگیا تھا۔ میری وضاحت سے پہلے ہی تم الاسکا سے نکل گئیں۔''

اینڈریا کو احساس ہوا کہ کال کیوں ایک سال تک برابر ہر ماہ خط بھیجتا رہا تھا۔

''میری غلطی نہیں تھی۔'' وہ بمشکل بولی۔

''ہاں، لیکن کیا تم مجھے معاف کرسکتی ہو؟'' کال نے بجھی ہوئی آواز میں کہا۔ اینڈریا اپنی انگلیاں مروڑ رہی تھی۔

☆☆☆

زمین پر اترے تو وکٹر اور ڈیمارکو منتظر تھے۔ کال انہیں خبر دے چکا تھا۔ تاہم اس نے یہ بتایا کہ راون کریک سے لیک ایج پہنچنے میں اتنی دیر کیوں لگی۔

''تمہیں خیریت سے دیکھ کر خوشی ہوئی۔'' ڈیمارکو نے ہاتھ ملاتے ہوئے صاف گوئی کا مظاہرہ کیا۔ ''تم واقعی ایک بہادر لڑکی ہو۔''

وکٹر نے بھی اس کی سخت جانی اور جدوجہد کا اعتراف کیا۔ ڈیمارکو نے اسے فورڈ ایکسپلورر میں بٹھایا۔

''یہ ایک بھیانک خواب تھا جس کے اثرات تمہارے اوپر باقی ہوں گے۔'' وکٹر نے کہا۔ ''سوالات کے ذریعے ہم اس میں اضافہ نہیں کرنا چاہتے۔ تم آرام کرو۔ اپنی سہولت سے کچھ بتانا چاہو تو بتاسکتی ہو۔'' وکٹر نے کہا۔

''کیوں نہیں، کیا تم برداشت کرلو گے؟''

وکٹر کی آنکھیں سکڑ گئیں، وہ مسکرایا۔ ''ہاں...... ہاں...... تم بتاؤ۔''

''پیٹر سانٹونی کا نام سنا ہے؟''

''ہاں، جانتا ہوں۔''

''تمام فساد کے پیچھے اسی کا ہاتھ ہے۔ وہ ایک سرپھرا سائنس داں ہے۔ جسے لزا اور تھامس نے پروجیکٹ سے الگ کردیا تھا۔ اس بات پر وہ سخت برافروختہ ہے۔''

''ہاں، ہم نے سنا ہے۔'' وکٹر نے تفہیمی انداز میں سر ہلایا۔ ''کیا تم پروجیکٹ کے بارے میں کچھ جانتی ہو؟ تھامس اور لزا نے اس معاملے کو بہت خفیہ رکھا ہے۔''

اینڈریا پھر میگ کا ذکر کرتے کرتے رہ گئی۔

''سوری، میں خود حیران ہوں کہ ایسی کون سی ریسرچ ہے کہ اس دور دراز پُرامن علاقے میں برف خون سے رنگین ہونا شروع ہوگئی ہے۔''

''سانٹونی، پروفیسر کُرو کو جانتا ہے۔ تاہم ہم پروفیسر تک نہیں پہنچ سکے، جس پر لزا نے قتل کا الزام عائد کیا تھا۔ جس علاقے میں تمہیں اغوا کر کے لے جایا گیا تھا، وہاں سے ایک آدمی زخمی حالت میں ملا ہے جبکہ دوسرا ریچھ کے حملے میں مارا گیا ہے۔ زخمی ملزم کو اسپتال پہنچا دیا گیا ہے۔ اس معاملے میں وہ خوش قسمت رہا۔ اس نے کافی مفید معلومات فراہم کی ہیں۔''

''شکر ہے ایک تو ہاتھ لگا۔'' اینڈریا نے کہا۔

''تیسرا درمیانی آدمی ہے، وہی اہم مہرہ ہے...... جسے ہم تلاش کررہے ہیں۔''

ان کی گاڑی اسکول تک پہنچ گئی تھی۔ وہاں خاصا رش تھا۔ کونی، بگ جو، ڈیانا، میک دی پائلٹ......

''عقبی راستے سے چلتے ہیں۔'' ڈیمارکو نے کہا۔

''نہیں یہ میرے دوست اور بہی خواہ ہیں...... سامنے سے چلیں گے۔'' اینڈریا نے کہا۔ اس کے باہر قدم رکھتے ہی سب سے پہلے کونی بھاری تکیے کے مانند آن لپٹی۔ وہ اینڈریا کے چہرے کو چوم رہی تھی۔ اس سے کچھ بولا نہیں جارہا تھا۔ پھر ڈیانا نے اینڈریا کو جکڑ لیا اور رخسار پر بوسہ دیا۔ ڈیانا کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ بعدازاں سب نے ہاتھ ملاتے ہوئے اظہارِ تشکر کیا۔ اینڈریا کو پتا چلا کہ ڈیانا نے اس کے لیے ایک پارٹی کا اہتمام کیا ہے۔ اس نے فرداً فرداً سب کا شکریہ ادا کیا۔

• اسکول میں جانے کے بعد اس کی خاطر تواضع شروع ہوگئی۔ ڈیمارکو اور وکٹر کا رویہ بدل چکا تھا۔ وہ لوگ نام نہاد بریفنگ روم میں آگئے۔ وکٹر، سفید جیپ میں دلچسپی لے رہا تھا جو اینڈریا کو اٹھا کر لے گئی تھی۔

فون کی گھنٹی بجنے پر اس نے کال ریسیو کی اور اس کا رنگ بدل گیا۔ فون رکھ کر اس نے ان دونوں کی طرف سنجیدگی سے دیکھا۔ ''کوئی نئی آفت؟'' اینڈریا کی چھٹی حس

نے سوال کیا۔

''کیا بات ہے؟''

''بری خبر ہے۔'' اس نے جواب دیا۔ اینڈریا نے خاص اثر محسوس نہیں کیا۔ بری خبریں سن سن کر وہ عادی ہوگئی تھی اور جن ہولناک حالات سے گزر کے آئی تھی، اس سے وہ اور مضبوط ہوگئی تھی۔ بس اسے فکر تھی کہ ''بری خبر'' لزا سے متعلق نہ ہو۔

''کیا خبر ہے؟'' ڈیمارکو نے سوال کیا۔

''اینکوریج کے نواح میں تھامس کی باڈی دریافت ہوئی ہے۔ ایک جلی ہوئی کار کے اندر۔''

اینڈریا کے جبڑے بھنچ گئے۔ خبر غیر متوقع تھی۔ بری نہیں بہت بری خبر تھی۔

☆☆☆

جس وقت وکٹر ''بری خبر'' کا اعلان کررہا تھا۔ اسی دن لزا اور تھامس، مخالف سمتوں میں ایک دوسرے سے الگ ہورہے تھے۔ تاریخ تھی اپریل 2۔ جمعے کا دن تھا۔ تھامس، میگ کو ساتھ لیے اینکوریج کی طرف محوِ سفر تھا۔ لزا کا رخ لیک ایج کی جانب تھا۔

''میں نکلتی ہوں۔'' ڈیمارکو نے سارجنٹ کو بتایا۔

وکٹر نے اینڈریا کی طرف رخ کیا۔ ''تھامس کو تم کتنے قریب سے جانتی تھیں؟''

''میں اس سے چند بار ملی اور ہر مرتبہ اچھا تاثر لیا۔ وہ ایک شریف، نرم دل اور فیاض آدمی تھا۔'' اینڈریا کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے۔

''آئی ایم سوری۔'' وکٹر نے اسے پانی کا گلاس پکڑایا۔ ''کاش یہ خبر تم میرے بجائے میڈیا سے سنتیں۔''

''کسی نے فوری طور پر شناخت نہ کیے جانے کے مقصد کے تحت اسے نذرِ آتش کیا۔ اس کے دونوں ہاتھ اسٹیئرنگ وہیل سے بندھے تھے۔'' آخری فقرہ ادا کرتے ہوئے وکٹر کے جبڑے بھنچ گئے اور اینڈریا یہ سن کر لرز اٹھی۔

''ہوسکتا ہے، وہ تھامس نہ ہو۔'' اینڈریا نے آس بھرے لہجے میں کہا۔

''ڈینٹل فارنسک کے بعد شک کی گنجائش نہیں رہ جائے گی۔'' کمرے میں خاموشی چھاگئی۔

''کیا تم اب بھی سمجھتے ہو کہ میری بہن قاتل ہے؟''

وکٹر نے ہاتھ پھیلائے۔ ''دیانت داری سے کہوں گا کہ وہ دوست تھیں۔ ایک ہی ہدف کے لیے ساتھ کام کررہی تھیں۔ مقصد تھا ٹیکنالوجی کو پیٹنٹ کرانا۔ ٹیکنالوجی تھامس

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

کے ذہن کی پیداوار تھی۔ تھامس برسا برس سے اپنے آئیڈیے پر کام کررہا تھا۔ لزا سے ملاقات ضروری ہے۔ تفتیش کا دل وہ پروجیکٹ ہے جس کی حقیقت پردۂ اخفا میں ہے۔'' وکٹر کھڑا ہوگیا۔

''پیٹر سانٹونی کے بارے میں کیا خیال ہے؟'' اینڈریا بھی کھڑی ہوگئی۔

''وہ گزشتہ ہفتہ الاسکا سے نکل گیا ہے۔ اسے کھوجنے میں مشکلات کا سامنا ہے۔''

''یعنی وہ غائب ہوگیا ہے؟''

وکٹر نے کوئی جواب نہیں دیا۔

☆☆☆

''تھامس کا سن کر دلی افسوس ہوا۔'' کال نے خلوص سے کہا۔

''شکریہ۔'' اینڈریا نے مسکرانے کی کوشش کی اور موک کی فر میں انگلیاں چلانے لگی۔ ''میں کافی بناتی ہوں۔'' وہ اٹھی۔

''تمہیں ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔'' کال نے کافی کپ پکڑتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب؟''

''ڈیمارکو نے تمہاری حفاظت کے لیے ایک ٹیم بنائی ہے، شومئ قسمت ٹیم کے بیشتر افراد مصروف ہیں۔ ڈیڈ کا بھی جانا ضروری تھا۔ شاید ڈیمارکو ہی یہاں موجود رہ سکے۔''

اینڈریا کے جسم میں سنسنی کی لہر دوڑ گئی تھی۔ وہ اغوا کنندگان کو بھلا بیٹھی تھی......

''اینڈی، کیا تم جانتی ہو کہ لزا کیا ریسرچ کررہی تھی؟''

''اس نے کبھی ذکر نہیں کیا۔ ماں کو بھی نہیں بتایا۔''

''ہُم......م...... اینڈی ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔'' کال کے لہجے میں کوئی بات تھی جو فلنٹ سے ملتی جلتی تھی۔ اینڈریا کی دھڑکنوں میں اضافہ ہوگیا۔

''کال، یہ فلنٹ کون ہے؟''

''تم کیسے جانتی ہو؟''

''میں اس کے کیبن میں ٹھہری ہوں...... وہ اس کیبن کا مالک ہے۔''

''گاڈ، یہ آدمی ہر جگہ پایا جاتا ہے۔ اس سے بچ کے رہنا۔''

اینڈریا کے اعصاب تن گئے۔ ہر نیا پرانا کردار اینڈریا کو خطرے کا احساس دلا رہا تھا اور ہر کوئی اینڈریا کو دوسرے سے بچنے کے لیے کہہ رہا تھا۔

''لیکن کیوں؟'' اینڈریا نے سوال کیا۔

''ڈیڈ نے لزا کا فون ریکارڈ چیک کیا تھا۔ فلنٹ اسے متواتر کال کرتا رہا ہے۔''

''پھر؟''

''اس کی فیملی اوسس (OSIS) آئل کمپنی کو اون کرتی ہے۔ وہ خاصا مالدار ہے۔ الاسکا کی معیشت آئل پر انحصار کرتی ہے۔ بدقسمتی سے ''پروڈ ہوبے'' خشک ہورہا ہے۔ پندرہ سالوں میں پیداوار پچاس فیصد گر گئی ہے۔ فلنٹ چکر میں ہے کہ آرکٹک والٹر فائر رفیوج کی کوسٹ لائن کے ساتھ ڈرلنگ کا آغاز کرے۔ میرے اندازے کے مطابق لزا کی ریسرچ فلنٹ کے لیے نہ صرف مفید ہے بلکہ اس کی دولت میں بھی کئی گنا اضافہ کرسکتی ہے۔''

''کیا وہ لزا کا دوست ہے؟'' اینڈریا نے قطع کلامی کی۔

''تمہیں کس نے بتایا؟'' کال کے لہجے میں حیرت تھی۔

''ڈیانا نے۔''

کال کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔ ''ہر کوئی جانتا ہے کہ لزا اور فلنٹ ایک دوسرے کی شکل دیکھنے کے روادار نہیں۔''

اس انکشاف نے اینڈریا کو ایک نئی الجھن سے دوچار کردیا۔ ''اگر تم ٹھیک کہہ رہے ہو تو فلنٹ فون پر لزا سے رابطے کی کوشش کیوں کرتا رہا؟''

''بظاہر وہ لزا سے اختلافات دور کرنا چاہتا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اصل مدعا تھامس اور لزا کے پروجیکٹ تک رسائی ہے۔'' کال نے عقدہ کشائی کی۔ ''اینڈی اگر تم لزا کے پروجیکٹ کے بارے میں جانتی ہو تو بھی بھولے سے بھی فلنٹ سے ذکر مت کرنا۔''

یہ کیا اسرار ہے؟ میگ آخر کیا بلا ہے؟ کتنے لوگ اس کے پیچھے لگے ہیں؟ کال بھی نہیں جانتا کہ فلنٹ تو پہلے ہی میگ سے آگاہ ہے یا پھر فلنٹ صرف ''میگ'' کے نام سے واقف ہے اور اینڈریا کے ساتھ بلف کررہا تھا؟

کال نے کافی ختم کی اور کھڑا ہوگیا۔ ''تمہارے اعزاز میں پارٹی ہے۔ بار میں آنا مت بھولنا۔'' یہ کہہ کر وہ نکل گیا۔

☆☆☆

اسٹوو روشن کرتے ہوئے لزا کا دھیان اینڈریا کی جانب تھا۔ اسے علم تھا کہ لزا ایک اسٹیج واپس پہنچ چکی ہے۔

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

اس نے گرم دودھ میں چاکلیٹ ملانی شروع کی۔ وہ آبدیدہ ہوئی جا رہی تھی۔ تھامس کے ساتھ جو پروگرام طے ہوا تھا، وہ دعا کر رہی تھی کہ تھامس کامیابی سے لیب بکس منزل تک پہنچا دے۔ کل کسی اور نے میگ کو پیٹنٹ کرالیا تو وہ ہاتھ ملتی رہ جائے گی۔ یہ اسی کی غلطی تھی جب اس نے تھامس کے مشورے پر کان نہیں دھرے کہ میگ کے معاملے میں کچھ عرصے مزید خاموشی اختیار کی جائے لیکن بقول لزا کے وہ لوگ اتنا آگے بڑھ گئے تھے کہ پیٹر سانٹونی کے پاگل پن سے جان چھڑانا ضروری ہو گیا تھا۔

سانٹونی بعدازاں ناسا تک جا پہنچا اور میگ کے بارے میں بتا دیا۔ پیری نے لزا کو وارن کیا۔ پیری ناسا کے BPP پروگرام سے منسلک تھا۔ چند سال پہلے وہ لوگ سالٹ لیک سٹی کی کانفرنس میں ملے تھے۔ پیری سر سے گنجا تھا، مزاج شگفتہ اور قد لمبا تھا۔

روسکو نے منہ لزا کے پیر سے رگڑا...... اگر وہ سانٹونی کے سامنے اینڈریا کا ذکر نہ کرتی تو اینڈریا کو اتنی مصیبتیں نہ جھیلنی پڑتیں۔

☆☆☆

دستک سن کر موک نے غرانا شروع کر دیا۔ اینڈریا نے جھانک کر دیکھا۔ باہر دو آدمی کھڑے تھے۔ اینڈریا نے بغور جائزہ لیا۔ دونوں اجنبی تھے۔ کم ازکم اغوا کنندگان میں سے نہیں تھے۔ اینڈریا نے کھڑکی پر دستک دے کر انہیں متوجہ کیا۔ ”کیا مدد کر سکتی ہوں؟“

ایک آدمی کھڑکی کی جانب آیا اور اپنی آئی ڈی دکھائی، وہ ناسا کا کارڈ تھا۔ اینڈریا کے پیٹ میں اینٹھن ہونے لگی۔ گویا بات اتنی دور نکل گئی ہے۔

”تمہاری بہن سے متعلق چند باتیں کرنی ہیں۔“ وہ بولا۔

اینڈریا دروازے کی طرف گئی اور موک کھڑا ہو کے غرانے لگا۔

نشست گاہ میں آنے کے بعد تعارف شروع ہوا۔ ”میرا نام بین ایلسن ہے اور یہ فلکیس کیرالا ہے...... میں زیادہ وقت نہیں لوں گا ہمیں احساس ہے کہ تم حال ہی میں نامساعد حالات کا شکار رہی ہو۔“ وہ دونوں خوش دلی کا مظاہرہ کر رہے تھے لیکن اینڈریا نے سنجیدہ تاثرات قائم رکھے۔

وہ دونوں جلد ہی مطلب کی بات پر آ گئے۔ ”لزا کے لیے ہم افسوس محسوس کرتے ہیں۔ وہ ایک مقبول و معروف ہستی ہے۔“

”کیا تم لوگ اس سے ملے ہو؟“

”اوہ ہاں، کئی بار...... میگ کی وجہ سے۔“

”میگ کا نام سنا ہے میں نے۔“ اینڈریا کی آواز سپاٹ تھی۔

”ہُم...... ہم......“ ایلسن نے ہنکارا بھرا۔ ”شاید تم جانتی ہو کہ میگ کی اہمیت غیر معمولی ہے۔ اسپیس ٹریول کے لیے اس کی افادیت ناقابلِ یقین ہے...... تاہم اس وقت ٹیکنالوجی کا تحفظ خطرے میں ہے۔ نہ صرف دونوں سائنسداں لاپتا ہیں بلکہ میگ کے ساتھ ریسرچ کا مواد بھی غائب ہے۔“

اینڈریا نے سوچا کہ کیا وہ لوگ تھامس کے مرڈر سے واقف ہیں؟

”تم ہمیں میری کے مرڈر کے بارے میں کچھ بتا سکتی ہو؟“

اینڈریا نے تول کر جواب دیا۔ ”پولیس کے مطابق وہ لزا کی دوست تھی۔“

”اور وہ پیٹنٹ آفس کے لیے کام کرتی تھی؟“

”ٹھیک بات ہے۔“

وہ دونوں گھما پھرا کر سوال کرتے رہے۔ تاہم اینڈریا اتنے دن میں کافی کچھ سیکھ چکی تھی۔ دونوں مطلب کی کوئی بات حاصل نہ کر سکے۔

”پروٹوٹائپ کے بارے میں تمہارے پاس کوئی آئیڈیا ہے؟“ وہ کھلنے لگے۔

”نہیں، آئی ایم سوری۔“ اینڈریا نے ان کے چہروں پر فرسٹریشن دیکھی۔

”پولیس اب تک بے خبر ہے۔ پھر تم لوگوں کو میگ کے بارے میں کیسے معلوم ہوا؟“ اینڈریا کے سوال میں چبھن تھی۔

”یہ اتنا بھی خفیہ نہیں ہے۔ لزا ہمارے ایک سائنس داں پیری سے ملی تھی، غالباً وہ ایک کانفرنس تھی۔ بعدازاں ہم نے تھامس سے رابطے کی کوشش کی۔ وہ ملنا نہیں چاہتا تھا۔ پھر ہم نے تمہاری بہن کو ٹیکنالوجی کے بدلے ایک خطیر رقم کی پیشکش کی۔ لیکن اس نے یہ پیشکش ٹھکرا دی۔ اس کا کہنا تھا کہ میگ جو کچھ بھی ہے وہ انسانیت کی فلاح کے لیے ہے۔“

”خوب۔“

”وہ پیشکش ابھی تک کھلی ہے۔“ ایلسن نے معنی خیز

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

انداز میں کہا۔
''جنٹلمین تم لوگ اپنا وقت ضائع کر رہے ہو۔''
اینڈریا کھڑی ہوگئی۔
''تم سمجھیں نہیں...... اس غیر معمولی پیشکش سے تم بھی فائدہ اٹھا سکتی ہو، اگر میگ اور لیب بکس ہم تک پہنچا دو۔''
کیرالا نے چارا ڈالا۔
''او کے، کتنی بھاری پیشکش کی بات کر رہے ہو؟''
اینڈریا نے اپنی سرکشی پر قابو پاتے ہوئے سوال کیا۔
''کم سے کم بھی یہ رقم آٹھ ہندسوں پر مشتمل ہوگی۔''
اتنی بڑی رقم کے لیے خونی رشتوں میں خون خرابہ بھی معمولی بات تھی۔
''اتنی رقم سے تم اپنے تمام خواب حاصل کر سکتی ہو۔''
ایلسن کو امید ہوئی کہ کام بن رہا ہے۔
''گیٹ آؤٹ۔'' اینڈریا اچانک بپھر گئی۔ ''ہر کوئی لزا کے بجائے ٹیکنالوجی کے حصول کی فکر میں ہے۔''
وہ دونوں ایک دم بوکھلا گئے۔ وہ کچھ کہنا چاہتے تھے کہ اینڈریا نے موک کو اشارہ کیا۔ موک اچھل کر قدموں پر کھڑا ہوگیا۔ اس کے حلق سے خطرناک غراہٹ خارج ہو رہی تھی۔ نظریں دونوں آدمیوں پر تھیں۔
''او کے، او کے......'' دونوں نے پسپائی اختیار کی۔
''آئندہ یہ دونوں نظر آئیں تو چھوڑنا مت۔''
اینڈریا نے موک سے کہا۔

☆☆☆

پارٹی میں اینڈریا کا دل نہیں لگ رہا تھا۔ لزا کی غیر موجودگی نے اسے بے سکون کیا ہوا تھا۔ وہاں اس کی کال اور کونی سمیت کئی شناسا لوگوں سے ملاقات ہوئی۔ کونی کے شوہر سے بھی اس کا تعارف ہوگیا۔ اینڈریا کو تعجب ہوا کہ وہ کونی کا تیسرا شوہر تھا۔ اس کا نام اسکاٹ تھا۔ میک بھی وہاں موجود تھا۔ ڈیانا کی موجودگی تو لازم تھی۔ اسکاٹ کی شخصیت، اینڈریا کو بے چین کر رہی تھی۔ نا معلوم بے چینی......
معاً اینڈریا کے شانے پر کسی نے ہاتھ رکھا۔ وہ مائیکل فلنٹ تھا۔ چند باتیں کر کے وہ بھیڑ میں غائب ہوگیا۔ اینڈریا نے اس کا اشارہ دیکھ لیا تھا، چنانچہ اس کے پیچھے جانے میں اس نے کوئی مضائقہ محسوس نہیں کیا...... کچھ دیر بعد دونوں فلنٹ کے کیبن میں بیٹھے تھے، جو بظاہر اینڈریا نے کرائے پر حاصل کیا تھا۔ عمومی گفتگو کے بعد فلنٹ نے اینڈریا کو مشورہ دیا کہ وہ کسی اور خطرے سے دو چار ہونے سے قبل گھر واپس چلی جائے۔ اسے احتیاط کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیے۔
اینڈریا، فلنٹ کے بارے میں مشکوک ہو چکی تھی۔ وہ اگر واپس چلی بھی جاتی تو ماں کو کیا منہ دکھاتی...... اول تو لزا کو خطرناک، الجھے ہوئے حالات میں تنہا چھوڑ کر جانے کا تصور ہی محال تھا۔
''ماحولیاتی تحفظ کے حوالے سے کیا تمہاری اور لزا کی ان بن ہوگئی تھی؟''
فلنٹ چونکا، تاہم خود پر قابو لیا۔ ''ہاں، ایسا ہوا تھا لیکن ہم نے اختلافات ختم کر کے ہم آہنگی اختیار کر لی تھی۔''
فلنٹ نے کھڑکی کے باہر جھانکا، پھر آواز دھیمی کر کے بولا۔
''دیکھو ایک بات ایسی ہے جو تمہارے علم میں رہنی چاہیے لیکن تم وعدہ کرو کہ تم اسے سیکرٹ رکھو گی؟''
اینڈریا نے اثبات میں سر ہلایا تاہم فلنٹ کا رویہ اس کی سمجھ سے بالاتر تھا۔ لہٰذا وہ خاموش رہی۔
میں لزا کے بی ہاف پر درخواست جمع کرانے USTPO جا رہا ہوں، لزا کے پاس میگ، پروٹوٹائپ اور لیب بکس ہونے چاہئیں اور ٹیکنالوجی رجسٹرڈ ہو جائے گی۔''
''وہ تمہیں ایسا نہیں کرنے دیں گے۔ لزا خود بھی یہ کام کر سکتی ہے۔'' اینڈریا نے اعتراض کیا۔
''لیکن اگر میرے پاس پاور آف اٹارنی ہو تو پھر؟''
''پروٹوٹائپ کے بغیر ممکن نہیں ہے۔''
''اگر ہم میگ، پروٹوٹائپ اور لیب بکس بھی لے جائیں پھر؟''
''وہ کیسے؟''
''تم بھی ساتھ چلو گی۔''
''تم سمجھتے ہو کہ پروٹوٹائپ اور بکس کا اتا پتا مجھے معلوم ہے؟'' اینڈریا نے منہ بنایا۔ ''یہ کام صرف لزا کر سکتی ہے۔''
''تم جانتی ہو کہ یہ چیزیں کہاں ہیں؟''
''بہت خوب...... اچھی خوش فہمی ہے۔'' اینڈریا نے تلخی سے کہا۔ ''اور تم نے کیسے فرض کر لیا کہ میں تمہارے ساتھ جاؤں گی؟''
''اگر تمہیں پتا بھی ہے تو تم مجھے نہیں بتاؤ گی۔'' وہ بولا۔
''اگر تم اسی طرح سوچتے ہو تو اس گفتگو سے کیا حاصل ہوگا؟''
فلنٹ کے جبڑے بھنچ گئے۔ ''میرا مشورہ ہے کہ تم واپس لوٹ جاؤ...... تمہاری وجہ سے مشکلات مزید بڑھ گئی

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

ہیں۔'' وہ کھڑا ہو گیا۔

اینڈریا نے خوف محسوس کیا۔لیکن وہ ایڑیوں پر گھوم کر باہر نکل گیا۔ جاتے جاتے مڑا۔ ''ممکن ہے دونوں چیزیں میرے قبضے میں ہوں۔''

فلنٹ کا تعلق بنیادی طور پر تیل کے کاروبار سے تھا جبکہ لزا ماحولیات کی آلودگی کے خلاف تھی۔ یہ دونوں کس طرح ایک دوسرے کے دوست ہو سکتے تھے۔یعنی کال کا انتباہ صحیح تھا۔حالیہ گفتگو نے فلنٹ کے خلاف، اینڈریا کے شکوک میں اضافہ کر دیا تھا۔تاہم متعدد سوالات تھے جس کے جوابات اب تک اس کی دسترس سے باہر تھے۔فلنٹ کا آخری فقرہ اینڈریا کے سر سے گزر گیا تھا۔

☆☆☆

اگلے روز اینڈریا دردکش کا ڈبل ڈوز لے کر باہر تازہ ہوا میں آ گئی تھی۔ کچھ دیر بعد کونی وہاں آن دھمکی۔ رسمی کلمات کے بعد اینڈریا اسے کیبن میں لے آئی۔

''اسکاٹ واپس چلا گیا ہے۔'' کونی نے بتایا۔''کل پارٹی سے فلنٹ تمہیں لے گیا تھا......میری نظر پڑ گئی تھی...... اینڈریا، فلنٹ سے محتاط رہو۔'' کونی نے پھر مشورہ دیا۔

اینڈریا جھلاّ گئی......اسے کس کس سے محتاط رہنا چاہیے۔

''وہ مجھے، بس کیبن تک چھوڑ کے چلا گیا تھا۔'' اینڈریا نے کہا۔

''کیا وہ میگ کی بات کر رہا تھا؟'' کونی نے اپنا تجسّس چھپانے کی کوشش کی۔کونی، لزا اور تھامس کے لیے سرمایہ کاری کر رہی تھی اور اگر فلنٹ دروغ گوئی سے کام لے رہا تھا تو اینڈریا کو بتا دینا چاہیے تھا کہ فلنٹ کے کیا ارادے ہیں......وہ کوئی فیصلہ نہ کر پائی۔

''اینڈی، میری طرف دیکھو۔'' کونی نے مطالبہ کیا۔

اینڈریا نے رخ بدلا۔''میں تمہیں کچھ بتانا چاہتی ہوں اور ساتھ ہی معذرت خواہ ہوں۔ مجھے اندازہ نہیں تھا کہ تمہیں اغوا کر لیا جائے گا۔''

''کیا مطلب ہے، تمہارا؟''

''مجھے اپنی حماقت کا احساس دیر سے ہوا...... مجھے معاف کر دو، میں تمہاری حفاظت نہ کر سکی۔''

''تم نے مجھ سے جھوٹ بولا تھا؟''

''ہاں، لیکن میں تمہیں نقصان نہیں پہنچانا چاہتی تھی۔''

''میگ کس چڑیا کا نام ہے؟'' اینڈریا نے اس کی آنکھوں میں جھانکا۔

''میگنیٹک انرجی جنریٹر۔ یہ مقناطیسی توانائی کو الیکٹرسٹی میں تبدیل کرتا ہے۔اس کا مطلب توانائی کے حصول کے لیے تیل، گیس اور کوئلے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ ناقابلِ یقین حد تک ارزاں اور کاربن فری ہے......میگ، گلوبل وارمنگ اور آلودگی کے مسئلے کو حل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ یہ کار، ٹرک، جہاز، راکٹ کو توانائی بھی دے سکتا ہے اور زمین کے ماحولیاتی نظام پر بھی مضر اثرات مرتب نہیں ہوں گے۔ یہ ایک انقلابی ایجاد ہے۔''

اینڈریا نے حیرت اور استعجاب کے عالم میں کونی کے انکشافات سنے۔یعنی میگ کسی جیٹ انجن کا نام نہیں تھا۔

''الیکٹرک کے کیبل کی ضرورت ختم ہو جائے گی۔ ہر گھر میں ایک چھوٹا سا میگ ہو گا۔'' کونی کا چہرہ چمکنے لگا''لزا کو یقین ہے کہ یہ توانائی کو ری سائیکل کر کے ماحول کی بہتری کے لیے بھی کام کرے گا۔'' ''کیا تم یقین کرو گی؟''

''تیل انڈسٹری کا تو کباڑا ہو جائے گا۔'' اینڈریا نے اضافہ کیا۔

''بالکل، بالآخر ایسا ہو گا۔یہی وجہ ہے کہ بہت سے لوگ لزا کے خون کے پیاسے ہیں کہ ایسا نہ ہونے پائے۔''

اینڈریا کو ناسا کے آدمیوں کا خیال آیا۔

''کیا میگ کو تباہ کرنے کی کوششیں ہو رہی ہیں؟''

''دو باتیں ہیں یا تو اسے برباد کر دیا جائے گا یا پھر کوئی گروپ اسے دولت کے پہاڑ کھڑے کرنے کے لیے استعمال کرے گا۔''

اینڈریا نے سر ہلایا۔ اس کا دماغ سن ہو گیا تھا۔ اسے اب احساس ہوا کہ کونی کس قدر ہوشیار ہے۔میری، میگ کی حقیقت سے واقف تھی، اس لیے ماری گئی۔ چنانچہ کونی نے جیٹ انجن کی کہانی پھیلا کر خود کو اور اینڈریا کو بچانے کی کوشش کی تھی۔ میری کے ساتھ لزا بھی ماری جاتی لیکن وہ بچ گئی لیکن میری کا قاتل کون ہے؟

''ڈیئر اینڈی...... مجھے سن گن ملی ہے کہ تم میگ کے بارے میں کچھ نہ کچھ جان چکی ہو۔''

''کیا مطلب ہے؟''

''فلنٹ تمہارے گرد منڈلا رہا ہے اور وہ ہنٹنگ لاج کے چکر بھی لگا رہا ہے جبکہ ہنٹنگ لاج وہ کبھی کبھار ہی جایا کرتا تھا۔'' کونی نے بیگ سے ایک نقشہ نکالا۔ایک جگہ وہی دائرے کے اندر U کا نشان تھا۔''یہ پہاڑ پر 4,053 بلند ہے۔ ویری فائڈ لینڈنگ ایریا...... اس کا اصل نام کلیئر کریک لاج ہے، جو فلنٹ کی ملکیت ہے۔میرا غالب خیال

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

ہے کہ لزا یہاں روپوش ہے۔''

''وہ کیسے؟''

''پچھلے سال جون میں فلنٹ وہاں صرف ایک مرتبہ گیا تھا جبکہ اس سال وہ کئی بار جا چکا ہے۔ شاید اسے بھی شک ہو گیا ہے۔ فلنٹ کی لاج میلونی کے ٹھکانے سے چالیس میل دور ہے۔''

''کیا ایک کتے کے ساتھ ناگفتہ بہ حالت میں لزا وہاں تک سفر کر سکتی ہے؟''

''یقیناً، یہ ایک انتہائی دشوار مرحلہ ہے لیکن تمہاری بہن کوئی عام لڑکی نہیں ہے۔ ورنہ اب تک ماری جاتی یا پکڑی جاتی۔'' کونی نے اعتراف کیا۔ ''کوئی اہم بات ہے جو فلنٹ وہاں کے چکر کاٹ رہا ہے اور اہم ترین بات لزا ہی ہو سکتی ہے۔''

اینڈریا کو بچپن کا ہائیڈ اینڈ سیک والا کھیل یاد آیا۔ لزا ہمیشہ جیت جاتی تھی۔ دشمن کی ناک کے نیچے چھپنا بہترین جگہ ہے۔

''ناممکن۔'' اینڈریا نے ٹہلتے ہوئے کہا۔ اس نے بڑی خوب صورتی سے جھوٹ بول کر نفی میں اظہار کیا۔ اینڈریا نے ڈرامائی انداز میں سانس بھری۔ ''لزا میں اتنی طاقت نہیں بچی ہے کہ وہ لمبا سفر کر سکے۔'' اینڈریا نے کونی کے چہرے پر مایوسی کا رنگ ابھر کے ڈوبتے دیکھا۔

'ہوشیار لزا۔ اس نے چھپنے کے لیے بہترین جگہ چنی ہے۔' اینڈریا دل ہی دل میں مسکرائی۔

☆☆☆

اینڈریا کا رخ موزبار کی جانب تھا۔ اس نے ڈیانا سے SOV کرائے پر لینے کے لیے استفسار کیا۔ ڈیانا نے فی الفور اپنی گاڑی اینڈریا کے حوالے کر دی اور کرائے کی بات بھی نہیں کی۔ اینڈریا نے شکریہ ادا کیا۔ اور ذہن حساب کتاب میں لگایا۔ فلنٹ کی لاج، لیک ایج سے تقریباً 30 میل شمال میں اور ہال روڈ سے مغرب میں 20 میل کے فاصلے پر تھی۔ راستے میں دریا، جنگل، پہاڑیاں اور جھیل بھی حائل تھی۔ اینڈریا کے اعصاب تنے ہوئے تھے۔ وہ تنہا جانے کے لیے پُرعزم تھی۔

موزبار سے روانہ ہوتے وقت اسے ایک شناسا سا آواز سنائی دی۔ وہ پلٹی اور ڈیمارکو کو دیکھ لیا جو تیز قدمی سے اس کی طرف آ رہی تھی۔

''چند باتیں ہو سکتی ہیں؟''

''کیوں نہیں۔'' اینڈریا نے جواب دیا۔

''سارجنٹ نے مجھ سے کہا تھا کہ تمہیں بتا دیا جائے کہ جو آدمی اسپتال میں بچ گیا تھا، اس نے چند شرائط پر زبان کھول دی ہے۔ وہ کرائے کے آدمی تھے۔ ان کی ذمے داری تمہیں اغوا کرنے تک محدود تھی۔ ان کے ساتھ ایک اور آدمی بھی تھا۔ وہ اس قسم کے کام پہلے بھی کر چکے ہیں۔ انہیں لزا کو قتل کرنے کے لیے ہی ہائر کیا گیا تھا۔ جب وہ لیک ایج پہنچے تو میری سے ناواقف تھے۔''

''میری خوامخواہ ماری گئی اور لزا بال بال بچ گئی۔ غالباً تیسری گولی لزا پر چلائی گئی تھی۔ لزا جو کچھ نہ لے جا سکی، وہ اس نے نذرِ آتش کر دیا تھا۔''

''تیسرا آدمی کون تھا؟'' اینڈریا نے بے چینی سے سوال کیا۔

''تمام رابطے ای میل کے ذریعے ہو رہے تھے اور ادائیگی وائر ٹرانسفر کے ذریعے۔ ای میل کی چھان بین سے پیٹر سانٹونی کا نام سامنے آیا ہے۔ خیال غالب ہے کہ کرائے کے آدمیوں سے میری کو بھی اسی نے مروایا ہے۔''

''کیا اسے گرفتار کر لیا گیا ہے؟''

''ابھی تک نہیں۔''

''کیا مطلب؟''

''میرا مطلب ہے کہ.....'' ڈیمارکو نے اینڈریا کی آنکھوں سے نظر ہٹائی۔ ''ہم اس تک پہنچ گئے ہیں..... لیکن وہ زندہ نہیں ہے۔''

''وہاٹ؟''

''ہاں، اسے گاڑی میں نذرِ آتش کر دیا گیا ہے۔ اس طرح کہ اس کے دونوں ہاتھ اسٹیئرنگ وہیل سے بندھے تھے۔''

اینڈریا کا سر گھومنے لگا۔

''کیس خاصا الجھ گیا ہے..... حالانکہ متعدد جوابات مل گئے ہیں۔ لزا ہی پوشیدہ رازوں سے پردہ اٹھا سکتی ہے۔''

''کوئی اور مشتبہ شخص؟'' اینڈریا نے پوچھا۔

''ایک آدھ پر ہم نے نظر رکھی ہے۔ مختصر یہ کہ اصل مجرم اب تک پردۂ اخفا میں ہے۔''

''مائیکل فلنٹ کے بارے میں کیا خیال ہے؟''

''تم کیا جانتی ہو اس کے بارے میں؟''

''میں نے سنا ہے کہ دونوں میں مخاصمت تھی۔''

''میرے خیال میں تمہیں سارجنٹ سے بات کرنی چاہیے۔''

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

☆☆☆

اینڈریا کو دیکھ کر بگ جو کو حیرت کا سامنا کرنا پڑا۔ تاہم وہ اس کی آمد کا مقصد نہ جان سکا۔ کافی ختم کر کے اینڈریا نے بات شروع کی۔ ''تم جانتے ہو مجھے کن لوگوں نے اغوا کیا تھا؟''

بگ جو خاموش رہا۔

''وہ لوگ پیشہ ور تھے۔ جنہیں پیٹر سانٹونی نے استعمال کیا۔ پیٹر، لزا اور تھامس کے ساتھ کام کرتا رہا تھا لیکن پیٹر کو کس نے مارا؟''

بگ جو کا سر نفی میں ہلا تھا۔

''ہونہہ...... پیٹر از ڈیڈ ناؤ۔''

بگ جو نے کوئی تاثر نہیں دیا۔

اینڈریا نے دوسری ترکیب آزمانے کا فیصلہ کیا۔

''تم لزا کی مدد کر رہے ہو؟''

جو نے بمشکل اثبات میں سر ہلایا۔

اینڈریا کھڑی ہوگئی۔

''کیا مسئلہ ہے، تم مجھ سے بات کیوں نہیں کر رہے ہو؟''

''ہم دونوں کی کوشش تھی......'' وہ مناسب الفاظ تلاش کرنے کے لیے رکا۔ ''کہ تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچے۔''

''اوہ گاڈ، تم دونوں کا رابطہ کس طرح تھا؟''

''وہ کبھی کبھی موقع ملتے ہی ریڈیو کے ذریعے بات کر لیتی تھی۔''

''تمہیں، میری کے قتل کا پتا چل گیا تھا؟''

''بروقت نہیں۔ لیکن لزا بدک گئی تھی اور اس نے احتیاطاً میگ میرے حوالے کر دیا تھا لیکن اسے واپس لینے کا موقع ہی نہ ملا۔''

''تو میگ تمہارے پاس ہے؟''

''اب نہیں۔ ہال وے پر جو ڈیل ہونی تھی، اس کے لیے میگ کی ضرورت تھی۔ لہٰذا میگ، میں نے وہاں پہنچا دیا تھا۔''

''کاش تم مجھے پہلے بتا دیتے۔''

''لزا نے تمہارے تحفظ کے لیے مجھے منع کر دیا تھا۔'' جو نے کہا۔

''اب کیوں بتا رہے ہو؟''

''اب وہ میرے پاس نہیں ہے اور اگر اسے کچھ ہوتا ہے تو پیٹنٹ کرانے کے لیے میں تمہارا ساتھ دوں تاکہ لزا کا خواب پورا ہو سکے۔''

''یعنی تھامس، دشمنوں کو دھوکا دینے کے لیے اینکورج جا رہا تھا۔ تاکہ اس دوران میں لزا اور میری پیٹنٹ کرانے کے لیے روانہ ہو جائیں۔ لیکن منصوبہ فیل ہو گیا اور میری کو جان سے ہاتھ دھونے پڑے۔ بس لزا اور میگ پروٹو ٹائپ محفوظ رہے۔ جو اب بھی خطرے میں ہیں۔'' اینڈریا نے تجزیہ پیش کیا۔

''اب لزا کہاں ہے؟''

''اس نے بتایا نہیں۔'' جو بولا۔ ''لیکن وہ محفوظ ہے...... پولیس نے قاتل کو پکڑ لیا تو وہ سامنے آجائے گی اور میگ کو پیٹنٹ کرا لے گی۔''

''کیا پیٹر سانٹونی قاتل نہیں ہے؟''

''یقین سے نہیں کہا جا سکتا ہے۔ ممکن ہے کہ پیٹر کے پیچھے بھی کوئی اور ہو۔''

''لیب بکس، لزا کے پاس ہیں؟'' اینڈریا نے سوال کیا۔

''اس نے بتایا نہیں۔''

اینڈریا نے غور کرنے کے بعد فلنٹ کے ارادے بھی ظاہر کر دیے۔

بگ جو خاموش رہا۔ اینڈریا بھی کوئی مناسب فیصلہ نہیں کر پا رہی تھی۔

''ایک منصوبہ ہے۔'' وہ بولی۔ اس نے بگ جو کو منصوبہ بتایا اور ایک پرچہ اس کے حوالے کر دیا۔ ''تمہاری بہن کے بغیر کوئی منصوبہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔''

''مجھے علم ہے کہ وہ کہاں ہے۔''

''کیا؟'' پہلی بار جو کے تاثرات بدل گئے۔

☆☆☆

آدھی رات کو اینڈریا نے اٹھ کر تیاری شروع کر دی اور موک کے ساتھ ڈیانا کی SOV میں روانہ ہو گئی۔ ڈرائیونگ کے دوران وہ احتیاط سے کام لے رہی تھی۔ کئی جگہ گاڑی برف پر پھسلی تاہم اینڈریا نے اسے بے قابو نہ ہونے دیا۔ سفر کسی ناگہانی کے بغیر جاری رہا، حتیٰ کہ ستاروں کی روشنی مدھم پڑنے لگی۔

لاج ایک بڑا سا گھر تھا، اس میں پانچ عدد چوبی کیبن تھے۔ برف سے ڈھکی ایک ائر اسٹرپ تھی، جس کے اختتام پر ایک کھلی عمارت تھی۔ دو فور وہیلر کے ساتھ ایک برفانی گاڑی بھی اینڈریا نے دیکھی۔

اینڈریا موک کے ساتھ باہر نکل آئی۔ کیبن

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

شاندار تھے۔ اینڈریا نے باری باری ہر کیبن کا جائزہ لیا۔ کوئی ذی نفس نظر آیا نہ لزا کے آثار دکھائی دیے۔ تاہم وہ جانتی تھی کہ لزا یہاں موجود ہے۔ اینڈریا، لاج کی عقبی سمت میں چلی گئی۔ ہوا ساکت تھی۔ ماحول میں خاموشی رچی بسی تھی۔ اینڈریا کی چھٹی حس کہہ رہی تھی کہ لزا کہیں آس پاس ہے۔ پرندے تک خاموش تھے۔ کیا کچھ ہونے والا ہے؟ اچھا یا برا؟ اس نے بنظر غائر جنگل کا جائزہ لیا پھر دوبارہ لاج میں گھس گئی۔ ایک بار گراؤنڈ فلور کا سرسری جائزہ لے کر اس نے اوپری منزل کا رخ کیا۔ موک متواتر اس کے ساتھ چپکا ہوا تھا۔ باتھ روم، بیڈروم، کپ بورڈ، اینڈریا نے کوئی چیز نہیں چھوڑی۔ پھر معاً وہ رک کر لزا کے انداز میں سوچنے لگی کہ وہ لزا کی جگہ ہوتی تو کیا کرتی؟ یقیناً کسی چیز کو روپوش کرنے کے لیے اسے بالکل سامنے رکھ دیتی یا پھر کسی عام سی جگہ پر۔ وہاں تین فریزر تھے۔ اینڈریا تینوں کو چھان چکی تھی۔

دفعتاً اس کی نگاہ سات فٹ بلند چوبی کپ بورڈ پر پڑی، جسے وہ پہلے ہی اندر باہر سے دیکھ چکی تھی۔ حتیٰ کہ اس کے نیچے خلا میں بھی جھانکا تھا۔ جس طرف کسی کا دھیان نہیں جاتا تھا تو وہ کپ بورڈ کی چھت تھی۔ اینڈریا کی دھڑکنیں تیز ہوگئیں۔ اس نے کرسی گھسیٹ کر کپ بورڈ کے قریب کی۔ کرسی پر چڑھ کر پُرامید نظر کپ بورڈ کی چھت پر ڈالی۔ یہ چھت اونچی تھی، نیز اس پر سجاوٹ کی کوئی چیز بھی موجود نہیں تھی۔

اوپر نظر پڑتے ہی اس کے بدن میں لہو کی گردش تیز ہوگئی۔ پتلا سا سیاہ رنگ کا چرمی تھیلا دیوار کے ساتھ متوازی حالت میں پڑا تھا۔ اینڈریا نے ہاتھ دراز کرکے بکس کھینچا اور کرسی سے اتر آئی۔ کرسی کو جگہ پر رکھا۔ بکس پر غبار نمایاں تھا اور وہ مقفل تھا۔ اسے میز پر رکھ کر اینڈریا نے پیچ کس اور ہتھوڑا تلاش کیا۔

چرمی بکس کھلتے ہی، پہلی بار اینڈریا نے خوف محسوس کیا۔ ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہو رہی تھی۔ بکس میں نوٹس، ماہانہ رپورٹس، ہر ایک پر شہادت کے طور پر دستخط ثبت تھے۔ ہر ورق کی پیشانی پر MAG لکھا تھا۔ کچھ سوچ کر اس نے کرسی دوبارہ گھسیٹی اور چرمی کیس واپس جگہ پر رکھ دیا۔

ایک زمانہ جس خزانے کے پیچھے سرگرداں تھا۔ وہ فلنٹ کے لاج میں کھلے عام رکھا تھا۔ اینڈریا، لزا کی خطرناک سوچ اور فیصلے پر اش اش کر اٹھی۔ اس کے خیال میں ان اشیا کو تلاش کرنا ناممکن حد تک دشوار ہوجاتا اگر وہ انہیں کہیں برف میں دبا دیتی۔ بہرحال لزا کا اپنا اسٹائل تھا۔ اینڈریا نے کانپتے ہاتھوں سے بریف کیس نما پتلا بکس بند کردیا۔

دفعتاً ایک خوفناک خیال اس کے شعور کی سطح پر ابھرا۔ یہ ناممکن نہیں تھا کہ لیب بکس خود فلنٹ نے یہاں رکھی ہوں۔ اب وہ لزا کی تلاش میں ہوتا کہ میگ پروٹوٹائپ حاصل کرنے کے بعد اسے پیٹنٹ کرالے۔ وہ اس بات سے واقف تھا کہ تھامس اور لزا دو مختلف راستوں سے الاسکا سے نکل رہے ہیں...... اسے یقین تھا کہ لیب بکس اور میگ ان کے پاس ہیں۔ تاہم وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ دونوں چیزیں کیسے حاصل کرے۔ ایک وقت میں وہ ایک کے تعاقب میں جا سکتا تھا۔ اس نے تھامس کے پیچھے جانے کا فیصلہ کیا۔ اسے لیب بکس مل گئیں۔ لیکن لزا اس کی پہنچ سے دور تھی۔ اینڈریا کو پاور آف اٹارنی کا جھانسا دے کر وہ لزا کا پتا معلوم کرنا چاہ رہا تھا۔ کبھی اسے لگتا کہ فلنٹ دغا باز نہیں ہے۔

اینڈریا کا ذہن برق رفتاری سے کام کر رہا تھا۔ کیا یہ تھیوری صحیح ہے؟ وہ سوچنے لگی یا فلنٹ پہلے ہی لیب بکس چرا چکا تھا اور میگ کے حصول کی خاطر تھامس کے پیچھے گیا اور مایوسی کے عالم میں اسے قتل کردیا لیکن پیٹر سانٹونی کو کس نے قتل کیا؟ اینڈریا چرمی کیس لے کر جنگل کی طرف چل پڑی۔ وہ واضح خوف محسوس کر رہی تھی۔ میری سمیت اب تک تین قتل ہوچکے تھے۔ چوتھا، درندے کے وحشت کی نذر ہوچکا تھا۔ معما اب تک حل پذیر تھا۔ خطرات ہر طرف منڈلاتے نظر آرہے تھے۔

''موک، میرے قریب رہو۔'' اس نے موک کو اشارہ کیا۔ موک اینڈریا کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے اچانک رک گیا۔ اس کے حلق سے غراہٹ نکلی۔ بال کھڑے ہوگئے اور دم اکڑ کر سیدھی ہوگئی۔

دہشت اینڈریا پر حملہ آور ہوئی۔

جواباً بلند غراہٹ سنائی دی۔ موک نے بے تحاشا بھونکنا شروع کردیا۔ اس کے دانت نمایاں ہوگئے تھے۔

درختوں میں سے معاً کوئی جانور نکل کر موک پر جھپٹا اور دونوں گتھم گتھا ہوگئے۔ اینڈریا، درختوں کے پیچھے جانے کے لیے دوڑ لگانے والی تھی کہ اسے احساس ہوا کہ موک کے مدمقابل کوئی ریچھ نہیں اس جیسا ہی دوسرا کتا ہے۔ آناً فاناً دونوں ایک دوسرے سے الگ ہوگئے۔ وہ دونوں اب ایک دوسرے کا منہ سونگھ رہے تھے۔ ان دونوں کی آوازیں

WaqarAzeem Pakistanipoint.com

تبدیل ہوگئیں۔ دونوں ایک دوسرے کے گرد بھاگ رہے تھے، الجھ رہے تھے...... یہ لڑائی نہیں، کھیل تھا۔

اچانک اینڈریا کے دماغ میں پھلجھڑی سی پھوٹی...... چہرہ شدتِ جذبات سے سرخ ہوگیا۔ دوسرا کتا سو فیصد لزا کا ''روسکو'' تھا۔

''موک۔'' اس نے پکارا۔ ''روسکو۔'' دونوں اپنی جگہ تھم گئے۔ موک فوراً اینڈریا کے قریب آگیا۔ روسکو نے بھی دھیرے دھیرے موک کی نقل کی اور اینڈریا کے قریب بیٹھ کر بغور اسے دیکھنے لگا۔

''لزا۔'' اینڈریا نے آہستہ سے آواز دی۔ اس کا دل دھک دھک کر رہا تھا۔ معاً عقب سے کوئی ٹکرایا اور اینڈریا زمین بوس ہوگئی۔ لزا، بے تحاشا بہن کو چوم رہی تھی۔ اینڈریا نے اسے مضبوط بانہوں میں جکڑ لیا۔ ماضی لوٹ آیا تھا۔ دونوں بچپن کی طرح لڑ رہی تھیں۔ دونوں کتے ناقابلِ فہم آوازیں نکالتے ہوئے یہ تعجب خیز منظر دیکھ رہے تھے۔ لزا کے پاس ڈبل بیرل گن تھی، وہ اس نے ایک طرف ڈال دی تھی۔

''یو اسٹوپڈ، بہت چالاک سمجھتی ہو خود کو...... آخر میں نے ڈھونڈ ہی لیا۔'' اینڈریا نے ہلکا گھونسا لزا کے پیٹ میں رسید کیا۔ دونوں پھر لپٹ گئیں، ناک سے ناک ملی تھی اور آنکھ سے آنکھ...... جیسے آنکھوں ہی آنکھوں میں ایک دوسرے کو پی لینا چاہتی ہوں۔

دونوں یقین و بے یقینی کے درمیان جھول رہی تھیں...... محوِ حیرت تھیں۔ مضطرب تھیں۔

''کیوں گھورے جا رہی ہے؟'' لزا، آنکھوں کے راستے دل میں اتر گئی۔

''تو گھور رہی ہے، میں تو تیرے گھورنے کو دیکھ رہی ہوں۔'' اینڈریا نے جواب دیا۔

''شاعر بن گئی ہے؟''

''تو نے بنا دیا ہے۔''

''کیسے؟'' اینڈریا نے بہن کی پیشانی چوم لی۔

''لزا۔''

''ہونہہ؟''

''ایک بات کہوں؟''

''ایک نہیں دو۔''

''مجھے معاف کر دے۔''

''کس بات پر؟''

''بس معاف کر دے۔'' اینڈریا کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔

''پاگل ہوئی ہے۔'' لزا نے اسے گلے لگا لیا۔

''تو نے شادی کب کی؟''

لزا ہنس پڑی۔ ''کس نے بتایا؟''

''میلونی نے۔''

''وہ سنکی ہے۔''

''یعنی جھوٹ بول رہا تھا؟''

''پھر بتاؤں گی کہ کیا بات تھی۔ ہم دونوں (لزا اور اینڈریا) ہی غیر شادی شدہ ہیں...... فی الحال یہاں سے نکلو۔ ابھی ہم خطرات سے باہر نہیں ہوئے۔'' لزا کھڑی ہو گئی۔ ''تمہارے ساتھ کون ہے؟''

''کوئی نہیں، میں تنہا آئی ہوں۔'' اینڈریا نے جواب دیا۔ ''تمہاری حالت کیا ہو رہی ہے، وزن بھی گر گیا ہے۔'' اینڈریا نے تشویش کا اظہار کیا۔

''ٹھیک ہو جاؤں گی۔''

☆☆☆

اینڈریا گھنے جنگل میں لزا کے کیبن میں تھی۔ دونوں کافی اور چاکلیٹ سے لطف اندوز ہو رہی تھیں۔ گفتگو کا رخ عام باتوں سے ہوتا ہوا سنجیدہ امور کی طرف مڑ گیا۔

''اب ہمیں کیا کرنا چاہیے؟''

''ایک دو آئیڈیے ہیں میرے پاس، تاہم میں خود سوچ رہی ہوں کہ کیا قدم اٹھایا جائے؟''

''بگ جو نے بتایا تھا کہ میگ تمہارے پاس ہے؟''

لزا کی آنکھوں میں دھند اتر آئی۔ وہ خاموش تھی۔

''تھامس کے بارے میں، میں دل سے رنجیدہ ہوں۔'' اینڈریا نے آہستہ سے کہا۔ ''لیکن لیب بکس میرے پاس ہیں۔''

''ہاں، میں نے چرمی بیگ دیکھ لیا ہے...... اینڈی، تھامس، وہ میرے باپ کے مانند تھا۔'' لزا نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

''جانتی ہوں۔'' اینڈریا نے غم زدہ آواز میں کہا۔

''ماں کا کیا حال ہے؟''

''شی از او کے۔''

''تمہیں کال کے بارے میں پتا چلا؟'' لزا نے سوال کیا۔

''ہاں، لیکن میں فیصلہ نہیں کر پا رہی کہ اسے معاف کر دوں؟''

''تم خود ہی جج ہو اور خود ہی جیوری۔''

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

کچھ دیر خاموشی چھائی رہی۔
''تمہارے ذہن میں کیا آئیڈیا ہے؟''
''ہم میگ، پیٹنٹ آفس لے جائیں گے۔ پیٹنٹ ہوتے ہی ہنگامہ آرائی از خود انجام پذیر ہوجائے گی۔''
اینڈریا نے بگ جو کے ساتھ مل کر جو منصوبہ بنایا تھا، وہ لزا کو بتایا۔
لزا نے حیرت سے بہن کو دیکھا۔ ''یہ تم نے میرے لیے کیا؟ ریئلی؟''
جواباً اینڈریا نے کہا۔ ''تم نے میگ کے لیے مجھ پر بھروسا کیا؟ ریئلی؟'' لزا بے ساختہ ہنس پڑی۔
اینڈریا نے معاً محسوس کیا کہ وہ میگ کے دیدار کے لیے مری جارہی ہے...... آخر یہ کیا بلا ہے؟
''میگ کی شکل دیکھوگی؟'' لزا نے اس کے منہ کے الفاظ چھین لیے۔ ''مگر اس کے لیے تمہیں تھوڑی کھدائی کرنی پڑے گی۔''

☆☆☆

میگ، پائن کے ایک بلند درخت کے نیچے دفن تھا۔ اینڈریا اس کا سائز اور وزن دیکھ کر حیران رہ گئی۔ وہ بمشکل ڈھائی کلو وزنی تھا۔
''اسے مینٹی نینس کی ضرورت نہیں ہے۔'' لزا نے بتایا۔ تم اس کے ذریعے گھر کے لیے توانائی کی تمام ضروریات پوری کرسکتی ہو۔ اگر اس کے سائز میں اضافہ کیا جائے تو یہ کار، ٹرک اور فیکٹری کے لیے بھی کافی ہے اور ایک دن یہ جہاز بھی اُڑائے گا...... اسے انجن کی ضرورت نہیں ہے...... یہ زمین کی مقناطیسی توانائی استعمال کرتا ہے۔ تھامس نے لگ بھگ تیس برس اس آئیڈیا پر کام کیا تھا۔''
وہ کتّوں کے ساتھ واپس کیبن کی طرف چل دیں۔
لزا نے میگ کو یوں گود میں سنبھالا ہوا تھا جیسے کوئی ماں اپنی بچی کو سنبھالتی ہے۔
''اس کی ایک خوبی یہ ہے کہ ماحولیات کو آلودہ نہیں کرتا۔'' کیبن میں پہنچ کر لزا نے میگ، ایک چوڑے تنے پر رکھ دیا۔
''لزا، تمہیں خبر ہے کہ سانٹونی کو بھی تھامس کی کار میں زندہ جلا کر ہلاک کردیا گیا۔''
لزا گھوم گئی۔ ''مذاق کررہی ہو؟''
''نہیں۔''
''قاتل پکڑے گئے؟''
اینڈریا نے جواب دینے کے لیے منہ کھولا ہی تھا کہ موک نے بھونکنا شروع کردیا۔ دونوں بہنیں پھرکی کے مانند گھومیں۔ اب روسکو بھی موک کے ساتھ شامل ہوگیا۔ دونوں بہنوں نے بدمزگی سے ایک دوسرے کی جانب دیکھا۔ آنکھوں میں وحشت تھی...... لزا نے وقت ضائع کیے بغیر میگ کو بیک پیک میں منتقل کر کے رسی سے باندھا اور بنڈل کو سلیپنگ شیلف کے نیچے دھکیل دیا۔
لزا نے ہونٹوں پر انگلی رکھی اور پنجوں کے بل چلتی ہوئی کھڑکی کی طرف گئی۔ اینڈریا نے دوسری کھڑکی کا رخ کیا۔ اینڈریا نے دروازہ اندر سے بند کرنے کا اشارہ کیا۔ لزا نے نفی میں سر ہلایا۔ بیشتر کیبنوں کی طرح یہ کیبن سارا سال کھلے رہتے ہیں...... کوئی بھی ایمرجنسی کی صورت میں اندر آسکتا ہے۔ ایسے کیبن صرف باہر سے ہی بند کیے جاسکتے ہیں۔
اچانک دھماکے کی آواز آئی۔ لزا اور اینڈریا دونوں کے چہرے غم و غصے سے سرخ ہوگئے۔ لزا کو یاد آیا کہ وہ رائفل پورچ میں چھوڑ آئی تھی۔
''اینڈی۔'' لزا نے بہت آہستہ سے پکارا اور اسے چھپنے کا اشارہ کیا۔ اچانک بگڑتی ہوئی صورتِ حال نے اینڈریا کو مفلوج کردیا تھا۔
دروازہ انچ انچ کر کے کھل رہا تھا۔ اینڈریا نے آتش دان کے عقب میں پناہ لی جبکہ لزا کھلتے ہوئے دروازے کے پیچھے تھی۔ وہ آدمی دروازے سے اندر نہیں آیا تھا۔ تاہم اینڈریا کو اس کا چہرہ نظر آرہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں لوڈڈ پسٹل تھا۔
''اینڈی، تم کہاں ہو...... آر یو او کے؟'' وہ کال کی آواز تھی۔
لزا نے سر کو...... دائیں بائیں حرکت دی۔ یہ اینڈریا کے لیے خاموش رہنے کا اشارہ تھا۔ دروازہ کھلتا جارہا تھا۔
لزا دونوں ٹانگیں پھیلا کر کھڑی تھی۔ دونوں ہاتھوں میں ایک مضبوط لٹھ تھا...... بیس بال کے مانند......
دروازہ کھلا اور کال قدم بہ قدم اندر آیا۔ ''لزا، اینڈی...... تم دونوں ٹھیک ہو؟'' اس نے پھر سوال کیا۔ پسٹل اس نے مضبوطی سے دونوں ہاتھوں میں تھاما ہوا تھا...... پھر اس کی نگاہ اینڈریا پر پڑی اور چہرے پر اطمینان کا تاثر ظاہر ہوا۔ تاہم اس نے پسٹل جھکایا نہیں تھا۔
''اینڈی، تم وہاں......''
کال کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے۔ لزا نے دونوں

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

ہاتھوں میں پکڑا ہوا لٹھ جسم و جان کی پوری طاقت سے کال کے سر کی پشت پر رسید کیا...... اینڈریا کو کچھ کہنے اور کرنے کا موقع ہی نہیں ملا۔ کال کا منہ کھل گیا، سر نے جھٹکا لیا اور آنکھیں اوپر گھوم گئیں۔ کال اس طرح زمین بوس ہوا کہ پسٹل اس کے جسم کے نیچے دب گیا۔ اس کے گھنے بالوں سے خون رس رہا تھا۔

اینڈریا گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی۔ لاشعوری طور پر اس نے کال کے بالوں کو چھوا۔ فائرکس نے کیا تھا؟ کال کتے کو نہیں مار سکتا۔

''یہ یہاں کیا کر رہا ہے؟'' لزا نے سوال کیا۔

اینڈریا جانتی تھی کہ کال لزا کی تلاش میں ہے۔ تاہم گزرتے وقت کے ساتھ کال کے لیے اس کے منفی جذبات بدلنا شروع ہو گئے تھے۔ تاہم اسے یہاں دیکھ کر اسے جھٹکا لگا تھا۔

''یقیناً اس نے تمہارا تعاقب کیا ہے۔'' لزا نے کہا۔

''مجھے یقین نہیں آتا۔'' لزا نے ضروری چیزیں بیک پیک میں میگ کے اوپر ٹھونسنی شروع کیں۔ ''ہمیں نکلنا چاہیے، ہو سکتا ہے کوئی اور بھی ہو۔'' لزا نے کہا۔ اینڈریا ابھی تک کال کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھی تھی۔ اس کا دماغ سن ہو چکا تھا۔

لزا نے اسے بازو سے پکڑ کر کھینچا۔ ''نکلو یہاں سے۔''

اینڈریا سلو موشن میں اٹھی تھی۔ اسے لگا جیسے اس کا دل ٹوٹ گیا ہے۔ اگر لزا کا اندیشہ صحیح تھا تو زندگی کی ڈور بھی ٹوٹنے والی تھی۔ اسے وہ رات یاد آئی، جب اغوا کنندگان نے اسے دور ویرانے کے کیبن میں محبوس کر دیا تھا۔ لزا نے شیلف پر سے آئل اسکن پارسل اور اینڈریا نے ایمرجنسی سپلائی کا کین اٹھالیا۔ دونوں چلنے کے تیار تھیں۔ اینڈریا کے دل پر بوجھ تھا۔ اس نے بھیگی پلکوں سے پلٹ کر کال کو دیکھا۔ ''وہ ہوش میں آکر یہاں سے نکل جائے گا۔ وہ اتنا کمزور نہیں۔'' لزا نے بہن کو اطمینان دلایا۔

کلک......

گن لوڈ کرنے کی آواز آئی۔ اینڈریا کی سانس رک گئی۔ دروازے پر نگاہ پڑتے ہی وہ چکرا کر گرتے گرتے بچی۔

''وہ ٹھیک ہے۔'' کونی مسکرائی۔ ''میں نے لزا کا وار دیکھا تھا...... لیکن وہ مر بھی سکتا ہے۔''

کونی دونوں ہاتھوں میں گن پکڑے اندر آ گئی۔

''تو کتے کو تم نے مارا تھا...... دوسرا کہاں ہے؟''

''دوسرے کا نام موک ہے شاید...... وہ لزا کی طرح چالاک ہے لیکن وہ بھی نہیں بچے گا۔ نہ لزا زندہ رہے گی۔'' کونی نے اطمینان سے کہا۔ اینڈریا نے بہن کو دیکھا۔ لزا کے چہرے سے خون نچڑ گیا تھا۔ وہ برسوں کی بیمار نظر آنے لگی تھی۔

اتنا بڑا دھوکا۔ اینڈریا کے خون میں اُبال آیا۔ اس نے ایک قدم آگے بڑھایا۔

''نہ...... نہ......'' دوسرا قدم بڑھایا تو سینے میں ٹرک کے ٹائر جتنا سوراخ ہو جائے گا۔'' کونی نے اجنبی لہجے میں کہا۔

''تم......'' لزا نے صرف ایک لفظ کہا۔ ایک لفظ میں، شناخت، نفرت، حقارت...... سب عیاں تھا۔

''اوہ، یا...... می۔'' کونی مسکرائی۔ ''میں ہی ہوں لیکن اس مرتبہ فتح حاصل کرنے آئی ہوں۔ کہاں ہے میگ؟''

''تمہیں میگ کا پتا بتانے سے بہتر ہے کہ میں موت کو گلے لگا لوں۔'' لزا نے قہر آلود نظروں سے کونی کو گھورا۔

اینڈریا الجھن کا شکار ہو گئی۔ کونی تو انویسٹر تھی۔ بلاشبہ کونی نے اینڈریا سے جھوٹ بولا تھا۔ وہ کبھی لزا کو دیکھتی، کبھی کونی کو۔

''برائٹ لائٹ۔'' بمشکل اس نے ایک لفظ ادا کیا۔

لزا کے چہرے پر تحیر نمودار ہوا۔ ''برائٹ لائٹ کا انویسٹر سانٹونی تھا۔ اس کتیا کو سانٹونی کے ذریعے میگ کے بارے میں پتا چلا۔''

معاً اینڈریا کو اپنی حماقت کا احساس ہوا۔ اغوا کنندگان سے جان چھڑا کر جب وہ واپس آئی تو ڈیانا نے بار میں پارٹی دی تھی۔ وہاں کونی نے اپنے شوہر اسکاٹ سے تعارف کرایا تھا۔ اسکاٹ کی آنکھوں پر رنگ دار گلاسز تھے۔ اس کا حلیہ بھی وہی تھا جو ماں نے بتایا تھا۔ اینڈریا کے دماغ میں اس وقت چبھن ہوئی تھی لیکن فلنٹ اسے اپنے ساتھ لے گیا تھا۔ وہ اسکاٹ کی شناخت کرتے کرتے رہ گئی۔ سانٹونی نے تمام تفصیلات بتا کر اسکاٹ کو اینڈریا اور لزا کی ماں کے پاس بھیج دیا۔ تاہم اینڈریا ایک بات نہ سمجھ سکی کہ اگر کونی نہیں تھی تو پھر لزا اور تھامس کا انویسٹر کون تھا؟ اینڈریا نے یہ سوال کر ڈالا۔

لزا نے زہریلی نظروں سے کونی کو دیکھا۔

''اس سوال کا جواب تو بہت آسان ہے۔'' کونی نے

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

کہا۔ ''کوئی بچہ بھی جواب دے سکتا ہے۔''

''ہاں، تم جیسا بچہ۔'' لزا کی آواز میں آگ تھی۔ ''تم جیسے بچے بڑے ہو کر بھی بچے ہی رہتے ہیں اور کوئی نیا آئیڈیا پروڈیوس کرنے سے معذور ہوتے ہیں...... ایسے بڑے بچے، چیٹنگ، رشوت اور قتل ہی کر سکتے ہیں...... ساتھی اسٹوڈنٹ کا قتل...... محض اس لیے کہ اس کا مقالہ چرا سکیں۔''

''کون پروا کرتا ہے؟ تھیسس لکھنے والا مر چکا ہے۔ تم بھی مرنے والی ہو۔ میگ کا پتا بتا دو تو شاید میں تمہاری جان بخشی کردوں۔'' کونی نے سفاک لہجہ اختیار کیا۔

''دیر مت کرو۔ مجھے ختم کردو۔'' لزا نے تھوک دیا۔

''کون پروا کرتا ہے...... پروفیسر کُرو!''

''اوہ گاڈ......نو......نو......'' اینڈریا سر سے پیر تک ہل گئی۔ لزا کا دشمن نیا نہیں تھا۔ نہ وہ مرد تھا۔ دشمن یونیورسٹی کے زمانے کا تھا۔ جس پر لزا نے قتل کا الزام لگایا تھا۔

''تم میگ تک کبھی نہیں پہنچ سکتیں...... تمہارا چوہیا جیسا معذور ذہن اندازہ ہی نہیں لگا سکتا کہ میگ کو کہاں ہونا چاہیے۔'' لزا نے بےخوفی سے مضحکہ اُڑایا۔ ''شان وشوکت اور مقبولیت کے تم صرف خواب دیکھ سکتی ہو۔ تم اکیلی اور گمنام حالت میں مروگی۔''

شدتِ اشتعال سے کونی یا پروفیسر کُرو کے نقوش بگڑ گئے۔

اینڈریا اسے چھاپنے کے لیے بدن تول رہی تھی۔ وہ کونی سے بمشکل ایک گز دور تھی۔ وہ کسی بھوکی بلی کے مانند اچھلی تھی۔ تاہم وہ کامیاب نہ ہوسکی۔ کونی ہوشیار تھی۔ اس کے پسٹل کا دستہ اینڈریا کے سر سے ٹکرایا اور وہ بے ڈھنگے انداز سے زمین پر گری۔ دھندلی نگاہ سے اس نے دیکھا کہ لزا چیختی ہوئی کونی پر جست لگا چکی تھی۔ اینڈریا نے چیخ کر بہن کو روکنے کی کوشش کی۔ لیکن اس کے حلق سے کوئی آواز برآمد نہ ہوئی۔ آخری منظر جو اس نے دیکھا وہ کونی کا فائر تھا...... لزا گری اور پیٹ پکڑ کر دہری ہوگئی۔ اینڈریا نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن تیز چکر آیا اور ذہن اندھیروں میں گم ہوگیا۔

☆☆☆

اینڈریا کو ہوش آیا تو اسے گھٹن کا احساس ہوا۔ کوئی چیز اس کے منہ سے گردن تک لپٹی ہوئی تھی۔ اگرچہ وہ سانس لینے کے لیے پورا زور لگا رہی تھی۔ تاہم پھیپھڑے آزادانہ آکسیجن وصول نہیں کررہے تھے۔

''زور مت لگاؤ۔'' کونی کی آواز آئی۔ ''اس طرح سانس لینے میں آسانی ہوگی۔'' اینڈریا نے گردن گھمانے کی کوشش کی تو ادراک ہوا کہ گردن میں رسی ہے۔ آہستہ آہستہ اسے اپنی بےبسی کا مکمل احساس ہوا۔ وہ فرش پر پڑی تھی۔ دونوں ہاتھ پیچھے کی طرف بندھے ہوئے تھے۔ پیر بھی بندشوں میں جکڑے تھے۔ اس کے سر کے پیچھے دیوار قریب تھی۔ گردن سے لپٹی رسی دیوار میں کسی چیز سے بندھی تھی۔ منہ پر گردن تک تکیہ کا غلاف چڑھا ہوا تھا۔ جس کی وجہ سے اسے سانس لینے میں دشواری ہورہی تھی۔

اینڈریا نے تڑپنا، مچلنا شروع کردیا۔

''اینڈی، جیسے کہوں ویسے کرو۔'' لزا کی درد میں ڈوبی ہوئی آواز آئی۔ ''تمہارے سر پر تکیے کا غلاف ہے۔ جدوجہد کروگی تو آکسیجن تیزی سے کم ہوگی۔''

اینڈریا نے خود کو پُرسکون رکھنے کی کوشش کی۔ ''اسے میرے چہرے پر سے ہٹاؤ۔''

''میں ہٹادوں گی، میگ کا پتا بتادو۔'' کونی کی آواز سنائی دی۔

''ہنٹنگ لاج کے پاس دفن ہے۔'' اس نے ایک درخت کا حوالہ دیا۔

''ٹھیک جگہ بتاؤ۔''

''سامنے کی جانب کہیں دفن ہے...... میرا چہرہ آزاد کرو۔''

کونی کے قدموں کی آہٹ باہر چلی گئی۔

اینڈریا جدوجہد کررہی تھی۔ سر کے اوپر بندھے ہوئے ہاتھ چھڑانے کے لیے بھی وہ زور لگارہی تھی۔

''اینڈی، تمہارے ہاتھ دیوار میں نصب آہنی حلقے کے ساتھ بندھے ہیں۔ جتنے سکون سے رہوگی، آکسیجن اتنی ہی دیر تک ساتھ دے گی۔'' لزا کی آواز کرب واذیت سے لڑکھڑا رہی تھی۔

''تمہیں گولی کہاں لگی ہے؟'' اینڈریا نے جدوجہد ترک کرکے سوال کیا۔

''پیٹ میں۔''

اینڈریا کا دل بیٹھ گیا۔

''اینڈی، سنو۔ مائیک فلنٹ میرا حقیقی انویسٹر تھا۔ یہ بات صرف تھامس جانتا تھا۔ فلنٹ کو اپنے کاروبار کے لیے میگ سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ مجھے نہیں پتا کال کے لیے تمہارے کیا جذبات تھے جب میں فلنٹ سے ملی تو کچھ کچھ مجھے احساس ہوا اور مجھے تمہاری جذباتیت کا احساس ہوا۔ سیفرون بھی اس دنیا میں نہیں ہے۔ تم کال اور مجھے معاف کر

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

دو......'' لزا کے کراہنے کی آواز آئی۔

''میلونی، جنگل کا باسی ہے۔ وہاں اسے شراب اور عورت میسر نہیں۔ اسی لیے میں نے اپنی شادی کا شوشہ چھوڑا ہوا تھا...... اور...... اور تھامس، فلنٹ کو لیب بکس دینا چاہتا تھا...... دنیا چھوڑنے سے پہلے وہ فلنٹ سے مل سکا یا نہیں......''

''ہاں اس نے اپنا کام کر دیا تھا۔ لیب ورک، ہنٹنگ لاج میں ہے۔'' اینڈریا نے بتایا۔

''فلنٹ کی حفاظت کے لیے ضروری ہے کہ وہ مجھ سے اور میگ سے دور رہے۔''

''کال...... کال......'' اینڈریا نے آواز دی۔ ''اٹھو، ہماری مدد کرو...... کال......''

''دروازہ کھلا ہے؟'' اینڈریا نے لزا سے معلوم کیا۔

''ہاں۔''

''موک۔'' اینڈریا چیخی۔ ''موک، روسکو، کال...... ہیلپ اَس۔'' وہ متواتر چیختی رہی۔ دفعتاً نرم دبیز فر کا لمس محسوس ہوا۔

''موک؟''

جواباً کتے کی آواز ابھری۔ اینڈریا کوشش کر رہی تھی کہ موک سمجھ جائے اور کم از کم اس کا چہرہ آزاد کر دے۔

پورچ میں آہٹ سنائی دی۔ اینڈریا نے موک کو حملے کے لیے ہشکارا۔ کتے کی نرم آواز غراہٹ میں بدل گئی۔ کونی اندر داخل ہو رہی تھی۔ اس نے چیخ مار کر فائر جھونکا۔ کوئی ایسی آواز نہ آئی جس سے اندازہ ہوتا کہ کونی کا فائر کارگر ہوا تھا۔

کونی نے ہانپتے ہوئے موک کو گالی دی۔ یقیناً موک وہاں سے نکل چکا تھا۔ شکار اور شکاری دونوں بچ گئے تھے۔ موک، ہوشیار کتا تھا، گن کی غیر موجودگی میں وہ بھی کونی کا تیاپانچہ کیے بغیر وہاں سے نہ نکلتا۔

کونی قریب آئی اور اینڈریا کے چہرے سے غلاف اتار دیا۔ اینڈریا نے گہری گہری سانسیں لے کر لزا کی جانب دیکھا۔ اس کی آنکھیں دہشت سے پھیل گئیں۔ پیٹ پر لزا کے کپڑے خون سے سرخ ہو رہے تھے۔

کونی کی آنکھیں غصے سے سرخ ہو رہی تھیں۔ اس نے پسٹل کی نال اینڈریا کے ہونٹوں پر رکھ دی اور زور لگایا۔ اس کا مقصد سمجھ کر اینڈریا نے دانت پر دانت جما لیے۔

''منہ کھول دے، گولی تو میں ویسے بھی مار دوں گی۔''
اینڈریا کا ایک ہونٹ خون آلود ہو گیا۔ کونی نے اس کی ناک چٹکی میں پکڑ کر سانس بند کر دی۔ بالآخر اینڈریا کو منہ کھولنا ہی پڑا۔ کونی نے پسٹل کی نال حلق تک اندر گھسیڑ دی، اینڈریا تڑپ اٹھی۔

لزا جانتی تھی کہ کونی بلف کر رہی ہے۔

''بہن کو بچانا ہے تو میگ کا پتا بتاؤ۔'' کونی ناگن کی طرح پھنکاری۔

''میں تو یہاں سے زندہ جاؤں گی نہیں، تو خود بک چکی ہے پھر میگ کے بارے میں بتانے کی منطق کیا ہے۔ شاید بتا دوں اگر تو اسے چھوڑ دے۔'' لزا نے جواب دیا۔

وہاں سکوت طاری ہو گیا۔ اینڈریا ساکت پڑی تھی۔ پسینا پیشانی پر پھوٹ پڑا تھا۔ وہ سمجھ گئی کہ لزا کسی طرح اینڈریا کو آزاد کرانا چاہتی ہے تاکہ وہ کال کے نیچے دبی گن حاصل کر لے۔

''نہیں۔'' بالآخر کونی نے جواب دیا۔

''پیاری اینڈی، جان سے پیاری اینڈی......'' لزا نے درد بھری نرم آواز میں کہا۔ ''اینڈی بازی زچ ہو گئی ہے۔ نہ اس کی، نہ میری...... یہ موٹی گائے عقل سے عاری ہے۔'' ...... لزا نے رک کر درد کی لہر کو دبایا۔ ''اینڈی آئی لو یو...... اینڈ آئی ایم سوری...... رئیلی سوری...... میں جو کہنے والی ہوں، اس کا مطلب یہ نہیں کہ میں تم سے محبت نہیں کرتی۔'' لزا کی آواز لڑکھڑا گئی۔ ''میں محبت کرتی ہوں...... حد سے زیادہ اور تم یہ جان چکی ہو......'' لزا خاموش ہو گئی۔ وہ پھر بولی تو اس کی آواز میں فولاد کی سختی اور چٹانی عزم چیخ رہا تھا۔

''شوٹ ہر، پروفیسر کرو، ناؤ شوٹ مائی سسٹر۔''

دل کا معاملہ ہے کوئی کیا جانے...... عشاق کا حوصلہ کوئی کیا جانے...... بااین ہمہ محرومی و پامالیٔ شوق...... تقدیر کا فیصلہ کوئی کیا جانے......

''شوٹ ناؤ!''

☆☆☆

کونی نے جھٹکے سے پسٹل باہر نکالا اور اینڈریا کا مسوڑھا زخمی ہو گیا۔ عین اسی وقت اینڈریا نے محسوس کیا کہ کال واضح طور پر سانس لے رہا ہے۔

''بہت عقل ہے تیری کھوپڑی میں...... بہت دلیر ہے تو؟'' کونی نے کینہ توز نظروں سے لزا کو گھورا۔

''یونیورسٹی سے نکلے کتنے سال ہو گئے...... تجھے اب بھی شک ہے؟'' عالم بدحالی میں بھی لزا نے مضحکہ اڑایا۔

''اب میری بہن کے ہاتھ بھی کھول دے تاکہ میں تجھے میگ کا پتا بتا دوں۔''

Waqar Azeem
Pakistanipoint.com

''نہیں، ابھی نہیں۔'' یہ کہہ کر کونی غیر متوقع طور پر باہر نکل گئی۔

''اٹھو کال، اٹھو، جلدی کرو...... اٹھ جاؤ...... خدا کے لیے اٹھو۔'' اینڈریا، کال کو ہوش میں لانے کی کوشش کر رہی تھی۔ آہٹ سن کر وہ وہاں سے ہٹ گئی۔ کونی اندر داخل ہو رہی تھی۔ کونی کے ہاتھ میں جیری کین تھا۔ اینڈریا کا دل کنپٹیوں میں دھڑکنے لگا۔ وہ پیٹرول کا کین تھا۔

کونی نے کین کھول کر الٹا کیا اور لزا پیٹرول میں نہا گئی۔

''اینڈی وعدہ کرو...... تم نہیں بتاؤ گی...... تمہیں وعدہ کرنا پڑے گا۔'' لزا سسک اٹھی۔ آنکھوں سے آنسو نہیں لہو کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ چہرے پر خوفِ مرگ دور دور نہ تھا۔ اینڈریا کے اعصاب ریزہ ریزہ ہو گئے۔ یہ کیسی آزمائش ہے، سزا ہے، امتحان ہے...... اتنا کڑا امتحان...... یہ تو جان لے لے گا۔ لزا کی تمام حسیات آنکھوں میں منتقل ہو چکی تھیں۔ آنکھوں میں التجا تھی، فریاد تھی، ایک ہی سوال تھا، ایک ہی آرزو تھی...... نہ بتانا...... اینڈی نہ بتانا...... یہ کیسا وعدہ ہے؟ جان مانگی ہوتی تو دے دیتی......

وہ کیسے وعدہ کرے...... کیسی کشمکش ہے...... کشمکش بیم و رجا نے اینڈریا کے اعصاب کو لاکھوں ٹکڑوں میں تبدیل کر دیا۔ تابِ غم حد سے بڑھ گئی۔ آشفتگیٔ دل سے نڈھال وہ سانس روکے کھڑی تھی۔

''مت بتانا۔'' یہ دل و جاں تجھ پر نثار۔

''لزا۔'' ہر وعدۂ فردا کو حقیقت جانوں...... تلخیٔ زیست بھی گوارا کرلوں...... مگر یہ وعدہ کیسے کرلوں؟

''مت بتانا۔'' لزا کی فریاد دل کی گہرائی سے نکلی۔

اینڈریا تڑپ اٹھی، کونی نے دیا سلائی سلگائی......

کوئی لمحہ جاتا تھا، اینڈری نے منہ کھولا۔ لزا کی آنکھوں میں اذیت کا سمندر سونامی بن کے اچھلا۔ ''اینڈی، نہ بتا۔'' اس نے سرگوشی کی۔

سلگتی دیا سلائی انگلیوں سے نکل رہی تھی۔ موک کی درندگی سے بھرپور غراہٹ گونجی، وہ اُڑتا ہوا اندر آیا تھا۔ کونی کی چیخ بلند ہوئی۔ دیا سلائی گری...... اس نے پسٹل سنبھالا۔ فائر ہوا...... موک، کونی سے ٹکرایا اور دھماکا سن کر پلٹ کر باہر نکل گیا۔ اس غیر متوقع حملے کی وجہ سے دیا سلائی پیٹرول میں بھیگی لزا سے دو فٹ دور گری...... خود کونی لزا پر گرتے گرتے بچی، پھر وہ بکتی جھکتی کتے کے پیچھے گئی۔

کیبن کے اندر صورتِ حال حد درجہ نازک تھی۔ لزا جتنا دور ہو سکتی تھی، آگ سے دور ہو گئی۔ اینڈریا، کال کو آوازیں دے رہی تھی۔ اس مرتبہ اس نے واضح طور پر کال کا ہاتھ ہلتے دیکھ لیا تھا۔

کونی پھر اندر آئی۔ اس کا غصہ، اشتعال کی آخری حدوں کو چھو رہا تھا۔ اس نے دیا سلائی سلگائی۔ لزا کو دیکھا اور کچھ نہیں بولی۔ وہ فیصلہ کن مرحلہ تھا۔ کونی سود و زیاں سے بے نیاز ہو چکی تھی۔

''بتاتی ہوں۔'' اینڈریا نے لرزتی آواز میں بتایا کہ میگ کونی سے کتنے قریب ہے اور لیب بکس کہاں ہیں۔

لزا سسکیوں کے ساتھ رو رہی تھی، اینڈریا کا جگر خون ہو گیا۔

''کیا بکواس ہے؟'' کونی کو یقین نہ آیا۔ اینڈریا خاموش تھی۔ سیلِ رواں اس کی آنکھوں سے بھی بہہ رہا تھا۔ کونی نے دونوں بہنوں کو دیکھا اور دیا سلائی بجھا کر لزا کے بیگ پر جھپٹی۔

ذرا سی دیر میں اس نے دیگر اشیا کے نیچے سے میگ برآمد کر لیا۔ اس پر شادیٔ مرگ کی کیفیت طاری تھی۔ کونی پاگلوں کے مانند قہقہے لگا رہی تھی۔ فالتو چیزیں الگ کر کے اس نے بیگ میں رکھ کر مضبوطی سے باندھا اور فیتے بغلوں سے گزار کر بیگ پشت پر رکھ لیا۔ پھر دیا سلائی سلگائی۔ اینڈریا اور لزا کو کوئی شک نہیں تھا کہ خبثِ باطن کونی کیا کرنے جا رہی ہے۔ اینڈریا اس اثنا میں اکڑوں بیٹھ چکی تھی۔ اس کے سینے میں بھی جیسے کوئی آتش فشاں پھٹ پڑا۔ فاصلہ زیادہ نہیں تھا، پھر بھی یہ ایک دشوار مرحلہ تھا۔ کیونکہ وہ کامیاب ہوئی، خود اسے پتا نہ تھا۔ وہ اسپرنگ کی طرح اچھل کر کونی سے ٹکرائی...... بندھے ہاتھ پیروں سے وہ کیا کر سکتی تھی...... بس اتنا ہوا کہ جلتی دیا سلائی پھر لزا کو چھونے میں ناکام رہی۔

''موک...... موک......'' وہ چلّائی۔ کونی نے لڑکھڑا کر پسٹل سنبھالا اور اینڈریا کی جانب رخ کیا۔ عقب سے کُتّے کی غراہٹ سنائی دی۔ کونی گھومی اور بوکھلا کر فائر کر دیا۔ موک پھر بچ گیا اور کونی نے راہِ فرار اختیار کی۔ وہ اپنا کام مکمل کر چکی تھی۔

☆☆☆

اینڈریا چند ساعت کے لیے ٹراما کی کیفیت میں چلی گئی۔ کیبن کے حالات ایسے تھے کہ آگ تیزی سے پھیل رہی تھی۔ دھواں بھرتا جا رہا تھا۔ اینڈریا کا مضبوط بدن اور ناقابلِ شکست حوصلہ جلد ہی لوٹ آیا۔ اس نے لزا کو دیکھا،

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

لیکن دھوئیں کا مرغولا حائل ہوگیا۔ ''کال!'' وہ چیخی، بائیں جانب چاروں ہاتھ پیروں پر اس نے کال کو رینگتے دیکھا۔ اس کے منہ میں چاقو دبا ہوا تھا۔ کیا کال نے لزا کو بچالیا ہے؟
''جلدی، کال جلدی کرو۔'' آگ تیزی سے بھڑکنے لگی۔

کال کا سر ڈول رہا تھا۔ جیسے تیسے اس نے اینڈریا کی بندشیں کاٹ ڈالیں۔ اینڈریا اچھلی اور جھکی جھکی دروازے کی جانب گئی۔ کال ساتھ نہیں تھا۔ اینڈریا نے مڑ کے دیکھا۔ وہ وہیں پر لیٹا تھا۔ آگ اور دھوئیں نے اس کی سنبھلتی ہوئی حالت کو پھر ابتر کر دیا تھا۔ اس کے جوتوں میں آگ لگی ہوئی تھی۔ اینڈریا نے اپنے پارکا کا ایک ٹکڑا پھاڑ کر آگ سے بچتی بچاتی، سنک تک پہنچی۔

اس نے نلکے پورے کھول کر چھوڑ دیے۔ کپڑے کا ٹکڑا تر بہ تر کر کے اس نے اپنا لباس بھی گیلا کر لیا۔ سنک کے پاس اسے تولیا بھی مل گیا۔ اسے بھی بھگو کر وہ واپس پلٹی۔

اس نے گیلے کپڑے کال کے پیروں اور ٹانگوں پر لپیٹ دیے۔ کال کا ایک ہاتھ پکڑ کر اس نے زور لگایا اور اپنی گردن میں حمائل کر دیا۔

''ہمت کرو، چلو...... جلدی کرو۔''

کال لڑکھڑاتی چال کے ساتھ، اینڈریا کے سہارے رینگ رہا تھا۔ دونوں کے ناک اور حلق میں دھواں گھس رہا تھا۔ چاروں طرف شعلے بھڑک رہے تھے۔

کال نے لڑکھڑا کر ایک گھٹنا زمین پر ٹیک دیا۔

''انشورنس ایجنٹ، میں تمہیں مرنے نہیں دوں گی۔'' اینڈریا نے سانس روک کر زور لگایا۔ اس کے پھیپھڑے جل رہے تھے۔

گرتے پڑتے وہ دونوں کیبن سے محفوظ فاصلے پر آ کر برف پر لیٹ گئے۔

کیبن اچانک آگ کے بڑے سے گولے میں تبدیل ہوگیا۔ دھوئیں کا کالا بادل آسمان کی طرف جا رہا تھا۔ اینڈریا نے اتنے فاصلے پر برف کی موجودگی میں حدت محسوس کی۔

اس نے اِدھر اُدھر دیکھا، کچھ فاصلے پر لزا نظر آئی، جہاں کال نے اسے کیبن سے نکال کر چھوڑا تھا۔ لزا کے قریب موک بیٹھا تھا۔ کتا بھی اداس دکھائی دے رہا تھا۔ اس کی کسی حیوانی حس نے بتا دیا تھا کہ مالکان مصیبت میں ہیں۔

وہ اٹھ کر لزا کی طرف بھاگی۔ آگ، دھواں اور گولی نے لزا کی حالت نازک کر دی تھی۔ وہ اپنے حوصلے کے بل پر ہوش میں تھی۔

اینڈریا گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی۔ ''لزا نہیں مر سکتی۔'' اینڈریا رو پڑی۔

''اینڈی۔'' لزا نے کمزور آواز میں کہا۔

''ہم سب ٹھیک ہو جائیں گے۔'' اینڈریا نے لرزتی آواز میں کہا۔

''میں لاج میں جا کر ریڈیو پر پیغام دیتی ہوں...... وہاں سے برفانی گاڑی بھی مل جائے گی۔'' اینڈریا نے کہا۔

''رکو۔'' لزا نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ ''پہلے ایک اور کام کرنا ہے۔''

''لزا وقت نہیں ہے، ہمیں اسپتال جانا ہے۔''

''پلیز...... کوئی کو روک لو......''

''لزا، وقت نہیں ہے۔'' اینڈریا کی آنکھیں پھر چھلک پڑیں۔

''بہت وقت ہے...... تم کوئی کو روک لو تو تمہاری بہن زندہ رہے گی۔'' لزا کو بات کرنے میں مشکل ہو رہی تھی۔ ''وہ تھامس کا خواب تھا۔ ہمارا خواب تھا...... دنیا کو میگ کی ضرورت ہے۔ میگ دنیا کی فلاح کے لیے ہے......'' لزا کھانسنے لگی۔

اینڈریا نے اسے سہارا دیا۔ ''حرکت مت کرو للل ماسٹر۔''

''میگ میری جان سے زیادہ قیمتی ہے۔ میگ دنیا میں ہر کسی کے کام آئے گا۔''

''مم...... میں...... تمہیں مرتا نہیں دیکھ سکتی۔'' اینڈریا بلک اٹھی......

''تمہیں اسے روکنا ہے۔'' لزا نے مسکرانے کی ناکام کوشش کی۔

''میں نہیں کر سکتی۔'' اینڈریا پسینے میں نہا گئی۔

''میں تم سے کبھی بات نہیں کروں گی۔'' لزا نے آنکھیں موند لیں۔ ''کبھی بھی نہیں...... تم سے نفرت کروں گی...... ہمیشہ نفرت کرتی رہوں گی۔''

''نہیں۔'' اینڈریا کو لگا کہ دماغ کی نسیں چیخ جائیں گی۔

''ٹھیک ہے روک لوں گی اس حرافہ کو۔'' اینڈریا کی آواز میں آگ ہی آگ تھی۔ لزا نے آنکھیں کھول دیں۔

''میری بھی ایک شرط ہے۔''

''کیا؟'' لزا نے نحیف آواز میں پوچھا۔

''میرے واپس آنے تک زندہ رہنا، پھر

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

اسپتال......"

"منظور۔"

اینڈریا نے اپنے فالتو کپڑے پھاڑ کر اس کے زخم میں بھرے کمر کے گرد چوڑی پٹی لپیٹی، دونوں نے ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھا۔ نگاہیں روح میں اتری جارہی تھیں۔ اینڈریا نے جھک کر لزا کی پیشانی چوم لی۔

☆☆☆

کال کی حالت اینڈریا کے اندازے سے زیادہ خراب تھی۔ تاہم مرد ہونے کے ناتے اس نے خود کو سنبھال لیا تھا۔ کونی کے پیچھے روانہ ہونے سے پہلے دونوں نے مل کر احتیاط سے لزا کو لاج میں منتقل کیا۔ وہاں کال نے بہ آسانی ضروری ادویات بھی ڈھونڈ لی تھیں۔ لزا کی جانب سے اینڈریا نے قدرے اطمینان محسوس کیا۔ لیکن دوسری جانب مایوسی کا بھی سامنا کرنا پڑا کیونکہ لاج میں موجود ریڈیوز، کونی جاتے جاتے ناکارہ کر گئی تھی۔

"فکر مت کرو۔" کال نے اسے حوصلہ دیا۔ "تمہارا دیا ہوا نوٹ، بگ جو نے میرے حوالے کر دیا تھا۔ مجھ سے غلطی یہ ہوئی کہ خیال نہ رکھ سکا کہ کونی میرے پیچھے ہے۔ بہرحال احتیاطاً بگ جو سے میں نے کہہ دیا تھا کہ اگر ہم مقررہ مدت میں واپس نہ آئیں تو وہ فوراً میڈیکل ٹیم کے ساتھ روانہ ہو جائے۔

اینڈریا کی آنکھوں میں تحسین کے جذبات ابھرے۔ تاہم وہ سوچ رہی تھی کہ لزا کتنی دیر وقت نکال سکے گی۔ کئی باتیں لزا کے حق میں چلی گئی تھیں۔ اول وہ جلنے سے بچ گئی تھی، دوم لاج میں تھی، الٹی سیدھی مرہم پٹی کے ساتھ دوائیاں بھی مل گئی تھیں۔ چہارم بگ جو کی آمد کے امکانات بھی تھے۔ لیکن خود اینڈریا کو سب سے زیادہ بھروسا جس چیز پر تھا وہ خود لزا کے وعدے پر تھا۔ لزا اوپر سے جتنی نازک اور حسین نظر آتی تھی۔ اندر سے اتنی ہی مضبوط اور باحوصلہ تھی۔ یعنی گیند اینڈریا کے کورٹ میں تھی۔ اب اسے اپنا وعدہ پورا کرنا تھا۔

اینڈریا نے گھڑی دیکھی۔ 8:43۔ اس نے اسکارف، ہیٹ، گلوز اور اسنو سوٹ کے ساتھ ایمرجنسی پیک رکھا۔ کال نے راستے سے متعلق ضروری نشانیاں اینڈریا کو ذہن نشین کرا دی تھیں۔ چاکلیٹ، خشک پھل، نقشہ، چاقو اور موم بتیاں اکٹھی کرنے کے بعد کچھ سوچ کر اس نے کال کی گن بھی مستعار لے لی۔

"گڈ لک۔" کال نے کہا۔

"تھینکس۔" اینڈریا نے اس کا زخمی ہاتھ دھیرے سے دبایا۔

☆☆☆

دو میل بڑھنے کے بعد اینڈریا کو احساس ہوا کہ موک بھی پیچھے آرہا ہے۔ موک چھوٹے سے دھبے کے مانند عقب میں نظر آرہا تھا۔ وقت بچانے کے لیے اس نے نقشے کے مطابق شارٹ کٹ لیا۔ کچھ دور جانے کے بعد اینڈریا نے ماحول کا جائزہ لیا۔ افق پر سیاہ بادل مست ہاتھیوں کی طرح جھوم رہے تھے، ہوا تیز تھی۔ لگتا تھا، اس کا دل کسی نے فریزر میں جما دیا ہے۔ کونی ایسے علاقوں میں استعمال ہونے والی مخصوص ڈبل کیبن جیپ میں تھی۔ طوفان کے آثار واضح ہوتے جارہے تھے۔ کل تک وہ خوف زدہ تھی۔ تاہم آج وہ پُراعتماد تھی کہ ایسے حالات کو اپنے حق میں کیسے استعمال کرے گی۔

بالآخر وہ جمے ہوئے دریا کے کنارے پہنچ گئی۔ منجمد دریا کے نقش و نگار کا اندازہ لگاتے ہوئے اس نے برف کی مضبوطی کو جانچا۔ اسے کال کی بات یاد آئی کہ اس موسم میں دریا کی یہ حالت سات ٹن وزنی ٹرک کو سنبھال سکتی ہے۔

اینڈریا نے مشین منجمد دریا میں اتار دی۔ جوں جوں وہ آگے بڑھتی گئی، اعتماد میں اضافہ ہوتا گیا۔

کونی کی جیپ کو جنوب کی سمت میں ہونا چاہیے تھا۔ اینڈریا نے آنکھیں سکیڑ کر گھورا لیکن اسے کچھ دکھائی نہیں دیا۔ دریا پار کرنے میں اسے دس منٹ لگے تھے۔ وہ کچھ وقت مزید بچانے میں کامیاب رہی تھی۔ اب پہاڑی پر جا کر جنگل سے گزرنے کے بجائے اس نے بغور نقشہ نکال کر دیکھا۔ تاہم اس کا پہاڑی پر جانا ناگزیر تھا۔ وقت ضائع کیے بغیر اس نے مشین ڈھلوان پر چڑھا دی۔ خطرہ مول لیتے ہوئے اینڈریا نے رفتار بڑھا دی تھی۔ چوٹی پر پہنچ کر اس نے اطراف میں قوتِ بصارت کو آزمایا۔ چھوٹا سا گرے رنگ کا دھبا دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ وہ موک تھا۔ کونی کی گاڑی کی جھلک بھی نظر نہیں آئی۔ معاً کوئی شے ہلتی نظر آئی اور اینڈریا کے اعصاب تن گئے۔ وہ شے دریا کے متوازی حرکت کر رہی تھی۔ کون ہے؟ کونی یا موک؟ حجم بتا رہا تھا کہ وہ کونی تھی۔ اینڈریا کو یقین نہیں آیا کہ وہ کونی سے آگے کیونکر آ گئی تھی۔

کامیابی کے احساس نے اس کے اندر ایک نئی توانائی بھر دی تھی۔ اس نے ایک آسان زاویہ منتخب کر کے واپس پہاڑی سے اترنا شروع کیا۔ رفتار تیز تھی۔ کئی جگہ برفانی

WaqarAzeem
Pakistanipoint.com

گاڑی بے قابو ہو چلی تھی۔ اینڈریا نے خود کو سمجھایا اور رفتار معتدل کر دی۔ راستے بدل بدل کر وہ اس انداز میں نیچے پہنچی کہ منجمد دریا پر کونی سے آگے تھی۔

اینڈریا نے مڑ کر دیکھا۔ کونی تقریباً ایک میل پیچھے تھی۔ اینڈریا پہاڑی کی اوٹ میں دریا کنارے برج کی طرف مشین بھگا رہی تھی۔ برج کے قریب، اینڈریا نے ایسے مقام پر مشین کو بند کیا کہ وہاں پہنچنے پر کونی آخری سیکنڈ میں ہی مشین کو دیکھ پاتی۔ چابیاں، اینڈریا نے جیب میں رکھیں اور تیزی سے بھاگ دوڑ کر شاخیں اکٹھی کر کے مشین پر ڈال دیں۔

اس مقام پر جمے ہوئے دریا کی سطح کمزور تھی۔ کہیں کہیں یخ پانی بھی نظر آ رہا تھا۔ کونی کی گاڑی کی آواز اینڈریا کی سماعت کو چھونے لگی۔ اس نے دیوانہ وار چھپنے کے لیے جگہ تلاش کی۔ دیر ہو گئی تھی۔ وہ درختوں میں نہیں جا سکتی تھی۔ اس طرح وہ کونی کی نظر میں آ جاتی۔ وہ دریا کے کنارے پڑے ہوئے وزنی درخت کے تنے کی آڑ میں لیٹ گئی۔

جیپ تیز رفتاری سے سر پر پہنچ گئی تھی۔ بڑے نازک لمحات تھے۔ اینڈریا سامنے آ کر ونڈ شیلڈ کو نشانہ بناتی تو خود بھی زد میں آ سکتی تھی۔ تمام خدشات کو بالائے طاق رکھ کر اس نے فیصلہ کر لیا۔

کونی کی جیپ زن سے گزری اور اینڈریا گن دونوں ہاتھوں میں سنبھالتی ہوئی اچھل کر باہر آئی۔ دونوں ٹانگیں پھیلا کر اس نے ہاتھ سیدھے کیے اور پے در پے کئی گولیاں چلائیں۔ اسے نہیں پتا کہ کون سی گولی نشانے پر لگی...... تاہم ونڈ شیلڈ چکنا چور ہو گیا۔ جیپ دائیں بائیں لہرائی اور سیدھی دریا کی سمت گئی۔ اینڈریا فائر کرتے ہی دوڑ پڑی تھی۔ اس نے ہراساں نظروں سے جیپ کو دریا کی سمت بڑھتے دیکھا۔

کونی ناگہانی افتاد سے حواس باختہ ہو چکی تھی اور بھاری گاڑی کو سنبھالنے کے لیے اسٹیئرنگ کے ساتھ زور آزمائی کر رہی تھی۔ اس کی گردن پر خراش سے خون بہہ رہا تھا۔

طوفانی بادلوں کی یلغار روشنی کا گلا گھونٹنے میں مصروف تھی۔ اینڈریا نے دیکھا کہ جیپ مدہوش رقاص کے مانند جھومتی ہوئی دریا کے کنارے سے ٹکرائی۔ عقبی پہیے خلا میں لٹک گئے، اینڈریا، قریب پہنچ چکی تھی۔ ڈرائیونگ سائڈ کا شیشہ پھسلتا ہوا نیچے گیا اور کونی کا خوف زدہ چہرہ ابھرا۔ اس کے وزنی انجن نے عقبی رخ سے جیپ کو گرنے سے روکا ہوا تھا۔ بہرحال صورتِ حال خطرناک تھی۔ کونی یا پروفیسر گرواب تک اینڈریا کی موجودگی سے بے خبر تھی۔ وہ احتیاط سے دروازہ کھول کر سلو موشن میں جیپ سے باہر آ گئی۔

معاً اس کی نظر ہتھیار بدست اینڈریا پر پڑی۔ تاثرات نے حیرت اور غصے کا اظہار کیا۔

''ہاتھ اٹھا کر ادھر پتھر پر بیٹھ جاؤ۔'' اینڈریا نے نفرت سے حکم صادر کیا۔

''بھسم ہونا پسند نہیں تھا...... اس لیے یہاں دریا میں جم کے مرنے چلی آئیں۔'' کونی کا جواب غیر متوقع تھا۔

ردِعمل میں اینڈریا نے اس کے قدموں کے قریب فائر کیا۔ برف اُڑی...... دونوں کے درمیان زیادہ فاصلہ نہیں رہ گیا تھا۔ اینڈریا، کونی کی تیزی سے اٹھتی ہوئی ٹانگ دیکھ کر دنگ رہ گئی۔ وہ کونی کو ایک بزدل اور سست عورت خیال کرتی تھی۔ اسے وہ منظر بھی یاد تھا جب کونی کی موجودگی میں اسے اغوا کیا جا رہا تھا...... یقیناً کونی اس سازش کا حصہ تھی۔

اینڈریا نے حتی الامکان سرعت سے انداز اُس کی ہوا میں لپکتی ٹانگ پر فائر کیا۔ کلک...... گن خالی تھی۔ اسے ٹھیک یاد نہیں تھا کہ جیپ کے ونڈ شیلڈ پر اس نے کتنی گولیاں برسائی تھیں۔ پھر بھی تھا گن خالی تھی۔ کلک کی آواز کے ساتھ ہی کونی کی ٹانگ اینڈریا کے ہاتھ سے ٹکرائی۔ گن ہاتھ سے نکل گئی، کونی بھی جان گئی تھی کہ گن بیکار ہو چکی ہے۔

اینڈریا کے انگ انگ میں بجلیاں سرایت کر گئیں۔ کونی کو اپنی گن نکالنے کا موقع دینے کا سوال ہی نہیں تھا۔ اینڈریا کی زوردار فلائنگ کک کونی کے سینے پر پڑی اور وہ چیخ مارتی ہوئی الٹ کر گری۔ کونی کے ابتدائی اعتماد میں دراڑ پڑ گئی تھی۔ وہ اغوا کے وقت بھی اینڈریا کی مردوں کے ساتھ دیوانہ وار کشمکش دیکھ چکی تھی۔ کونی کی ترجیح تھی کہ وہ گن نکال لے۔

اینڈریا نے بروقت اسے دبوچ لیا۔ دونوں جنگلی بلیوں کے مانند گتھم گتھا ہو گئیں۔ عجیب منظر تھا۔ کونی کو احساس ہو گیا تھا کہ ہتھیار کے بغیر وہ اینڈریا کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ اطراف سے بے نیاز دونوں یہاں وہاں لڑھک رہی تھیں۔

وہ پتھر تھا یا برف کا ٹکڑا...... کونی کو اس سے غرض نہیں تھی۔ اس کی قسمت یاوری کر گئی۔ بلاتامل وہ ٹھوس ٹکڑا ہاتھ آتے ہی اسے اینڈریا کے سر پر بجایا۔ آسمان پر تیرتے سیاہ بادل گویا اینڈریا کے دماغ میں اتر آئے۔ سر کے ایک جانب سے خون پھوٹ پڑا۔ اینڈریا نے سر جھٹک کر نظر کے

سامنے تنی ہوئی سیاہ چادر کا پردہ چاک کیا اور دھندلی آنکھوں سے بدفطرت کونی کو دیکھا، جو اپنی گن نکال چکی تھی۔ اس کی ناک سے خون بہہ رہا تھا۔ تاہم صورتِ حال قابو میں آتے دیکھ کر اس کے چہرے پر مکروہ مسکراہٹ پھیل گئی۔ وہ بری طرح ہانپ رہی تھی۔ اینڈریا کی جانب اس نے مردانہ قسم کی گالی لڑھکائی۔ اینڈریا کی نظر پوری طرح صاف ہو چکی تھی۔ مایوسی کا زہریلا سانپ اس کے ذہن میں سرسرایا۔

دفعتاً اسے احساس ہوا کہ وہ دونوں جس مقام پر بلیوں کی طرح الجھی تھیں۔ اب وہاں نہیں تھیں۔ اگرچہ عجیب زاویے سے اٹکی ہوئی کونی کی جیپ اب بھی جیسے انگلی پر ٹنگی تھی۔ کونی فتح کے نشے میں سرشار، اس حقیقت سے بے خبر تھی کہ وہ عین دریا کے کنارے پر کھڑی ہے۔ جہاں کنارہ نہ صرف شکستہ تھا بلکہ جما ہوا دریا، کنارے سے بمشکل ایک فٹ نیچے رہ گیا تھا۔ اس کا ٹھوس انجماد واضح طور پر مشکوک تھا۔ منجمد حالت نے دریا کی سطح کو یکساں نہیں رہنے دیا تھا۔

کونی نے قہقہہ بلند کیا۔ جواب میں اینڈریا طنزیہ انداز میں مسکرائی۔ اس کی مسکراہٹ نے کونی کو الجھن میں ڈال دیا۔

''خواب دیکھ رہی ہو، اب بھی؟''

''خواب نہیں حقیقت......'' اینڈریا نے انگلی سے اشارہ کیا۔ ''چھوڑ نا مت موک!'' اینڈریا کا اشارہ کونی کی پشت کی جانب تھا۔ اس کی آواز میں واضح دھمکی پوشیدہ تھی۔

کونی ''موک'' کا نام سن کر ہڑبڑا کر پلٹی، لڑکھڑائی...... ایک پیر پھسلا...... عقب میں کوئی نہیں تھا۔ تاہم وہ سنبھل نہ سکی اور پشت کے بل دریا میں گری لیکن گرتے گرتے اس نے فائر جھونک مارا تھا۔ گولی نامعلوم سمت پرواز کر گئی۔ اینڈریا نے خود کو گرا دیا۔ ہتھیار کے نام پر اس کے پاس کچھ نہ تھا۔ اضطراری طور پر یہی خیال آیا کہ پتھروں کے ذریعے چاند ماری کی جائے۔

اسی اثنا میں اس نے کونی کو مغلظات بکتے ہوئے اٹھتے دیکھا۔ آسمان میں بجلی کڑکی، لمحہ بھر کے لیے تیز روشنی پھیل گئی۔ اینڈریا زمین سے چپک گئی۔ کونی نے گن سیدھی کی۔

دہشت میں ڈوبی ہوئی چیخ بلند ہوئی۔ اینڈریا نے سر اٹھایا۔ کونی کا قد کم ہوتا جا رہا تھا۔ وہ گر کے جہاں کھڑی ہوئی...... وہاں سے برف چیخ رہی تھی اور سرد پانی ابل رہا تھا۔ کونی پانی میں جا رہی تھی۔ اس نے گن پھینک کر جان بچانے کی کوشش کی اور لیٹ کر ہاتھ پیر پھیلا لیے۔ اس طرح وزن منقسم ہو گیا اور اس کے ڈوبنے کی رفتار تھم گئی۔ تاہم وہ حرکت نہیں کر سکتی تھی۔ اطراف میں جابجا پانی پھوٹنا شروع ہو گیا تھا۔

''اینڈریا، مجھے بچا لو...... سب کچھ تم لے لو...... پلیز میری جان بچاؤ......'' اس کی لرزتی ہوئی دہشت زدہ آواز سنائی دی۔

اینڈریا اٹھ کھڑی ہوئی۔ وہ سرد نظروں سے کونی کو گھورتی رہی۔ دیکھتے ہی دیکھتے سرد پانی نے اسے اپنی آغوش میں سمیٹ لیا۔ آناً فاناً وہ برف کے مجسمے میں ڈھل چکی تھی۔ یہ مجسمہ ہلکورے لیتا برف کی پتلی تہ کے نیچے محوِ سفر ہو گیا۔ اینڈریا برف کی تہ کے نیچے اس کے نیلے چہرے اور کھلی آنکھوں کو دیکھتی چلی گئی۔ آگے برف کی تہ پھر دبیز ہونے لگی اور برفانی مجسمہ نظر آنا بند ہو گیا۔ ''ڈلل سسٹر، میں نے وعدہ پورا کر دیا۔'' اس نے سرگوشی کی۔

اینڈریا کو معاً شدید تھکن اور ٹھنڈ کا احساس ہوا۔ سرد ہوائیں، نیم اندھیرا، حدِ نگاہ پانچ چھ فٹ تک محدود ہو کے رہ گئی تھی۔ سرد ہواؤں کے باعث سر سے خون زیادہ نہیں بہہ پایا تھا۔ کونی کے دلخراش انجام پر اسے ماشہ بھر قلق محسوس نہیں ہوا تھا۔

اینڈریا کو جیپ اور مشین تک نظر نہیں آ رہی تھی۔ وہ اندازے سے برفانی مشین کی جانب گئی۔ پھر کچھ سوچ کر رک گئی۔ جیپ میں موجود اشیا زیادہ اہم تھیں، جن کے باعث یہ جان لیوا ہنگامہ برپا ہوا تھا۔ کئی لوگ جس کی بھینٹ چڑھ چکے تھے۔ اینڈریا نے خدشہ محسوس کیا کہ موسم کے تیور مزید بگڑے تو کونی کی لٹکتی ہوئی جیپ کسی بھی وقت دریا میں جا گرے گی۔

وہ محتاط انداز میں دھیمی چال سے جیپ تک پہنچ گئی۔ ہواؤں کا رخ جانچ کر وہ ڈرائیونگ سیٹ کی جانب سے جیپ میں داخل ہوئی۔ میگ اور لیب ورک پسنجر سیٹ پر تھے۔ میگ اب بھی لزا کے رک سیک میں تھا۔ اینڈریا پوری طرح جیپ میں نہیں گھسی تھی بلکہ اوندھی لیٹی ہوئی تھی۔ اس کی دونوں ٹانگیں گھٹنوں سے نیچے، جیپ سے باہر تھیں۔ رک سیک اور لیب بکس قابو کر کے وہ الٹی رینگتی ہوئی باہر آ گئی۔

اینڈریا نے گھڑی دیکھی۔ لیک اتیج جانا ممکن نہیں تھا۔ اس موسم میں وہاں جانے میں بہت وقت صرف ہو جاتا۔ اسے سیدھا لزا کے پاس جانا چاہیے۔ اوقات کار اشارہ کر رہے تھے کہ بگ جو، ریسکیو کے لیے روانہ ہو چکا ہو گا۔ یعنی واضح طور پر اینڈریا کو جلد از جلد واپس ہنٹنگ لاج

Waqar Azeem pakistanipoint.com

پہنچنا چاہیے تھا۔

خراب موسم کے باعث پیدا ہونے والی دھند اور تاریکی نے اسے مضطرب کر دیا۔ سب سے پہلے وہ برفانی مشین تک پہنچی۔ رخ بدل کر مشین اسٹارٹ کی اور تمام بتیاں روشن کر دیں۔ آسمان کی طرف دیکھا اور چابی گھما کر انجن خاموش کر دیا۔ بہرحال موک کی رہنمائی اس کی مشکل کو آسان کر دیتی۔

''موک...... موک...... ک...... ک......'' دونوں ہاتھوں سے منہ پر بھونپو بنا کر اس نے چلّانا شروع کر دیا۔ حتیٰ کہ اس کا گلا بیٹھ گیا۔ مایوسی نے شعور کی سطح پر دستک دی اور اسی وقت موک کی مخصوص غراہٹ سنائی دی۔

''تھینک یو، گاڈ۔''

☆☆☆

برفانی مشین کی روشنی میں اینڈریا نے فلنٹ کی لاج کے قریب گہما گہمی دیکھ لی...... وہ مشین روکتے روکتے کود پڑی...... سب سے پہلے اس کی نظر فلنٹ پر پڑی۔ وہ بلا ارادہ اس کے ساتھ لپٹ گئی۔ اس کی گرفت بہت سخت تھی۔ جیسے وہ ڈوبنے سے بچنا چاہ رہی ہو۔ اینڈریا نے مختصر الفاظ میں اسے اپنی کہانی سنائی۔ پھر سوال کیا۔

''لزا......'' وہ گھٹی ہوئی آواز میں سوال مکمل نہ کر سکی۔

''وہ ٹھیک ہے۔'' فلنٹ نے اینڈریا کا سر سہلایا۔ وہ اسے لزا کے قریب لے گیا۔ اینڈریا نے لاج کے باہر ایک ہیلی کاپٹر اور سیسنا ائیر کرافٹ دیکھ لیا تھا۔ کال اور اس کے باپ پر بھی اس کی نگاہ گئی۔ ڈیمار کو بھی حاضر تھی۔

فلنٹ اور اینڈریا کی تمام توجہ لزا پر مرکوز تھی۔

''ہائے، سسٹر۔'' اینڈریا نے نرمی سے کہا۔ ''میں ہوں اور مائیک بھی...... کچھ مت بولنا۔''

لزا، تمام کی تمام روئی اور پٹیوں میں لپٹی ہوئی تھی۔ صرف انگلیوں کی پوریں نظر آ رہی تھیں۔

''میں تمہارے لیے کچھ لے کر آئی ہوں۔'' اینڈریا نے میگ کو ایک جانب سے لزا کی پوروں سے مس کیا۔

''مم، مجھے...... یقین...... ن...... تھا۔'' لزا بمشکل بولی۔

''تم خاموش رہو۔ میں نے وعدہ پورا کر دیا۔ کوئی کو بھی روک دیا۔ یہ اور بات کہ وہ خود اپنے ہاتھوں ماری گئی۔''

بعد ازاں ائیر کرافٹ کے ذریعے لزا کو فیئر بنک اسپتال منتقل کر دیا گیا۔

☆☆☆

جولیا میکال، لزا، اینڈریا اور فلنٹ ڈائننگ ٹیبل پر موجود تھے۔ خوش گپیوں کے ساتھ قہقہے بلند ہو رہے تھے۔ برف، آگ اور خون کا بھیانک خواب اختتام پذیر ہو چکا تھا۔ الاسکا سے نکلنے کے باوجود کوئی کا تیسرا شوہر اسکاٹ گرفتار ہو چکا تھا۔ لزا نے میک، ڈیانا اور ٹیسا کو بھی مدعو کیا تھا۔ مہمان خصوصی کے طور پر والٹر وہاں موجود تھا جس نے اینڈریا کو اغوا شدہ مقام سے اپنے گاؤں پہنچایا تھا۔ مزید دو شخصیات میں سارجنٹ پکائی اور ڈیمار کو شامل تھے۔

اگر کوئی نہیں تھا تو وہ تھا کال پکائی؟ اینڈریا حیران پریشان تھی کہ کال وہاں کیوں نہیں ہے؟

اس نے کئی بار سوالیہ نگاہ لزا پر ڈالی، لیکن وہ آنکھ چرا گئی۔

ڈائننگ روم سے نکل کر وہ گارڈن میں آ گئے۔ یہ وسیع قطعۂ اراضی تھا جس کے اختتام پر چھوٹے جہاز کے اترنے کے لیے لینڈنگ پٹی موجود تھی۔ میک کا وہاں مزید رکنے کا ارادہ نہ تھا، وہ اپنی مصروفیت بتا کر اور شکریے کے الفاظ کے ساتھ ٹیک آف کر گیا۔

اینڈریا کی آنکھوں میں سوال کے بجائے اب شکوہ نظر آ رہا تھا۔

''یہ کون ہے؟ بغیر اجازت گھسا چلا آ رہا ہے؟'' لزا نے آسمان کی جانب اشارہ کیا۔

اینڈریا نے سر ہلاتے ہوئے فضا میں دیکھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے دوسرے ائیر کرافٹ نے لینڈنگ پٹی کو چھو لیا۔

''وہ کسی مشکل میں ہو گا۔'' اینڈریا نے اظہارِ خیال کیا۔

لزا نے معنی خیز نظروں سے بہن کو دیکھا اور کہا۔

''ہاں، شاید اسے کوئی تکلیف ہے۔''

''تکلیف؟ کون ہے وہ؟''

''کال...... کال پکائی۔''

''لزا...... لزا کی بچی......'' وہاں موجود افراد کو نظر انداز کر کے وہ لزا پر جھپٹی...... دونوں بچپن کی طرح گھاس پر لوٹ پوٹ ہو رہی تھیں۔ فضا میں فلک شگاف قہقہے گونج رہے تھے۔

کال، ائیر کرافٹ سے نکل کر سبزہ زار کی جانب قدم بڑھا رہا تھا۔ اس کے ساتھ موک بھی تھا۔ اینڈریا کی نظر اس پر تھی۔ اسے پتا ہی نہیں چلا کہ لزا اور دوسرے افراد وہاں سے کھسک چکے ہیں۔

''ہے، بوائے۔'' کال ایک گھٹنے پر بیٹھ کر موک کی گردن سہلانے لگا۔ ''کیا تم سمجھتے ہو وہ ہم سے بات کرنے آئے گی؟'' کال، اینڈریا پر نظر مار کر پھر موک سے باتیں

Waqar Azeem Pakistanipoint.com

کرنے لگا۔
''وہ گڈ بائے کہے بغیر چلی گئی تھی۔'' کال نے کہا۔
''سوری۔'' اینڈریا نے نظریں چرائیں۔
''میں باقاعدہ خدا حافظ کہنے آیا ہوں۔ پروپرلی۔'' اینڈریا نے چونک کر اس کی آنکھوں میں دیکھا۔
''میں دوبارہ تمہیں تنگ نہیں کروں گا۔ میں جانتا ہوں کہ تمہارے بارے میں میرے احساسات کیا ہیں۔ یہ بھی جانتا ہوں کہ تمہارے احساسات میرے بارے میں کیا ہیں..... شاید میں ہمیشہ سے جانتا ہوں۔'' اس نے چند قدم اور بڑھائے اور اینڈریا کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں لے لیا۔ اینڈریا کی آنکھیں بند ہو گئیں..... بہت نازک سا بوسہ تھا۔ کال پیچھے ہٹ گیا۔ وہ لرز اٹھی۔
''گڈ بائے، اینڈی۔''
اینڈریا پر سکتہ طاری ہو گیا۔ وہ پلک جھپکائے بغیر اسے ائر کرافٹ کی طرف جاتا دیکھ رہی تھی۔ وہ میری شکست چاہتا ہے یا کوئی امتحان باقی ہے؟ ''کیسے کٹے گی زندگی تیرے خیال کے بغیر؟'' لیکن وہ یہ سوال نہ کر سکی۔ ایک قدم بڑھایا اور تھم گئی۔ لمحے ابھی شمار میں ہیں دل تیرے انتظار میں ہے..... وہ جہاز کے قریب پہنچ گیا تھا۔ ذرا سی بات ہے روک لینا..... ذرا سی بات بھی کب اپنے اختیار میں ہے..... نہ چھوڑا اپنے مریضوں کو، کوئی شوق کا مارا ابھی قطار میں ہے۔ وحشت نہیں..... قرار نہیں..... انتظار ہے..... مگر خود پر اختیار نہیں۔ اینڈریا نے پھر ایک قدم بڑھایا۔
کال ائر کرافٹ میں داخل ہو گیا۔ اینڈریا کے لب وا ہوئے، کوئی آواز نہ نکلی۔
''موک..... موک.....'' کال نے آواز لگائی۔
موک درمیان میں پھنسا تھا۔ کبھی دائیں دیکھتا، کبھی بائیں..... پھر یک دم دوڑ کر اچھلا اور کال کی گود میں چلا گیا۔ شاید اینڈریا کی غیر موجودگی میں کال نے اس کے کھانے پینے کا خیال رکھا تھا۔
سیسنا کا انجن اسٹارٹ ہو گیا۔ سینے میں دل گویا پھڑ پھڑا اٹھا۔ کال پری فلائٹ چیکنگ میں مصروف تھا اور اینڈریا کو گومگو کی کیفیت نے توڑ کے رکھ دیا تھا۔ پھر ائر کرافٹ حرکت پذیر ہوا۔ کیا ہار گئی میں ہر بازی..... کیا نہیں خبر تجھے کہ کیسے ہاری..... کال نے آخری بار اچٹتی نظر اس پر ڈالی اور سیسنا نے گھومنا شروع کیا۔
جسم و جان میں طوفان اٹھا، کوئی شے ریزہ ریزہ ہو کر بکھر گئی..... بندھن ٹوٹے..... ضبط ہار گیا اور وہ دوڑ پڑی۔
''کال..... کال.....''
''اوہ گاڈ، وہ مجھے سن لے، مجھے دیکھ لے۔'' اینڈریا کی آنکھیں چھلک پڑیں۔ سیسنا نے زمین چھوڑ دی۔
''رک جاؤ، کال..... رک جاؤ.....'' کال نے آخری سیکنڈ میں اینڈریا کو دیکھا، مسکرا کے ہاتھ ہلایا پھر مشینی پرندہ تیزی سے غائب ہوتا چلا گیا۔
اینڈریا جہاں تھی، وہیں بیٹھ گئی۔
اینڈریا بوجھل دل کے ساتھ بمشکل اپنے قدموں پر دوبارہ کھڑی ہوئی۔ ایک بار آسمان کی جانب بھیگی نگاہ ڈالی اور جیسے عالم بے خودی میں اندرونِ خانہ پلٹ گئی۔
☆☆☆
دوسرے دن کسی سے بات کیے بغیر وہ سیدھی اپنی خواب گاہ میں چلی گئی۔ دوسرے دن لزا اس کی خواب گاہ میں آئی۔ ''کیا بات ہے، اینڈی؟''
''کچھ نہیں..... آؤ بیٹھ جاؤ۔'' اینڈریا خود پر قابو پانے کی جدوجہد کر رہی تھی۔ وہ دونوں کچھ دیر اِدھر اُدھر کی باتیں کرتی رہیں۔ معاً دروازے پر دستک ہوئی، اور وہ کھل گیا۔ جولیا میکال اندر آ گئی۔
''فون ہے؟'' ماں نے اطلاع دی۔
''میرا؟'' لزا نے سوال کیا۔
''نہیں، اینڈی کا۔''
''کہاں سے؟'' اینڈریا نے سوال کیا۔
''الاسکا۔''
''الاسکا؟'' اینڈریا نے حیرت سے سوال کیا، کون ہو سکتا ہے۔ جولیا باہر نکل گئی تھی۔ اینڈریا بھی اٹھ گئی۔
''ہیلو۔'' اس نے ریسیور اٹھایا۔
''میرے ائر کرافٹ کے پیچھے بھاگنے کا ایک ہی مطلب میری سمجھ میں آیا ہے کہ تم اگلے ہفتے میرے اور موک کے ساتھ ڈنر کرنا چاہتی ہو؟''
الفاظ تھے گویا امرت تھے..... جو اس کے دل میں اترتے چلے گئے اور چہرے پر گلابوں کی سی سرخی پھیلتی چلی گئی۔
اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے وجود میں تازگی کی ایک لطیف سی لہر سرایت کر گئی ہو۔ اس کے ایک ایک لفظ سے اپنائیت جھلک رہی تھی..... ایسی اپنائیت جس کے لیے وہ ہمیشہ سے ترستی رہی تھی۔ سنے ہوئے الفاظ کا مفہوم واضح ہوتے ہی اس کے رخسار تمتما اٹھے اور اس نے خاموش ریسیور کریڈل پر ڈال دیا۔

WaqarAzeem Pakistanipoint.com